بنات النعش



اشتہار کتب

اسپلنگ دوسرا حصہ ۲ر انگلش اسٹرکٹر ۲ر ریڈر تیسرا حصہ ۴ر پوئٹری پہلا حصہ ۴ر
جغرافیہ انگریزی عہ انگلینڈ ریڈر عہ سنسکرت گریمر عہ

کتاب ہندی

گیان پرکاس ۴ر رسایں پرکاش و علم کیمیاگری مجلد ۸ر کتھا سار و علم تاریخ ۸ر برہمن
بھارت ۸ر نئی تاریخ ہندوستان یعنی مختصر نامہ ۴ر سیہو تک ۴ر حال مختصر انگلستان
مادھو بلاس ۴ر سنگاسن بتیسی ۸ر جوت چاندرکا ۸ر بیج گنیت ۱۲ر بیتال پچیسی
نابیتر کا ۸ر ہندی ریڈر ۸ر آپدیس کتھا ۴ر پہلا حصہ ہند کا اتہاس ۲ر گٹکا
منو سمرتی اتہاس ۲ر استری بودھ ۸ر گیان ۴ر نیت کتھا ۱ر قواعد انگریزی

کتاب اردو و فارسی

مقامات حریری عه جام جہاں نما اردو گفتگو لقین شرح الف لیلیٰ
کریما ۲ر خلاصہ جغرافیہ اردو ۴ر منتخب النصائح ۴ر تحفۂ متوی ۴ر نصاب تجنیس اللغات فارسی
انشاء فائق ۸ر مختصر سوال نظام شمسی ۲ر خلاصہ دیوانی و فوجداری و مال بابت بنگالہ ۴ر مجموعہ
تعلیم النفس اردو ۸ر اصول علم حساب اردو ۴ر رسالہ صنعت الہی ۴ر منتخبات فارسی ۴
مرقات الاقالیم ۴ر تواریخ شاہزادہ رسلس ۸ر رسالہ راگ فارسی عہ خلاصۃ النصائح ۵ر خالق باری
قواعد اردو منظوم ۴ر رسالہ قواعد فارسی گلگرسٹ صاحب ۵ر مفید الصبیان ۸ر مجموعہ شمسی اردو ۴ر
نظام شمسی زبان انگریزی اردو ۸ر کتاب تہجی اردو ۲ر حکایات زبان اردو ۲ر

تاریخ بغاوت ہند

حصہ اول

جلد دوم

لکھنو

چنہٹ کی ہزیمت اور محاصرہ کا آغاز

باغیان اودھ کی خبرین کہ [illegible] برابر پہنچتی تھین جیسا کہ اوپر [illegible] ہوا ہے سب طرف سے
فراہم ہوکے نواب گنج بارہ بنکی [illegible] جمع ہوگئے جو مقام کہ لکھنو سے بیس میل کے
فاصلہ پر ہے سر ہنری لارنس صاحب کو بذریعہ روزانہ رپورٹ [illegible] صاحب کے
پہنچتی تھی یہہ بھی معلوم تہا کہ اودھ کے سرکش نانا سے بھی خط و کتابت
رکھتے ہین جبکہ باغیان اودھ کو کانپور کے مورچہ خالی ہونیکی خبر ملی او [illegible]
فوراً لکھنو کی جانب کو کوچ کیا جاسوس لوگ گبنس صاحب پاس علی الصباح
۲۹ جون کو خبر لائے کہ سرکشونکا غول پیشین جسمین پانچ سو پیدل اور ایک سو
سوار ہین چنہٹ مین پہنچ گیا چنہٹ ایک شہر ہے جو فیض آباد کی سڑک پر واقع
ہے ریزیڈنسی سے صرف اٹھہ میل کے فاصلہ پر ہے یہہ غول سامان رسد وغیرہ

فراہم کرنیکے واسطے ایا تہا کیونکہ کل فوج سکہوں دوسرے روز چنہٹ مین پہنچنے
والی تہی جب سر ہنری لارنس صاحب کو یہہ خبر ملی تو اونہون نے کپتان فوربز
صاحب کو حکم دیا کہ ایک تمن سکہہ سوار و نکا ہمراہ لیکر دشمن کی خبر لینے جاؤ
چنانچہ صاحب ممدوح اوسیوقت گئے اور وہان جاکر دشمن کو دیکہا بلکہ دشمن نے
اونپر بندوقین بہی چلائین صاحب ممدوح تمام دن دشمن کا احوال دریافت کرنیکے
واسطے ادہر اودہر رہے اور شام کو واپس آئے اکثر صاحبون کی لکہنو مین
یہہ رائے تہی ہے کہ اس پیشین غول دشمن کو حملہ کرکے ہٹا دینا چاہئے مگر
سر ہنری لارنس صاحب نے یہہ صلاح سوچی کہ کل کے روز جب کل فوج
باغی چنہٹ مین پہنچ جاوے اوسوقت اونپر حملہ کرنا چاہئے اس تجویز کی صاحب
ممدوح نے کسیکو خبر نکی مگر اونہون نے فوج گورہ کو جو کہ چہاونی مین متعین تہی
بلاکے زرڈیڈنسی اور مچہی بہون مین مقیم کیا جب صبح کو گبنس صاحب کو معلوم ہوا
کہ فوج بمقابلہ دشمن کے واسطے روانہ ہوگئی اونہون نے اوسیوقت سولہ ہاتہی
شہر سے فراہم کرکے فوج کے واسطے بہیجے گرمی کی نہایت شدت تہی اور
اونہون نے تجویز کی کہ بعد لڑائی کے بیچارے تہکے ہوئے گورے سوار
ہوکے واپس اوین نو بجے ہونگے جسوقت کہ رسالہ دار بے دم بہاگتا ہوا چنا

گنبش صاحب پاس آیا اور اطلاع دی کہ انگریزی فوج کو شکست ہوئی
جلد مدد بھیجئے صاحب ممدوح اوسیوقت رسالدار مذکور کو کرنل پالفرد صاحب
پاس لیگئے اوسوقت کرنل صاحب نے افسرونکو حکم دیا کہ اپنی اپنی جگہہ پر مستعد
ہوجاوین مفصل احوال اس لڑائی کا اسطور پر ہے فوج جو اوس جنگجوؤں
سے مقابلہ کرنیکو گئی اوسکی تفصیل یہہ ہے

توپخانہ بسرکردگی میجر سمنز صاحب

چار توپین متعلقہ توپخانہ گورہ زیر حکم لفٹننٹ کنلف صاحب
چار توپین متعلقہ توپخانے آئین اودہ لفٹننٹ الکذنڈر صاحب
دو توپین الیش صاحب کے توپخانہ آئین اودہ زیر حکم لفٹننٹ برائیس صاحب
ایک اٹھہ انچیہ کا غبارہ زیر حکم لفٹننٹ بون صیم صاحب

غول سواران

ولاتیی و ولنٹیرز زیر حکم کپتان ریڈکلف صاحب ——— ۳۰
سکھہ سوار زیر حکم کپتان فوربز صاحب اور کپتان ارڈنج صاحب ——— ۸۰

غول پیادگان

پلٹن شاہی گورہ نمبر ۳۲ ——— ۳۰۰

پلٹن تلنگہ نمبر ۱۳ زیر حکم میجر برو صاحب ـــــــ ۱۵۰

پلٹن تلنگہ نمبر ۴۸ زیر حکم کرنل پامر صاحب ـــــــ ۵۰

سکہہ از پلٹن تلنگہ نمبر ۷۱ زیر حکم لفٹننٹ برچ صاحب ـــــ ۲۰

یہہ کل فوج زیر حکم بذات خود سر ہنری لارنس صاحب کے تہی اور کرنل انگلس صاحب اونکے ہمراہ تہے طلوع افتاب کے وقت یہہ فوج مچھی بہون اور ریزیڈنسی سے نکلکر لوہے کے پل کے نزدیک جمع ہوئی اور پل کی جانب جو ککریل ندی پر واقع ہے کوچ کیا یہہ ندی چنہٹ سے آدہے راستہ پر واقع ہے یہان پہنچکر تہوڑی دیر فوج نے دم لیا اور وہانسے اس صورت مین فوج روانہ ہوئی غول پیشین مین سوار تہے اور اونکے پیچہے غبارہ اور غبارہ کے بعد گورہ کا توپخانہ اور الکزنڈر صاحب کا توپخانہ تہا اسکے بعد تیرہوین پلٹن تلنگہ اور اسکے پیچہے برائیس صاحب کی دو توپین اور انکے پیچہے ۲۲ وین پلٹن تلنگہ کے سپاہی اور سب سے پیچہے ۴۸ وین پلٹن تلنگہ کے ادمی تہے - اس انتظام سے فوج مذکورہ بالا روان ہوئی جب ایکمیل اگے بڑہی تو غول پیشین پر اسمعیل گنج گانوسے بندوقین سر ہوئین یہہ گانو انگریزی فوج کے بائین طرف واقع تہا سامنے کے ادمی انگریزی

پس پا ہوے اوسوقت اٹھہ انچ کے غبارہ کو حکم ہوا کہ سامنے اوسے اسوقت
تک فوج ایک سیتہی ہوئی چلی آتی تہی دشمن میدانمین ظاہر ہوا اور چودہ سو گز کے
فاصلہ سے گولہ مارنے شروع کئے اول بار مین الکذنڈر صاحب کے توپخانہ کا
ایک ہانکنے والا مارا گیا اور بہت سے ڈولیون کے کہار مارگئے دشمن کی فوج انہون
کے درختون کی آڑمین تہی جو جنہٹ کے قریب واقع ہین سب سے اگے کنلف صاحب
کا ولایتی توپخانہ سڑک پر قایم ہوا اور اوس سے پیچہے غبارہ اور اس سے
پیچہے الکذنڈر صاحب کا توپخانہ اور اسکے بعد برائیس صاحب کی توپین میدان
مین قایم ہوئین ۳۲ وین پلٹن گورہ کو حکم ہوا کہ باھین جانب مابین اسمعیل گنج
اور سڑک کے پڑجاوین تاکہ دشمن کے گولے اثر نکرین دہنی طرف کو ایک
اور چہوٹا سا گانو تہا جسکے سامنے پیادگان ہندوستانی نے قیام کیا توپخانہ
انگریزی بڑی مضبوطی کے ساتھہ چلنا شروع ہوا مگر توپخانہ انگریزی اور
دشمن مین ۱۲سوگز کا فاصلہ تہا اس سبب سے کچھہ اثر قرار واقعی نہین ہوتا تہا
بیس منٹ بعد پیچ کی فوج دشمن کی کہ جہان اونکا بڑا توپخانہ قایم تہا پسپا
ہوتی نظر آئی اسسے امید ہوئی کہ دشمن بہاگا مگر ایک لمحہ کے بعد معلوم ہوا
کہ وہ دو ٹکڑیون مین ہوکر انگریزی فوج کے دونو طرف یورش کرنے ہوئے

چلے آتے ہین دہنی طرف سے ہمارے توپخانہ نے چارسو گز کے فاصلہ سے
اونپر گراپ مارے مگر کارگر نہوئے اور دشمن بڑھے چلے آئے اور سوار
لوگ ہمارے عقب مین انا چاہتے تہے باہین طرف دشمن کی فوج پیادہ
اسمعیل گنج تک پہنچ گئی جسکے پیچہے ۳۲ وین پلٹن کے گورے پڑے ہوئے
تہے الکزنڈر صاحب کی توپون کو حکم ہوا کہ دہنے سے انگر باہین طرف اوس فوج
پیادہ دشمن کو روکے مگر توپخانہ مدکو رسے نہوگا اور ہندوستانی
ہانکنے والون نے بہی توپون کے ہانکنے مین تساہل کیا بعض بعض چہکڑے
نیچے خندق مین کہ لوٹ گئے — سواران انگریزی کو اب حکم ہوا کہ حملہ کرین
وولنٹیر صاحبون نے اوسیوقت حکم کی تعمیل کی اور دشمن کے سب اگلے
پیادون کو پیچہے ہٹا دیا مگر سکہہ سوارون نے بڑی نامردی ظاہر کی صرف
دو سوار اونمین سے وولنٹیر صاحبون کے ہمراہ گئے اور باقی اپنے گہوڑون
کو موڑکر بہاگے دشمن کی فوج پیادہ نے اسمعیل گنج کا قبضہ کرلیا اور
وہانسے ایک بڑی قاتل آگ برسانی شروع کی ۳۲ وین پلٹن کے
گورون کو حکم ہوا کہ اسمعیل گنج کو چہین لین کرنل کیس صاحب کے
زیر حکم یہہ لوگ حملہ کے واسطے چلے مگر دشمن کی آگ نہایت سخت رہی کرنل صاحب

سخت زخمی ہوکر گرے اور لفٹننٹ ہرکین برمی صاحب اور لفٹننٹ طامس صاحب
بہی زخمی شدید ہوے اور گورہ سپاہی بے انتظامی کے ساتھہ منتشر ہوکر پیچھے ہٹنے
گوروں کے پیچھے ہٹتے ہی کل فوج انگریزی کو واپس ہٹنے کا حکم ہوا اور سر ہنری
لارنس صاحب نے غبارہ کے واپس لیجانے کا حکم دیا مگر ہاتہی معہ ساز توپوں
کی اواز سے ڈر کر بہاگ گیا اور ہانکنے والوں نے بہی خوف مین اکر بیلوں کو چہوڑ
دیا کپتان ہارڈنج صاحب بڑی مشکل سے ہاتی کو پکڑ کے لائے مگر وہ اسقدر
چنچل اور بے قابو ہوگیا تہا کہ کسیطور سے غبارہ کو جوت مین نہ لگا سکے دشمن پیچھے
مارتا ہوا اور نہایت سخت اگ برساتا ہوا چلا اتا تہا لفٹننٹ بون ہیم صاحب زخمی
ہوئے اور لاچار غبارہ کو چہوڑ دینا پڑا اسوقت اکثر توپخانہ کے ہانکنے سے
توپوں اور چہکڑوں میگزین سے گہوڑے کہول لئے اور اونپر سوار ہوکر بدحواس
ہوکر بہاگے اب کل انگریزی فوج ہزیمت کامل پاکر پیچھے ہٹتی ہوی چلی اتی تہی
مگر کپتان لبانیو صاحب متعلقہ ۳۲ وین پلٹن گورہ اپنے حاکم کرنل کیس صاحب
کی تلاش مین تہے اونہون نے دیکہا کہ کرنل ممدوح میدان مین زخمی پڑے ہوے ہین
سب پلٹن گورے اگے بڑہ آئے تہے مگر کپتان لبانیو صاحب نے چاہا کہ چند
ادمیوں کو لاکر کرنل صاحب کو لیجاوین مگر دشمن سر پر آن پہنچا تہا کپتان صاحب

اپنے افسر کو چھوڑ کر ہرگز جانا نہیں چاہتے تھے مگر جو ابھرد کرنل صاحب نے خفا ہو کر
کہا کہ صاحب تم مجھے چھوڑ کر چلے جاؤ اور اپنی کمپنی سے جا ملو کیوں اپنی جان مفت
دیتے ہو لاچار کپتان صاحب نے بڑے رنج کے ساتھہ اس حکم کی تعمیل کی تھوڑی
دیر بعد کپتان لبانیو صاحب بھی پیر میں زخمی ہوئے مگر باوجود زخمی ہونیکے وہ
اپنی پلٹن کے ہمراہ چلے آئے اور ریزیڈنسی میں بخیریت پہنچ گئے۔ لڑائی کے
شروع ہوتے ہی انگریزی فوج کے بہشتی بھاگ گئے تھے اس شدت گرمی میں
پیاس سے نہایت تکلیف ہوئی آخر سب آدمی پیاس اور ہزیمت کے باعث سے کمال تھک
گئے جتنے آدمی توپوں اور چھکڑوں پر بیٹھہ سکے بیٹھہ گئے اور باقی بڑی بدانتظامی
اور گھبراہٹ کے ساتھہ چلے دشمن اونکے پیچھے تعاقب کئے ہوئے چلا آتا تھا اور جو
پیچھے رہجاتا تھا اوسکو کاٹ ڈالتا تھا جب کہ فوج انگریزی اس سراسیمگی کے ساتھہ
ککریل ندی کے پل کے قریب پہنچی تو ایک جماعت سواروں کی نظر آئی اول تو
شک ہوا کہ یہہ دشمن کے سوار ہیں یا اپنے مگر جب تحقیق ہوگیا کہ یہہ باغی ہیں
اوسوقت وولنٹیرز نے اونپر حملہ کیا اور جلد مار کر پریشان کردیا۔ فوج انگریزی
پل سے اودھر کے بڑھی چلی گئی واقعہ میں چند وولنٹیرز صاحبوں نے کمال مردانگی
ظاہر کی اور انہیں کے باعث سے کل فوج انگریزی بچکر واپس آئی بعد ککریل

پار ہوتے کپتان سٹی ونز صاحب زخمی ہو کر سڑک پر بیٹھ گئے جنکو کہ دشمنون نے پکڑ کر جلد مار ڈالا اب لکھنو کے متصل فوج انگریزی آن پہنچی اور ایک کوسے قریب پانی پینے کو ٹھیری اس عرصہ مین کپتان مارڈنج صاحب نے سکھہ سوارون کو جمع کیا اور دشمن تعاقب کنان پر حملہ کرنیکو لیگئے مگر سکہہ مقابلہ دشمن کا نکر سکے اور کپتان صاحب کو چھوڑکر بھاگ گئے اسطور پر فوج انگریزی بکمال شکستہ حالی مچھی بھون اور ریزیڈنسی مین پہنچی اس شکست مین ہمارا نقصان بہت ہوا علاوہ افسران مذکورہ بالا کے کپتان مکلین صاحب متعلقہ پلٹن نمبر ا۷ مارے گئے اور اور بہت سے زخمی ہوئے تمام ہمارے چھکڑے سیگزین کے دشمن کے ہاتھہ لگے اور ایک ہمارا غبارہ اور دو توپین برائس صاحب اور ایک توپ الکزنڈر صاحب کے توپخانہ کی میدان مین چھوٹ گئین اور دشمن کے ہاتھہ آئین ایکسو بارہ گورہ سپاہی مارے گئے اور چوالیس زخمی ہوئے ہندوستانی سپاہیون مین سے کتنے مارے نہ گئے جتنے کہ بھاگ گئے پیچھے سے سر ہنری لارنس صاحب میدانمین ہر چہار طرف دوڑتے ہوئے نظر آتے تھے اور میدانمین جہان کہین زیادہ آگ برستی تھی صاحب وہ بھی ان موجود ہوتے تھے جب کہ فوج انگریزی ہزیمت پاکر ککریل ندی پر پہنچی اوسوقت سر ہنری لارنس صاحب نے نہایت غم واندوہ کے ساتھہ کف افسوس

افسوس ملے اور اپنے بیچارہ سپاہیون کی حالت پر رنج کہاکر کہا کہ اے میرے خدا ایسے خدا مینے انکو اسحالت مین ڈالا — اس لڑائی مین فوج دشمن کی اس تفصیل سے تہی اونکے پاس دو توپخانہ نوبہنی توپون کے سکرورا اور فیض اباد کے تہے ہر ایک توپخانہ مین چہہ چہہ توپین تہین علاوہ اسکے انکے پاس تین یا چار چہوٹی توپین ہندوستانی تہین سات سو یا اٹہہ سو سوار اونکی فوج مین تہے اور یہہ سوار کچہہ توپندرہوین بے آئین رسالہ مین کے تہے اور کچہہ ڈیلی صاحب اور گال صاحب اور ہارڈنج صاحب کے رسالونمین سے تہے اور فوج پیادہ مین صرف ایک پلٹن تلنگون کی نمبر ۲۲ تہی جو کہ فیض اباد مین مقیم تہی اور باقی سب پلٹنین اودہ کی تہین جو کہ اودہ مین بہرتی کی گئی تہین اونکی تفصیل یہہ ہے

فوج باغی پیادگان بے ائین اودہ

مقام	نمبر پلٹن
از ساون	عہدہ سپاہی پلٹن نمبر اول . . . .
از سکرورا	پلٹن نمبر دوم . . . .
از گونڈا	پلٹن نمبر سوم . . . .

پلٹن نمبر پنجم . . . . از دریاباد

پلٹن نمبر ششم . . . . از فیض اباد

پلٹن نمبر ہشتم . . . . از سلطان پور

پلٹن نمبر نہم . . . . از سیتاپور

فوج پولیس اوده

اول رجمنٹ پولیس . . . . از سلطانپور

دوم رجمنٹ پولیس . . . . از سیتاپور

ان پلٹنوں میں بہت سے ادمی البتہ لوٹ کہسوٹ کرکے اپنے اپنے گہر چلے گئے تہے مگر تاہم اگر ہم فی پلٹن چہ سو ادمی رکہیں تو کل فوج پیادہ پانچ ہزار پانچ سو پچاس ہوتی ہے انکے ہمراہ اٹہہ سو سوار تہے اور ایکسو ساٹہہ گولہ انداز اس فوج کثیر سے قلیل فوج انگریزی سے چنہٹ پر مقابلہ ہوا تہا اس لڑای کے شروع تک چار چار کمپنیاں پلٹن نمبر اول اور نمبر چہارم اور نمبر ہفتم پیادگان بے ائین اوده کی باغی نہیں ہوی تہیں اور بریگڈیر گرے صاحب کے زیر حکم دولت خانہ کے مکان پر مقیم تہیں مگر جسوقت کہ اونہوں نے سنا کہ فوج انگریزی کو چنہٹ پر شکست ہوگی

اوسوقت اونہون نے بہی سرکشی کی اور غل مچاتے ہوے اور اپنے افسرونکا
اسباب لوٹتے ہوسے اپنی سرکش بہائیون کے ساتہہ جاملے دولت خانہ
اور مچہی بہون گئے تہا جہین امام باڑہ مین پولیس کا مقام تہا پولیس کے سپاہیون
نے بہی جلد سرکشی کی کوتوال توبہاگ گیا مگر اخرکو باغیون نے اوسے گرفتار
کرکے مار ڈالا دشمن جو انگریزی فوج کا تعاقب کرتا چلا آتا تہا اوسکو لوہے
کے پل پر حصار کے مورچہ کی توپون نے روکا اور مچہی بہون کی توپون نے اوسے
پتہرکے پل سے اوترنے نہ دیا مگر اونہون نے ہمارے دونو مورچون پر اوس
پار دریا سے توپین لگاکر گولے مارنے شروع کئے اور اوسی غبارہ سے
جو اونہون نے انگریزی فوج سے لے لیا تہا بم کے گولے رزیڈنسی مین پہینکنے
شروع کئے اور نیچے کی طرف دریا سے بہت سے سوار دشمن کے پایاب
دریا پار ہوکر شہر مین آگئے اور پہر پیادہ بہی اسیطور پر چلے آئے اور توپین بہی
لے آئے غرض سہ پہر تک اوس روز تمام صاحب رزیڈنسی اور مچہی بہون
مین بالکل محصور ہوگئے اور دشمن کی فوج چارون طرف محیط ہوگئی سوجہ
انگریزی پر بڑی مدد جاری تہی جسوقت کہ دشمن کی فوج شہر مین آن پہنچی
سب مزدور بہاگ گئے اور بہت سے نوکر لوگ بہی کافور ہوئے محاصرہ شروع

شروع ہوتے ہی معلوم ہوا کہ مچھی بھون کو علیحدہ بچا رکھنا غیر ممکن ہے اتنے
آدمی نہین حصین کر دو نو جگہون یعنی رزیڈنسی اور مچھی بھون کو اتنی جماعت کثیر
دشمن کے مقابلہ پر محفوظ رکھہ سکین چنہٹ کی ہزیمت سے اور بہی نقصان ہوگیا
تھا دشمن اسقدر محیط ہوگئے تھے کہ مچھی بھون مین چھٹی یا خبر تک بھیجنا دشوار اور
غیر ممکن ہوگیا کرنل پامر صاحب حاکم مچھی بھون نے بمشکل پیغام بھیجا کہ مچھی بھون
مین سامان رسد اور میگزین کافی نہین ہے اب یہی ضرور پڑا کہ مچھی بھون کو
چھوڑ دیا جاوے اور سب صاحب وہانسے رزیڈنسی کے حصار مین اجاوین رزیڈنسی
کی چھت پر ایک ٹیلیگراف قایم تھا چنانچہ اوسکے ذریعہ سے یہہ خبر مچھی بھون کے افسران
کو بھیجنی چاہی چنانچہ کپتان فلٹش صاحب اور دو صاحب اور چھت پر چڑھے مگر وہان
جاکر دیکھا تو ٹیلیگراف مین کچھہ فرق اگیا تھا لاچار اوسکو نیچے اوتارکے درست
کرنا پڑا یہہ کام اوسوقت نہایت جان جوکھون کا تھا کیونکہ دشمن ہر چہار طرف سے
بڑی سخت اگ برسا رہا تھا اور خصوصا ان صاحبون کو چھت پر دیکھہ کر اونہون نے
اور بہی گولیان پہینکنی شروع کین مگر ان بہادرون نے اس سخت اگ مین مچھی بھون کو
یہہ خبر پہنچا دی کہ توپون مین کیلین خوب ٹھوک دو اور مچھی بھون کو بارود سے
اوڑا دو اور تم خود ادھی رات کو چلے آؤ اس خبر کو مچھی بھون کے حاکم نے بخوبی

سمجھہ لیا کیونکہ ہر ایک علامت کا وہان سے ہی اونہون نے جواب دیا اب
بڑا تردد تہا کہ دیکہئے یہہ تدبیر کیونکر راست آتی ہے کیونکہ جس راستے سے کہ مچہی بہون
کے لوگ زریڈنسی مین اوین اوسی راہ مین فوج دشمن کا ہجوم تہا اور
اونہون نے دو توپین مچہی بہون کے واسطے ہی لگا دی تہین مگر دشمن کے
خیال کو بانٹ دینے کے واسطے سر ہنری لارنس صاحب نے حکم دیا کہ تہوڑی
دیر پیشتر آدہی رات کے زریڈنسی کے مورچون سے گولہ اندازی کرنی
شروع کردو تا کہ دشمن کا خیال بٹ جاوے اور ہماری طرف رہے چنانچہ
اونکے حکم کی تعمیل کی گئی کرنل پامر صاحب حاکم مچہی بہون نے بہی سب تدبیر اوسکے
چہوڑ دینے کی بہت خوبصورتی کے ساتہہ کی کل فوج جو وہان مقیم اوسکو وہ
لیکر معہ خزانہ اور دو یا تین نوہنی توپون کے چلے اور مچہی بہون سے آہستہ
اور چپ چاپ چلکر حصار کے پانی دروازہ تک ان پہنچے دشمن کو مطلق
خبر نہوی اور فوج مچہی بہون سے بخیرت تمام ساڑہے بارہ بجے شب کو حصار
زریڈنسی مین پہنچ گئی مچہی بہون اوڑا دینے کی تجویز لفٹننٹ طامس صاحب
متعلقہ توپخانہ مدراس نے کی تہی اور اس ترکیب سے اگ لگائی تہی کہ آدہے
گہنٹہ بعد چلے جانے انگریزی فوج کے مچہی بہون اوڑ جاوے چنانچہ ایک بجنے کے

قریب مچھی بھون بالکل اڑگیا اور مسمار ہوگیا مچھی بھون کے اوڑا دینے اور چھوڑ دینے سے اگرچہ آئی تو پون اور ڈہائی سے بھون بارود کا نقصان ہوا مگر دونو جگہہ کے ادمی ایک جگہہ فراہم ہو جانیکے سے بہت فایدہ ہوا اور بڑی قوت ہو گئی۔ جتنے انگریزی ادمی مچھی بھون مین تھے سب حصار رزیڈنسی مین بخیریت تمام پہنچ گئے مگر ایک گورہ سپاہی کا چلتے وقت پتا نہ لگا جبکہ نام پکارے گئے تو وہ غیر حاضر تہا شراب پئے ہوئے بدمست اور بے خبر کسی کونہ مچھی بھون مین پڑا رہا مگر خدا کی قدرت کہ جب وہ مکان اوڑا تو اوسکے ساتہہ وہ بہی اسمان پر اوڑگیا اور بعد ازان زمین پران پڑا اور کچہہ بہی اوسکو اسیب نہ پہنچا جب صبح ہوئی اور میان شرابی کو ہوش ایا تو اپنے تئین بجائے مچھی بھون کے ایک کھنڈر مین پایا وہانسے چپ چاپ اوٹھکر حصار رزیڈنسی کی طرف چلے بلکہ ایک چوڑی بیلون کو ایک میگزین کی گاڑی مین جوت کے اپنے ساتھہ لی راستہ مین خدا کی قدرت ہے اوس سے کوئی نہ بولا جب دروازہ رزیڈنسی پر پہنچا تو پکارا هوهو مسیح کی قسم دروازہ کہولدو دروازہ اوسوقت کہولکے اوسکو اندر لے لیا مگر سب ادمی اوسکو دیکھہ کر ہنستے ہنستے لوٹ گئے

زمانہ محاصرہ کے اول ہفتہ کی کیفیت

اسطور تیئسوین تاریخ جون سے محاصرہ بخوبی شروع ہو گیا سر ہنری
لارنس صاحب حصار مین ہر جگہہ دکھلائی دیتے تہے کیسی ہی خطرہ کی جگہہ ہو
اوسکے ملاحظہ اور امتحان کے واسطے سر ہنری لارنس صاحب ضرور تشریف
لیجاتے تہے دشمنون نے اول ہفتہ مین بڑی جلدی اور روانائی اور استقلال کے
ساتھہ ریزیڈنسی کے مقابلہ مین ایسی ایسی جگہہ مورچے قایم کئے کہ جہان اونکا
نبانا غیر ممکن معلوم ہوتا تہا گہرون کی چہت پر اور اور بلند مقامون پر اونہون نے
اس ترکیب سے توپین لگائین جہان کہ انگریزی مورچہ کی زد کافی نہین تہی
ظن غالب ہے کہ دشمنونکے توپخانہ پر کئی افسر فرنگی ضرور حاکم تہے ریز صاحب
اپنے وقایع مین لکہتے ہین کہ ایک فرنگی تو ضرور توپ لگاتا ہوا اور حکم دیتا ہوا اکثر
مرتبہ دکہائی پڑا چینہٹ کے مقام پر ایک جوان افسر انگریز جسکا نام ہم اسجگہہ
نہین لکہا چاہتے باغیون کے رسالہ کا سردار تہا اونکے دو چچا زاد بہائی
خاص حصار لکہنو مین محصور رہکے بڑی بہادری سے لڑے ایک فتحگڈہ
مین قتل ہوا اور چوتہا بہائی آگرہ کی لڑائی مین زخمی ہوا پانچوین نے بہی سرکار
انگریزی کی طرف سے باغیون کے خلاف بڑے بڑے شجاعت اور مردانگی
کے کام کرکے اپنے تئین نامور کیا اور غالب یہہ ہے کہ بعض روسی باغیون کی

فوج مین افسر تہے اکثر مورچے دشمن کے رزیڈنسی سے پچاس گز سے ایک سو گز کے
فاصلہ پر قایم تہے ایسے نزدیک کی توپین مکانات حصار کو مسمار کرنے دیتی تہین
کپتان اینڈرسن صاحب کا مکان جلد گر پڑا اور مسترکیپر صاحب حاکم ملکی
دب گئے مگر دو گورہ سپاہیون نے اونہین بڑی چالاکی سے باہر نکالا اب
ہم اس جگہہ جنابہ لیڈی انگلس [۱۲] صاحبہ کے وقایع مین سے ایک
فقرہ کا ترجمہ کرتے ہین ترجمہ اول چند راتین تو بڑی مصیبت
سے کٹتین مین بیمار رہی اور مستر کیس صاحب کی میم نہایت متردد اور خایف
تہین ہمکو اب یقین تہا کہ ہم خطرہ عظیم مین مبتلا ہین اور ہم خوب جانتے تہے
کہ مبادا دشمن ہم پر فتحیاب ہوگا تو ایک ایک متنفس حصار مین بڑی اعذاب کے
ساتہہ مارا جایگا شروع محاصرہ کی اول صبحکو مین کبہی نہ بہولونگی دشمنون نے
رات کو توپخانہ بند کر کے صبح پہر فیر کرنا شروع کیا اور دروازہ حصار پر
حملہ کیا ہر ادمی حصار مین اپنی اپنی جگہہ مستعد کہڑا تہا ہم عورتون کو کچہہ نہین ملتی تہی
کہ باہر کیا ہو رہا ہے اور اسقدر ہیبت اواز توپون اور بندوقون
کی سے ہمارا دل بیٹہا جاتا تہا اور اوسوقت یہی خیال تہا کہ اب دشمن ہم پر
فتحیاب ہوگا اور حصار لیگا ہر متنفس کی اواز کو ہم نہایت ڈرتے ڈرتے سنتے تہے

سنتے تھے کیس صاحب کی میم صاحبہ نے اوسوقت کہا کہ اوس سب ملکے نماز پڑھین
واقع مین اوسوقت نماز پڑھنے سے ہمارے دلون کو کمال تقویت اور
تشفی حاصل ہوئی اور خیال ایا کہ ہم اپنے خداوند کے ہاتھون مین اور
ہمین خوف کس بات کا ہے اوس روز دشمن کو شکست کامل ہوئی
اور اوسکو حصار سے ھٹا دیا اوسی روز کیا بلکہ پھر جب کبھی وہ حملہ کرنے
ایا اسطور سے ناکام پھرا اور چند روز بعد ہمکو بھی توپون اور بندوقون کی
اواز سننے کی عادت ہوگئی کیونکہ کوی وقت شب و روز مین ایسا نہ تھا
کہ توپ نہ چلتی ہو دشمن کے توپ کے گولہ سے اول ھی اول کرنل پامر
صاحب کی لڑکی ماری گئی اوپر کی منزل رزیڈنسی کے ایک کمرہ مین بیٹھی
ہوئی تھی نزدیک اونکے ایک بم کا گولہ انکر پھٹا اور ایک ٹکڑا اونکی ٹانگ
مین اکر لگا اور ایسا زخمی کیا کہ ٹانگ کاٹنے کی ضرورت پڑی مگر بعد تراشنے
ٹانگ کے چند روز بعد وہ مرگئین دوسری تاریخ جولائی کو ایک ایسا حادثہ
عظیم ہوا کہ جسکے دو روز بعد تمام حصار مین اندھیرا ہوگیا اور سبونکو یہ گمان تھا
کہ اب ہمارے بچنے کی کوی امید نہی اور ہمارا حامی اور مددگار دنیوی اوٹھ
گیا یعنی سر ہنری لارنس صاحب دوسری منزل رزیڈنسی کے ایک کمرہ مین تشریف

رکہتے تہے اور ایک طرف اونکے سکرتر کو پر صاحب اور ڈپٹی ریسڈنٹ
ایجوٹنٹ جنرل کپتان ولسن صاحب بیٹھے ہوئے تہے سکرتر صاحب کچہہ
کاغذ پڑھکر سنا رہے تہے اتنے مین ان صاحبون کے بیچمین ایک بم کا گولہ
انکر گرا اور پہٹکر ایک ٹکڑا اوسمین سے سرہنری لارنس صاحب کے لگا
اور اونکو سخت زخمی کیا تہوڑی دیر ہوی تہی کہ ایک اور گولہ انکر گرا تہا مگر اوس
سے کچہہ زیان نہ پہنچا تہا قبل اسکے سرہنری لارنس صاحب کو ہرچند سمجہایا
گیا تہا کہ خاص مکان ریزیڈنسی محفوظ نہین ہے اپ کسی اور مقام حصار مین
جاکر رہئے مگر سرہنری لارنس صاحب نے کچہہ لحاظ نہ کیا دشمنونکو سب
خبر پہنچتی رہتی تہی کہ کون کون افسر کس مکانمین حصار کے اندر رہتا ہے
کیونکہ دشمنونکے نشانے اوسطرف کثرت سے آتے تہے جہان کہ بڑے بڑے
افسر رہتے تہے اس واردات مہیب سے صرف چند ادمیونکو اطلاع ہوی
ظاہر تہا کہ اس پیرسالی مین سرہنری لارنس صاحب کے اسقدر سخت زخم
کا انا خوف سے خالی نہ تہا اونکی ٹانگ تراشنے کی ضرورت پڑی مگر ٹانگ
کاٹنے کے بعد چوتہی تاریخ جولائی کو سرہنری لارنس صاحب نے وفات پائی
اوسی روز اونکے بہتیجے مسٹر جی ایچ لارنس صاحب بہی زخمی ہوئے دوسری

تاریخ سے چوتہی تاریخ تک کا احوال ہم ایک وقایع سے ترجمہ کرکے لکہتے ہین
جسکو ایک پادری صاحب کی میم نے لکہا ہے اور جناب ممدوحہ خود سر ہنری
لارنس صاحب کے پاس چار روز تک موجود رہی تہین دوم جولای سنہ ۱۸۵۷ع
روز پنجشنبہ آج صبحکو ساڑہے آٹہہ بجے ایک بم کا گولہ رزیڈنسی مین آکر
بیٹہا اور سر ہنری لارنس صاحب زخمی شدید ہوئے وہ اپنے پلنگ پر لیٹے ہوئے تہے
اور کپتان ولسن صاحب اونکے سامنے کچہہ کاغذ پڑہ رہے تہے اتنے مین
ایک بم کے گولہ کا ٹکڑا اونکی باهین ٹانگ مین اسقدر سختی کے ساتہہ لگا
کہ قریب کل ٹانگ ران کے نیچے سے اوڑگئی انکو فوراً اوس مکان
مین لے آئے اور جیمس صاحب نے اونکے ساتہہ نماز پڑہی اور عشای
ربانی دیا اونکے ہوش وحواس قایم تہے گو اونکو اوسوقت تکلیف کمال تہی
ایک گہنٹہ تک برابر وہ گفتگو کرتے رہے اور جو جو باتین اور ہدایتین اونکو اپنے
بچونکی بابت کہنی تہین سب کہین ہر ایک کے واسطے اونہون نے بہت محبت سے فرمایا
کہ میری طرف سے بہت بہت دعا اور پیار پہنچا دینا اور اپنے بہائیون اور بہنون
کے واسطے بہی فرمایا کہ میرا بہت بہت سلام اور دعا بڑی محبت کے ساتہہ ہر
ایک کو کہلا بہیجنا اوسوقت خصوصاً لارنس ایسائلم کا بڑا ذکر کرتے رہے

او ربہت ملتجی رہے کہ میرے بعد سرکار انگریزی اسکو اپنی حمایت مین رکہے جو جو صاحب
اونکے پلنگ کے گرد کہڑے تہے سب سے رخصتی سلام اور خدا حافظ کہا اور
چند باتین نصیحت اور محبت امیز اپنے بہتیجے مسٹر جارج لارنس صاحب سے کہین
اور نہایت محبت مہربانہ کے ساتہہ خداوند کی التجا کی کہ اونپر وہ اپنی برکت
اور فضل وکرم رکہے اور اونسے کہا کہ مینے تمکو اپنے خاص لڑکے کی جگہہ ابتک
سمجہا ہے پہر اپنی بیم صاحبہ کا جنکو قریب چار برس کے مرے ہوے تہے ذکر کیا اور
اونکی بابت بہت محبت کی باتین کرتے رہے اور بعد ازان اظہار کیا کہ مین اپنے
گناہون سے نہایت پشیمان اور ازبس رنگون ہون مگر مجہکو اپنے بخشندہ پر
اعتبار اور ایمان کلی ہے جیمس صاحب کہتے ہین کہ مینے کبہی کوئی عیسائی ایسے
غریب اور مسکین مزاج کا نہین دیکہا اوسوقت کوئی شخص ایسا نہ تہا کہ جسکی انکہین تر
نہ تہین ہر ایک شخص کو ازبس رنج اور الم تہا اور جانتا تہا کہ اس زمانہ نازک اور
گرفتاری مین ہمارا بڑا حامی اور بچانے والا زمین سے اوٹہہ گیا اوسوقت کی مصیبت
کو مین کبہی نہ بہولونگی ہم سبکو کمال یاس تہا اور یقین تہا کہ اب ہمین کوئی امید باقی
نہین رہی اور سر ہنری لارنس صاحب کی باتون کو سنکر اور بہی چہاتی پہٹتی تہی
اونہون نے میجر بینکس صاحب کو اپنی جگہہ حاکم اعلی لکہنؤ مقرر کیا یہہ دن نہایت کمبخت

گذرا لفٹننٹ ٹامپسن اور صاحب بہی زخمی ہوئے ڈاک گہر کے مورچہ پر ایک گولہ لگنے سے بہت سی اینٹین گر پڑین جسکے باعث سے صاحب سخت زخمی ہوئے سر ہنری لارنس کے بعد اونکو بہی اسی مکانمین لے ائے کپتان پوور صاحب متعلقہ پلٹن ۳۲ گورہ بہی مارے گئے اجکے روز کی سی اگ کبہی نہ برسی تہی دشمنونکو معلوم ہو گیا کہ سر ہنری ابہی تک زندہ ہین اسواسطے اونہون نے اس گہر پر اگ برسائی شروع کی ہے شب گذشتہ کو مجہی بہون کے اوڑجانے سے ایک تہلکہ عظیم ہوا

سوم جولای روز جمعہ

مین تمام دن سر ہنری کی تیمارداری مین اوپر رہی جو بڑی تکلیف اور شدت درد مین پڑے ہین اونکی آہین ایسی خوفناک ہین کہ میرے کان سے کبہی نہ جاوینگی جسکہ اثر دارو بیہوشی جاتا رہتا ہے تو اونکے ہوش بالکل قایم معلوم ہوتے ہین جیمس صاحب تمام دن اونکے سامنے دعائین اور نماز پڑہتے رہے اونہون نے بہی خود اکثر اوقات اون دعاؤن کو اپنے منہ سے بڑی آواز کے ساتہہ پڑہا ایک مرتبہ مینے خیال کیا کہ اب کام تمام ہوا مگر پہر کچہہ اونکی طبیعت سنبہل گئی بہت سا اراروٹ اور شام ہین شراب اونکو دی گئی - اج تمام دن توپونکا چلنا ایک لحظہ بند نہین ہوا ہے

چہارم جولای روز شنبہ

اج سوا اٹہہ بجے صبح کو سر ہنری لارنس صاحب نے وفات پائی موت کے وقت اونکی طبیعت پر بہت امن اور بہروسا تہا

ایماندار ونکو ہوتا ہے تہا جیمس صاحب اوسوقت اونکے پاس تہے ایک منٹ
بعد دم واپسین کے مین بہی اوس کمرے مین پہنچا اوسے کہنٹہ پیشتر اونکی وفات
کے اونکا بہتیجہ مستر جارج لارنس صاحب زخمی ہوا صاحب ممدوح برامدہ مین
کہڑے تہے جسوقت کہ گولی اونکے کندہے مین ہوکر گذری تمام دن اونکی بہی تیمار
داری مین رہے اونکو اونکے چچا کے پاس اسحالت مین پڑا ہوا دیکہہ کے کمال رنج
اور افسوس اتا تہا بارہ بجے دن کو مینے جیمس سے کہا کہ سر ہنری کی لاش کو کمرے
کے باہر لیجانا چاہئے چنانچہ اونہون نے چند گوروں کو بلا کے لاش کو باہر برآمدہ
مین رکہوا دیا ایک نے اونمین سے چادر کو ہٹا کے سر ہنری کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ شب گذشتہ
کو قریب سب ہمارے خدمتگار بہاک گئے لاچار ہمکو اپنا کام خود کرنا پڑا اگلے
روز مستر اومینے صاحب جو ڈپٹی کمشنر زخمی ہوئے اونکے سر مین گولی لگی وہ
بیچارے سر ہنری کو دیکہنے آتے تہے راستہ مین زخمی ہوئے پنجم جولای روز شنبہ
اج تیخانہ مین نماز ہوئی اور نماز کے بعد ہمکو بہت تقویت اور تشفی حاصل ہوئی
کمرے کو صاف رکہنے اور مستر لارنس صاحب کی تیمارداری کی خدمت میرے سپرد
ہوئی ہے ہم یعنی گیارہ بی بیان اور سات بچے جو اس گہر مین ہین سب
تیخانہ مین سوتے ہین سبون نے اپنے اپنے بچہونے زمین مین کرلئے ہین صاحب

لوگ سب اوپر برآمدہ مین سوتے ہین مجکو ہم سب ہمنے بچہونونکو لپیٹ کر دیوار کے
برابر ڈہیر کردیتے ہین نیچے کرسیون کی جگہہ بہت کم ہے چند کرسیان صرف
بیمارون کے واسطے رکہہ چہوڑی ہین اکثر ہم مین سے زمین پر بیٹہہ کر کہانا کہاتے
ہین رکابیون کو اپنے گہٹنون پر رکہہ لیتے ہین چونکہ تیہخانہ مین تاریکی بہت ہے تو
کہانا کہانیکے وقت شمع روشن کرنی ضرور پڑتی ہے ہمارے کہانیکے واسطے ایک
بڑی دیگ مین گوشت پکایا جاتا ہے اوسمین سبکو لگا دیا جاتا ہے اور
چپاتیونکے ساتہہ کہالیتے ہین مکہن پاو روٹی نصیب نہین ہے ابہی تک ہمارے
پاس شراب اور چا وغیرہ بہت ہے اور کہانے کا سامان یعنی گوشت اور
آٹا اور دال اور چانول وغیرہ ہمکو سرکاری کمیسریٹ سے ملتا ہے ہم سب بی بیان
اور بچے بطور قیدیون کے تیہخانہ مین شب و روز بند رہتے ہین مرتے وقت
سرہنری لارنس صاحب نے برگڈیر انگلس صاحب کو حاکم اعلی فوج کا مقرر
فرمایا اور میجر بنکس صاحب کو اپنی جگہہ عہدہ چیف کمشنری اودہ پر نامزد کیا
۲۲ وین تاریخ سپتمبر کو جو برگڈیر انگلس صاحب نے ایک رپورٹ گورنمنٹ کی
خدمت مین بہیجی اور اوسمین سرہنری لارنس صاحب کا احوال لکہا اوسکا ترجمہ
ہم بہی لکہتے ہین ــــ

سر ہنری لارنس صاحب مرحوم کو جبکہ یقین ہوگیا کہ اب وقت اخیر زندگی کا ان
پہنچا اونہون نے مجھکو فوج کی حکومت لینے کے واسطے حکم دیا اور میجر بینکش صاحب کو
اپنی جگہہ عہدہ چیف کمشنری اودہ پر مقرر کیا چوتھی تاریخ جوالای تک وہ بڑی
شدت تکلیف مین پڑے رہے اور اوسی تاریخ صبحکو اونسے جہان خالی ہوا اونکے
مرجانے سے سرکار انگریزی کے ہاتھہ سے ایک بڑا مدبر اور ایک نہایت شجاع
سپاہی جاتا رہا اونکو وہ قوت حاصل تہی کہ جو کوئی شخص اونسے علاقہ رکھتا تہا
اوسکے دل کو وہ فوراً تسخیر کر لیتے تہے یہہ تعریف بہت کم ادمیون مین پای گئی
ہر کوئی اونکا بدل وجان مطیع ہو جاتا تہا اور اونکے سبب سے سرکار کے کام مین کما ینبغی
کوشش کرتا تہا حق یہہ ہے کہ خدا کے فضل سے ہمارا دشمن کے ہاتہون سے ابتک
بچا رہنا اور مقابلہ مین فتحیاب رہنا صرف اونہین کی پیش بندی اور دوراندیشی
اور تدبیر سے ہوا ہے اونہون نے وقت پر اون تدبیرون اور پیش بندی
کے سرانجام کرنیمین بذات خود بڑی محنت اور کوشش کی ادنی سے اعلی تک کو
اونکی راے عالی پر اتنا بہروسا اور اعتبار تہا کہ اونکے مرنیکی خبر سنکر ہر شخص کے
دلمین جو حصار مین تہا گہبراہٹ عظیم اسقدر غم پیدا ہوا جیسا کہ پشت پناہ مربی
اور دوست صادق کے مرجانے سے ہوتا ہے اوس بزرگ اور نیک ادمی کا

ہم سبھوں پر ایک بہت بڑا احسان ہے گورنمنٹ ہند مجھکو معاف فرماوے کہ مینے اسجگہہ
اوس احسان کی شکرگذاری ادا کی ہے اگرچہ وہ کافی اور مطلق لایق اونکے احسان
کے نہین ہے ہر نیک اور مستحق سپاہی معلوم کریگا کہ ایک ایسا سردار او رقدردان
افسر ہمارا تہہ سے جاتا رہا جو کہ ہمیشہ غریب سے غریب ادمی کے کارلایقہ کو دیکھکر
انعام عطا فرماتا تھا



بریگڈیر جنرل انگلس صاحب

سر ہنری لارنس صاحب کے زخمی ہونے کی خبر باہر دشمنون کو بہی ہوگئی معلوم ہوا
کہ اونکے بہی جاسوس کیپور سے لگے ہوئے تہے جو حصار انگریزی کے اندر کی
خبرین اونکو پہنچاتے تھے زخمی ہونیکی خبر پاکر اونہون نے اوسوقت بیلی گارد کے
دروازہ پر حملہ کیا مگر جابجا ناکام اور نامستجاب ہوکر ہٹائے گئے اونکو معلوم
ہوگیا کہ ہر روز عید نیست کہ حلوا خورد کسے ۔ تیسوین جون ہر روزہ نہین ہو سکتی
اب حصار کے اندر کوئی دغا باز نہ تہا جو اونکے ساتھ شامل ہوجاتا لفٹننٹ گریہیم
صاحب کے ایک زخم سنگین کا ران مین لگا کانپور کے مورچہ کی طرف بہی دشمن
حملہ کرتے ہوئے قریب لگنے مگر واپس ہٹا دئے گئے اوسی روز لفٹننٹ توشیر
صاحب متعلقہ پلٹن نمبر ۱۳ بہی زخمی ہوئے یہہ صاحب برگیڈ مس کے مکانمین
زخمی ہوئے جہان کہ دشمن کے گولے بہت آتے تھے تیسری اور چوتہی تاریخ
کو دشمنون نے توپون اور بندوقون کی مار اور بہی زیادہ کی اور مورچہ کانپور
پر سے بہت سے انگریزی ادمی مارے گئے پانچوین تاریخ جولائی کو خوب مینہ
برسا اور حصار کے اندر جو بہت غلاظت جمع ہوگئی تہی وہ بہہ گئی گہوڑے اور
بیل وغیرہ جو دشمنون کے گولون اور گولیون سے مرگئے تھے اونکی بدبو حصار کے
اندر کمال پہیل گئی تہی اس تاریخ بڑی توپین دشمنونکی سے اواز کم ہوئی گمان ہوا کہ شاید

سامان جنگ کی دشمنونکے پاس قلت سے مگر بندوقون کی اگ وے لوگ لبھی برساتے رہے رات کو کئی وقت دشمنونکے حملہ کرنیکی خبر ہوئی مگر صحیح نہ نکلی اگر اوس رات وے حملہ کرتے تو بہت سے ہمارے ادمیونکو مورچہ کا بنو پر بدمست اور نشہ خبر نشہ مین پاتے اتفاقاً گورون نے شراب کے گودام مین جاکر بہت سی شراب پی لی تہی مگر جب بریگیڈیر صاحب کو خبر ہوئی تو اونہون نے وہانسے شراب کو نکالکر بیچ ڈالا اور گودام مین کچہہ نرکہا۔ ساتوین تاریخ کو بہی کثرت سے مینہ برسا جس سے بڑا فایدہ ہوا علاوہ اسکے تمام بدبو حصار سے دور ہوگئی اور ہوا صاف ہوگئی دشمن لوگ اپنی بہاری توپین نہین چلا سکے علاوہ اسکے ہسپتال کے مورچہ کے سامنے بہت سا بہوسا پڑا تہا جسکو ہم ابتک وہانسے نہین اوٹہا سکے تہے اور میگزین بارود جو زمین کے نیچے دفن تہا وہ اوس سے چند گز کے فاصلہ پر تہا باوجود کمال نگرانی اور نگہبانی کے ایک شخص نے دشمنونمین سے نزدیک اکر اوسمین اگ لگادی اور اگر اوسمین قرار واقعی اگ لگجاتے تو میگزین بہی ضرور اوڑجاوے مگر خدا کی قدرت سے اوس روز مینہ نے اوس اگ کو بالکل بجہا دیا اور بہوسے کو بالکل گیلا کردیا جو شخص کہ اگ دینے ایا تہا اوسکی طرف ایک گورہ سپاہی نے گولی بہی ماری مگر کارگر نہوئی مسٹر مارٹن گبنز

مسٹر مارشل صاحب سوداگر جنہون نے سرکار کی طرف سے افیون کا ٹھیکہ لیا تھا
اس تاریخ زخمی ہوئے گولی وہنی انکھہ کے اندر ہوکر منہہ کے راستہ نکل آئی چند
روز بعد اوٹھہانے کمال تکلیف کے صاحب موصوف مرگئے ۔ ساتوین تاریخ تک
بہت سے ادمی انگریزی حصار مین سے مارے گئے تھے یندرہ یا بیش ہر روز مارے جاتے

زمانہ محاصرہ کے دوسرے ہفتہ کی کیفیت

دوسرے ہفتہ کی کیفیت ہم مسٹر ریز صاحب کی کتاب سے ترجمہ کرتے ہین صاحب
موصوف حصار لکہنو مین موجود تھے اور وہانکا احوال بطور روزنامچہ ہر روزہ لکھتے
جاتے تھے چنانچہ اگے تاریخوار جو احوال جسنے لکھا ہے اوہنی کی زبان خاص کا ترجمہ ہے
ناظرین اسکا لحاظ رکہین کہ جہان لفظ مین کا اتا ہے وہ صاحب موصوف سے
مراد ہے اور چونکہ ہر تاریخ کا احوال وہ روز لکھتے جاتے تھے تو کل عبارت مین
زمانہ حال پایا جاتا ہے ہشتم جولائی ۱۸۵۷ء روز چہارشنبہ اگرچہ کل
کے روز بڑا پانی پڑا تھا مگر پھربھی اج کی تاریخ ایک جماعت چند گورہ اور صاحبون کی
زیر حکم کپتان مینسفیلڈ صاحب اور لفٹننٹ لارنس صاحب اور لفٹننٹ بیسڈ ہیری
صاحب اور لفٹننٹ گرین صاحب دشمن کے مقابلہ کے واسطے باہر نکلے دشمنونکی
ایک توپ مین کیل ٹھوک دی اور چالیس ادمیونکو مار ڈالا انگریزی ادمیون مین سے

صرف ایک سکھہ اور دو گورے زخمی ہوئے شہر کو دشمنون نے لوٹ لیا ہے
عورتون کے رونے اور مردون کے چلانے کی آوازین شہر سے آتی تھین
میجر فرانسس صاحب جنہون نے اندنون مین اچھی اچھی خدمات کی تھین اور جو یہان
کے حاکم تھے مارے گئے برگیڈ امس کے مکان کے ایک کمرے مین وہ بیٹھے ہوئے تھے
جبکہ ایک توپ کا گولہ دیوار توڑ کے کمرے کے اندر آیا اور اونکی دہنی ٹانگ پاش
پاش ہوگئی اور بائین بہی ٹوٹ گئی دونون ٹانگون کو تراشنا پڑا مگر تہوڑی
دیر بعد میجر صاحب مر گئے بہت سے سکھہ سپاہی کل شام کو بہاگ گئے —

نہم جولای روز پنجشنبہ توپون اور بندوقون کی آواز بدستور
جاری ہے آج کے روز ایک اور شجاع گروہ انگریزی نے باہر نکل کے دشمن
کی توپ پر حملہ کیا اس گروہ مین اثر صاحب کے مورچہ کے آدمی تھے چند تو ۳۲ وین
گورہ پلٹن کے سپاہی تھے اور چند ملکی حاکم یہہ قافلہ چپ چاپ دشمن کے مورچہ
تک جو لوہے کے پل کے نزدیک ڈیڑ سو گز کے فاصلہ پر تہا گیا اور وہان یکایک
جا کر حملہ کیا اکثر سپاہی تو سوتے تھے اور بعض روٹی کہا رہے تھے انگریزی قافلہ
کو دیکھتے ہی اونکے حواس جاتے رہے اور اپنی بندوقون کی طرف دوڑے مگر
اتنے مین ایک شجاع نے توپ مین کیل ٹہوک دی اور دوسرے نے اپنی سنگین

سے دو تلنگون کو مار ڈالا اور باقیون نے ان دو نو شجاعون کے مدد کی یہہ کام
اونہون نے ایسی جلدی کیا جتنا جلدی کہ مین بیان بہی نہین کر سکتا اور اسطور
پر اپنے کام مین فتحیاب ہو کر پہر حصار مین جلد واپس آ گئے اس مہم مین ایک
بہی آدمی انگریزی زخمی یا قتل نہوا بعد ازان حصار کے اندر انکے مورچہ از صاحب
سے خوب باڑین بندوقون کی دشمنون پر چلائین ——

دھم جولای بڑا بہاری مینہ برسا سبون نے ملکے مرے ہوئے جانورونکو
عمیق گڑھے کہود کر دفن کیا - اس تاریخ بندوقین دشمنونکی بہت کم چلین
اور بڑی توپین اگرچہ چلتی رہین مگر گولے کم آئے چونکہ دشمنون کے پاس گولون
کی کمی تہی تو لکڑیان اور لوہے کے ٹکڑے اور پیسے وغیرہ بھر کر چھوڑنے لگے
بہت سے سپاہی حصار انگریزی فتح کرنے سے نا امید ہو کر اپنی اپنی
لوٹ لیکر گہر کو سدہارے ہین —— **یازدھم جولای**
سب لوگ اپنے اپنے مورچون کی درستی مین لگے رہے اور ریت کی تہیلیان
تیار کین بیل صاحب اور سیر لشت مین زخمی ہوئے یہہ صاحب اگ بجہتے
مین ہر طرف بہت کام کرتے رہتے تہے ایک ہفتہ بعد زخمی ہونیکے مر گئے -
کل سے شہرت تہی کہ فوج مدد کو آتی ہے مگر یہہ سب خیالی باتین ہین کانپور

دشمنونکے ہاتھہ مین ہے اور سب ضلعو نمین فوج بگڑ گئی ہے کہین انگریزی
فوج کا نشان نہین ہے کہانسے جلد مدد پہنچنے کی توقع ہے ——
دوازدھم جولای اج کے روز بہی مدد انیکا بڑا چرچا ہے لفٹننٹ
شارلٹن صاحب سر مین زخمی ہوئے —— سیزدھم جولای
مینہ اور گولون کی بوچہار رہی معلوم ہوا کہ دشمنون کو سامان جنگ بھم
دستیاب ہو گیا ہے رات کو انگریزی ادمی سب مورچون پر تیار کمر بستہ
ہوکر کھڑے رہے کیونکہ خبر اوڑی تہی کہ دشمن حملہ کے واسطے اتا ہے مگر یہ
خبر راست نہ نکلی —— چہاردھم جولای اج کی تاریخ
دشمن نے چارونطرف سے حصار پر حملہ کرنا چاہا اور نہایت غل اور شور مچایا
اور اونکے بگل سے ہی اگے بڑھو کی اواز سنائی دیتی تہی اور بڑی بڑی توپین
پے ہم بھر بھر کر چلانی شروع کین ادھر اپنے مورچہ اور ہر مکان سے او
جہان جہان فوج دشمن مقیم تہی توپ اور بندوق چلنے لگی مگر باوجود اتنی
اگ برسانے کے میدانمین اگے بڑھ کے کوئی قدم رکھتا ہوا نظر نہ آیا ایک عورت
محرر انگریزی مسمی ولشایر جو دریا دسے بعوارض مشکل اور خرابی تمام اسباب او عیال
چہوڑ کے بہاگا تہا اور لکھنو مین بخیریت ان پہنچا تہا ہیضہ کر کے مرگیا —— کینڈ کنز ہیکسٹ

بهی جو گیارهوین تاریخ زخمی هوا تها اج مرگیا۔ لفٹننٹ لسٹر صاحب بهی اج مارے گئے

پانزدهم جولای اج بهی دشمنونکا وهی حال رها اوسیطور پر اگ برساتے هین اب دس ادمیون کے قریب انگریزی حصار مین سے روز مارے جاتے هین دشمنون نے ایسے اونچے مورچے بنائے هین کہ انگریزی حصار کی توپونکا اونپر بهت کم اثر هوتا هے اور توپ بهرتے وقت صرف دشمنونکے هاتهه نظر اتے هین سکلیر صاحب سوداگر اور کپتان الکزنڈر صاحب اور کپتان براٹین صاحب متعلقہ توپخانہ اج کے روز زخمی هوئے ۔

شانزدهم جولای توپخانہ کی اگ کا وهی حال هے گرمی کی اج بڑی شدت هے گبنس صاحب کے مورچہ پر دشمنون نے راتکو حملہ کیا مگر انگریزی جوانون نے اونکو مارتے مارتے هٹا دیا دشمن عین دیوار کے نزدیک آگئے تهے لسٹر صاحب ۳۲ وین پلٹن کے افسر مارے گئے ۔ لفٹننٹ اوبرائن صاحب متعلقہ پلٹن ۸۴ بهی بازو پر زخمی هوئے

هفتدهم جولای توپخانہ اور بندوقین دشمن کی اوسیقدر چلتی هین پرونا صاحب جو سکیو صاحب کے مورچہ پر متعین تهے تانگمین زخمی هوئے اونکی ٹانگ تراشنے کی ضرورت پڑی مگر بعد تراشے جانے ٹانگ وه مرگئے ۔

هیجدهم جولای دشمن کے بگل کی اواز سنی جاتی هے اور تلنگے چلاتے

چیخ رہے ہیں کہ لیا لیا چلو بہادر صرف یہہ اواز ہی اواز سنائی دیتی ہے
کبھی وہ میدان میں باہر نہیں نکلتے مگر توپین اور بندوقین بدستور بہ تعجیل تمام چلاتے
ہیں خدا جانے یہہ کب ختم ہوا اور ہم کب تک اپنے حصار کو بچا سکتے ہیں اگرچہ
ہمکو ایک مہینہ تک کا کچھہ خوف نہیں ہے مگر تردد یہہ ہے کہ اتنی موت ہر روزہ سے
قوت ہماری گھٹتی جاتی ہے اور جب کہ ہم صرف چند ادمی رہجاوینگے تو دشمن
ہمکو باسانی مغلوب کرلیگا مگر دلجمعی اور تشفی ہمکو اسی بات مین ہے کہ ہم دشمن
کامقابلہ کرکے مرینگے ہمکو اپنے دشمن سے کسیطرح کے رحم کی امید نہیں ہے ہماری
بڑی امید یہہ ہے کہ دہلی سے فوج انگریزی فتح کرکے جلد ہماری مدد کو اوے
کیونکہ کلکتہ بہت دور ہے ہمکو اپنے بچنے کی بہت امید نہیں ہے خدا ہی ہمکو بچا سکتا ہے

نوزدہم جولای اندر حصار مین بو کمال ہے پاخانہ اور مردہ گھوڑے
اور مردہ کتے اور ادمیوں کی اسقدر ہے کہ دماغ پریشان ہوا جاتا ہے شروع
محاصرہ مین صفای کے واسطے ایک کمشنر مقرر ہوا تھا مگر بالفعل کوئی نگران
اس امر کا نہیں ہے تمام ہمارے خاکروب موقع پاکر بہاگتے جاتے ہیں
تفریح طبع کی چیزین بہت کم ہوتی جاتی ہین اکثروں کو چیروٹ پینا نصیب نہیں ہوتا
میرے پاس ابھی تک البتہ دو سو باقی ہیں برانڈی شراب بہت کم ہوگئی ہے صرف

ایکمرتبہ دشمن ایک گلاس برانڈی اور پانی پر قناعت سے ہماری خوراک صرف
چپاتیون اور گوشت گا ڑی رہگئی سے لفٹننٹ مار صاحب متعلق پلٹن گورہ
۳۲ کے سرمین گولہ لگا وہ اور افسرون کے ساتھ میز کے گرد بیٹھے ہا ہوئے تھے جسوقت
گولہ انکر اونکے سرمین لگا مگر اور سب افسر محفوظ رہے

باغیونکا حصار لکھنو پر ایک سخت حملہ کرنا

بستم جولائی ۱۸۵۷ء میہ حال بہی ریز صاحب کے وقایع سے نقل ہے
اور خاص اونہی کے قول کا ترجمہ ہے * مین اپنی بندوق صاف کر رہا تہا اور
سیٹی بجا رہا تہا جسوقت کہ آواز مسلح اور خبردار ہونے کی میرے کمرے مین
آئی اوسیوقت ایک دوست بہی دوڑے ہوئے آئے اور اطلاع دی کہ جوق
جوق دشمن گرجا گھر کی جانب میدان مین جمع ہوتے ہوئے نظر آئے ہین اور
اوس طرف دریا کے بہی جمع ہوئے ہین ہمکو چاہئے کہ اپنے مورچہ پر جلد جاوین
مین جھٹ پٹ طیار ہوا اور کمرسے پرتلا لگانے پایا تہا کہ اتنے مین ایک مہیب
اور سخت گرج کی آواز سنائی پڑی جسنے تمام زمین کو ہلا دیا مینے اول خیال
کیا کہ شاید ہمارا میگزین بارود کا اوڑ گیا مگر پہر جلد معلوم ہوا کہ دشمن نے ہمارے خاص
مورچہ حصار کے قریب ہمکو اوڑا دینے کے واسطے سرنگ کہود کر اوڑائی ہے

ڈاکٹر فیئر صاحب کے مورچہ کی طرف جہان مین تعینات تہا اور جو کہ میرے گہر سے ایک منٹ کا بہی راستہ نہ تہا چلا مگر ادہی دور نہ پہنچنے پایا تہا کہ دشمنون نے چارون طرف سے نہایت سخت اگ برسانی شروع کی اس مرتبہ باغیون نے ارادہ مصمم فتح کرنے بیلی گارد کر لیا تہا اور بڑی دلیری دکہائی۔ ہر طرف سے اونہون نے حملہ کیا اور بندوقون کی باڑ پر باڑ چہوڑتے تہے اور گولے پر گولا بم کا حصار کے اندر پہٹتا تہا اور توپون کی غضب اڑاہٹ سنائی دیتی تہی غرض ہماری توپون نے بہی جلد جواب دینا شروع کیا جسقدر دشمن حصار کے قریب اتا جاتا تہا اوسیقدر بہیون اونمین ہمارے گراب سے لوٹتے جاتے تہے اور اونکے سردار جو چلاتے اور دلاسا دیتے ہوئے اگے بڑہتے تہے اونکو ہم رفل کے نشانون سے اوڑا دیتے تہے کپتان وسٹن صاحب اور ڈاکٹر فیئر صاحب نے اس روز بڑا کام کیا۔ سخت اگ بندوقون اور توپون سے تمام حصار کے اندر تاریکی ہوگئی اور دہوان گہٹ گیا اور مجہے یقین تہا کہ اج ہم جنید صاحب کا زمین پر اخیر دن آن پہنچا ہے اسواسطے مینے بہی خداوند سے دعا مانگی اور اپنے تئین اوسکے حوالہ کیا اور جو اپنے عزیز اور اقارب اس دنیا مین تہے اونسے اپنے دلمین رخصت ہوا اور سپاہی کی طرح لڑائی مین مرجانیکے واسطے

تیار ہوکے اپنی بندوق چلانے لگا اور دشمن کو قریب آتے ہوئے دیکھکے عوض اور مارنے کے سوائے اب کچھہ خیال دلمین نہ تہا اور دشمنونکو لپٹے اوپر آتے ہوئے دیکھہ کے سب خوف جاتا رہا تو اکثر فیرر صاحب کے مورچہ پر مین بہت دیر تک نہ ٹہیرا کیونکہ میرے دلمین یہہ تشویش تہی کہ مین حصار کے مورچہ پر جاکر دیکھون کہ سرنگ نے ہمارا کتنا نقصان کیا ہے ۔ چنانچہ مین روان ہوا یعنی حصار کے مورچہ کی طرف ہمارا راستہ مین گولونکا مینہہ برستا تہا مگر خدا کی قدرت سے مجھکو مطلق آسیب نہ پہنچا مین جبکہ پانی دروازہ کے مورچہ پر پہنچا تو دشمنونکو دیکہا کہ وے ابہی تک آگے بڑھے چلے آتے ہین مگر حملہ اونکا اسقدر بہادری اور دلیری کے ساتھہ نہین ہے جیساکہ اونہون نے شروع کیا تہا اس مورچہ پر سے بہی مینے چند آدمیون کو مارا اب اسقدر طبیعت پر جوش تہا کہ مجہے لپنے آپکے کا مطلق خیال نہ تہا یہی جستجو تہا کہ کتنونکو مار سکتا ہون تہوڑی دیر مین آگ اتنی ہلکی پڑی کہ مین اپنے ساتھیون سے بات کر سکا اسوقت عجیب حال تہا ہم سبکو خیال تہا کہ خوب مار کے مرجانا چاہئے ہمارے زخمی اور بیمار بہی ہسپتال سے نکل آئے اور اونہون نے بہی بندوقین لیکر مورچون پر سے جہان تک ہوسکا چلائین البتہ ان بیچارے زخمیون اور بیمارون کو بندوق چلاتے ہوئے دیکھکر چہاتی پہٹتی تہی بیچارے زرد اور کمزور

اور بعض تحوڑ والو جنکے زخم اس محنت سے بہت گئے لڑکہڑاتے اور کانپتے ہوئے
بندوقین چلا رہے تہے اونکو منظور نہ تہا کہ دشمن کے ہاتہونسے بلا مقابلہ قتل ہون
غرض ہر ایک مورچہ حصار کے اندر ایک جدا میدان لڑای کا تہا مورچہ کلان انگریزی
جو مورچہ حصار کے نام سے مشہور تہا اور جسکے اوڑانے کے واسطے باغیون نے سرنگ
لگائی تہی او سپر فضل الہی سے اوس سرنگ کا کچہہ اثر نہوا دشمن نے فاصلہ مین غلطی
کی مگر جب کہ سرنگ اوڑی تو وہان اسقدر سخت ہو گیا کہ باغیون نے سمجہا کہ اونہون نے
اوس حصہ حصار کو اوڑا دیا اور راستہ کہول دیا یہہ سوچکر وے سنگینین چمکاکر
جوق جوق اگے بڑہے اور ایک پلٹنون نے کپتان فتح علی کے مکان سے
بندوقون کی باڑ چلانی شروع کی مگر جب دشمن اگے بڑہ کے آئے تو اونکو معلوم
ہوا کہ سرنگ چہوٹی تہی اور حصار انگریزی تک نہین پہنچی اور کچہہ کارگر نہوئی مگر حصار
کے قریب اجانیسے انگریزی توپون اور بندوقون سے سیکڑون دشمن ہلاک
ہوئے باوجود اس نا امیدی کے اونہون نے اگے بڑہنے کا ارادہ کیا اور اونکے
سردار نے اپنی ٹوپی تلوار کی نوک پر رکہہ کر گہمائی اور کہا چلے آؤ بہادرون لگے بڑہو
جوانون ۔ غرض وے اگے بڑہے اور انگریزی گرا پنے پہر سیکڑون کو زمین
پر لٹا دیا اور اونکا سردار بہی مارا گیا یہہ دیکہکر وے لوگ پریشان ہوکر بہاگے اس جگہہ

سورچہ پر ایک گھنٹہ تک برابر لڑائی رہی اور توپین تو لڑائی کے بعد بھی بڑی دیر تک چلتی
رہین لڑائی کے وقت میری نگاہ برگڈیر صاحب اور اونکے ہمراہیون پر جا کر پڑی
صاحب ممدوح مورچہ حصار مذکور پر کھڑے ہوئے تھے اور اپنے ادمیون کو جو
انز صاحب کے مورچہ پر بڑی شجاعت سے لڑ رہے تھے شاباش شاباش کرتے
جاتے تھے مورچہ مذکور پر بھی دشمنون نے ایک سخت مقابلہ کیا تھا وہ مورچہ بہت کمزور
تھا مگر دشمنون کو گمان تھا کہ کمزور اور نامحفوظ جگہون پر انگریزون نے ضرور سرنگ
کھودی ہوگی اسواسطے وے وہان انکر حملہ نہین کرتے تھے انز صاحب کے مورچہ
پر جو لفٹنٹ لگنن صاحب حاکم تھے اونکو مطلع کیا گیا کہ اگر تم اپنے مورچہ کو بچا سکو
تو مورچہ چھوڑ کر خاص مکان رزیڈنسی مین آجاؤ مگر جب تک ممکن ہو اپنی جگہہ سے
مت ہٹو اونکے زیر حکم صرف چوبیس گورے تھے اور بارہ صاحب لوگ غیر
متعہد - اور پچیس ہندوستانی سپاہی تھے اس تھوڑی سے جماعت سے اونھون
نے انز صاحب کے مورچہ سے ہزارون باغیونکا مقابلہ کیا - ایک مرتبہ تو مورچہ
کے ادمیون نے یہہ دیکھہ کر کہ ایک ہجوم غفیر محال کے جہنڈہ کی مانند چلا اتا ہے سوچا
کہ مورچہ کو چھوڑ دینا چاہئے مگر لفٹنٹ لگنن صاحب اور صاحبون اہل قلم
نے وہان سے ہٹنا مناسب نجانا اور لفٹنٹ صاحب نے گورون سے کہا

کہ اے میرے لڑکون خوب چیخ کر خوشی کی اواز دو یہ حکم پاکر سبھون نے
ہر طرف اوس مورچہ پر جہان جہان دشمن انکر حملہ کیا چاہتے تھے ہُرّا ہُرّا
پکارا دشمن یہہ اواز سنکر اگے بڑھنے سے ٹھہر گئے اونہون نے سمجھا کہ اس
مورچہ پر ادمی بہت ہین علاوہ اسکے اونکو یقین ہوگیا کہ خاص ریزڈنسی سے اس
مورچہ پر مدد اگئی ہے مگر تھوڑی دیر بعد پھر وے لگے پیچھے اور خاص حصار
کی دیوار کے نیچے تک آگئے اب اونپر انگریزی بندوقون کا [illegible]
کیونکہ وے خاص زیر دیوار اگئے تھے مگر اور غول دشمن کے جو لڑنے جاتے تھے
اونپر البتہ خوب نشانے مارے جاتے تھے دشمنون سے ایک بڑی غلطی یہہ
ہوئی کہ وے لوگ سیڑھی اپنے ساتھ لانے بھول آئے جبکہ عین دیوار کے
پاس پہنچ گئے اوسوقت اونہون نے پکارا کہ سیڑھی لاؤ مگر جب کوئی شخص
سیڑھی کو لانا چاہتا تہا اوسوقت اوپر سے صاحبان اہل قلم مین سے اوسکے
گولی مار دیتے تھے ایسا کئی مرتبہ ہوا مورچہ انگریزی پر اتنی بندوقین بھر کر تیار
رکھی تھین کہ ایک ایک ادمی اسقدر جلد ایسے بندوقین مارتا تھا کہ گویا ایسا معلوم
ہوتا تھا کہ مورچہ پر بہت سے ادمی ہین جو ادمی دشمن کے کہ زیر دیوار آن پہنچے
تھے اونہون نے دیوار پر چڑھنا چاہا چنانچہ چند تو اوپر تک چڑھ آئے مگر اونکو

جلد سنگینوں سے مار کر نیچے گرا دیا اب لفٹننٹ لگمن صاحب کو اندیشہ ہوا کہ دشمن کی
جماعت کثیر ہو گئی ہے اور اتنی نزدیک آن پہنچی ہے کہ بندوق کچہہ کام نہیں کر سکتی
اب کیا کیا جاوے تب اونہون نے اینٹین اور چونا وغیرہ اس کثرت سے نیچے
پہینکنا شروع کیا کہ دشمن دیوار کے نیچے سے جلد ہٹ گئے اور پہر اتنی دور چلے گئے
جہان کہ بندوقوں کی مار بخوبی پہنچ سکتی تہی — اسی مورچہ کے ایک اور جانب پر دشمن
اونچے ٹیلے سے بندوقین مار رہے تہے اور قریب تہا کہ وے اوس جگہہ کو فتح کر لیوین
اور اندر گہس آوین یہہ دیکہکے مستر ارتہہ صاحب اوس مقام کی طرف مدد
کو چلے مگر راستہ مین مارے گئے اونکی لاش چند گہنٹہ تک جب تک کہ بندوق چلنی
کم ہوئی وہین پڑی رہی ایک اور مقام پر اسی انز صاحب کے مکان مورچہ کو ایک
شخص فوولن شیر مستر بیلی نے بڑی جوانمردی سے بچایا صرف دو ہندوستانی سپاہی
اونکے ساتہہ تہے یہہ صاحب ایک کپتان کے لڑکے تہے قبل اسکے یہہ کپتان صاحب
شاہ اودہ کے نوکر تہے مستر بیلی صاحب موصوف ہندوستانی ایسی اچھی بولتے تہے
کہ باغیون نے اونکو مسلمان یا ہندوستانی سمجہا اور باہر سے آواز دی کہ اگر تو اپنے
ہتیار پہینکدے اور ہماری مدد کرے تو ہم تیری جان بخشی کرینگے ایک سپاہی باغی نے
دیوار سے پانچ گز کے فاصلہ پر ایک جہونپڑے کے اندر سے پکار کر کہا کہ آؤ تم ہمسے آن ملو

اور ان بے ایمان فرنگیون کو چھوڑ دو جنکو ہم آج مار ڈالینگے یہہ کہکر اوسنے
فرنگیون کو بہت سی گالیان دین مسٹر بیلی نے یہہ سنکر اوسکی طرف گولی ماری اور
کہا یہہ لو اسے بچہ سگ مین تیری مانند نمک حرام نہین ہون غرض اسمین خوب گالی
گفتار ہوئی اور طرفین سے بندوقین چلتی رہین بیلی صاحب نے بڑی چالاکی کے
ساتھہ پیہم بندوقین مارین مگر اتنے مین اونکے پاس سامان جنگ ہو چکا اس
باعث سے وہ عجیب مشکل مین پڑگئے اگر اس جگہہ کو چھوڑ کر چلے آوین تو فی الفور
دشمن قابض ہوجاتا اور اگر لیگار کر سامان جنگ طلب کرین تو بھی مشکل تھی
مگر لفٹننٹ میکفرلین صاحب اور لفٹننٹ بون ہیم صاحب مورچہ حصار سے
توپین اسطرف بھی دشمن پر چلا رہے تھے اس سبب سے وے بنیاد گاہ ہون
کو چھوڑ کر آگے نہین بڑھ سکتے تھے اتنے مین بیلی صاحب نے حکمت عملی سے نہونے
سامان جنگ کی اطلاع دی چنانچہ مسٹر ہارونگ ہیم صاحب نے عین برستی
ہوئی آگ مین بارود گولی وغیرہ اونکے پاس لیجا کے پہنچائی اسطور پہ بیلی صاحب
معہ دو سپاہیون کے دیر تک لڑتے رہے جب تک کہ مدد اونکے پاس پہنچ گئی
مگر ایک سپاہی اونکا مارا گیا اور دوسرے خود بھی بہت زخمی ہوئے مگر آخر کو فتح
پائی غرض دشمن کو ہر سمت حصار اور ہر مورچہ سے شکست ہوئی اور لاچار

پس پا ہونا پڑا دشمنوں کا اج کے روز بہت نقصان ہوا ایک سو لاشین تو دے
صرف مورچہ حصار کے سامنے سے اوٹھا کے لیگئے - کچہری فنیشل کے مکان پر
جو مورچہ تھا وہان بہی دشمنون نے سخت حملہ کیا تھا اوسطرف ایک مولوی صاحب
ہرا جھنڈا لئے ہوئے اور دین دین پکارتے ہوئے ہزارون ادمیون کے ہمراہ
اگے بڑھتے ہوئے نظر اتے اور مار و فرنگیون کو مار و فرنگیون کو پکارتے ہوئے چلے
اتے تھے انکے ہمراہ بہت سے سپاہی بہی تھے یہہ لوگ بہی دیوار کے نیچے تک ان
پہنچے تھے مگر انگلشیے اور چونا پہانک کر اونکو وہانسے مار ہٹایا اور جب وے کچھہ
فاصلہ پر بہاگ کر گئے تو اونکو بندوقون اور توپون سے خوب مارا چند گہنٹہ
کی لڑائی کے بعد لاچار ہوکر پیچھے ہٹے اونکے سب افسر مارے گئے بہت سی لاشین
میدان مین پڑی رہین مگر اپنے جھنڈے کو وے لوگ بچا کر لے گئے اور بہت سی
لاشین بہی ہمراہ لے گئے غرض چارونطرف حصار سے دشمن ہزیمت کامل
پاکر بہاگ گیا انگریزی حصار مین سے قریب ستره ولایتی ادمیونکے زخمی اور
مقتول ہوئے اور دشمنون کی فوج مین سے ایک ہزار ادمی سے زیادہ مجروح
اور مقتول ہوئے نو بجے صبح سے لڑائی شروع ہوئی تہی اور چار بجے شام تک
اگ برسنی بند نہوئی چار بجے بعد جب اگ بند ہوئی تو دشمنون نے ایک نشان

صلح کا بہیجا اور منت کی کہ ہمکو اپنے مقتولون کی لاشین لیجانے کا حکم ملے اس التجا کو صاحبان انگریز نے قبول کیا کیونکہ لاشون کے وہان پڑا رہنے سے خاص حصار انگریزی مین بڑی بدبو پہیلجاتی اور باعث بیماری کا ہوتی دشمن لوگ اپنی لاشون کو چہکڑون مین لاد کر لیگئے مگر اونہون نے ایک بڑی بیرحمی کا کام یہہ کیا کہ اپنے زخمیون کو بہی مردون کے ہمراہ بلا لحاظ چہکڑون مین ڈالکر لے گئے بعض ہے کہ وے لوگ راستہ ہی مین گہٹ کر مر گئے ہونگے *

محاصرہ کی تکالیف زیادہ ہونے کا بیان

اگرچہ دشمنون کو بیسوین تاریخ بڑی شکست ہوئی اور چار و نطرف زر پڑ اُنسے ہار کر ہٹتائے گئے مگر انہون نے برابر شب و روز توپین چلانی شروع کین اور صرف اپنے پرانے مورچون ہی سے نہین چلاتے تہے بلکہ نئے نئے مورچے او بہی تیار کئے اور ایسے نشانے مارنے لگے کہ حصار مین بڑا نقصان ہونے لگا دوسرے روز دشمنون کی توپ اندازی کے باعث سے بارہ فرنگی مارے گئے اونمین سے ایک تو میجر بنکس صاحب چیف کمشنر قتل ہوے اور بہادری یوال عثمن صاحب اور مستو بکن صاحب اہل قلم بہی اوسی روز کام آئے میجر بنکس صاحب اوس روز گبنس صاحب کے مورچہ پر سے ایک مکان کی

طرف دیکھہ رہے تھے جو کہ دشمنون کے قبضہ مین تھا اچانک ایک گولی اونکے
دماغ مین انگر گہسی اور صاحب ممدوح فوراً مرگئے یہہ صاحب بڑے دوراندیش
اور عقیل اور دلیر آدمی تھے اور حصار مین سب صاحبونکو انپر بڑا اعتبار اور
بھروسا تھا انکے مرنیکے بعد برگڈیر انگلس صاحب جو پہلے صرف حاکم اعلی فوج کے
تھے اب بالکل حاکم تمام حصار کے ہوگئے ۔ ہسپتال مین اج مریضون کی
اور زخمیون کی کثرت ہوئی ہسپتال کو دیکھہ کر چہاتی پہٹتی تہی ہر جگہہ گورے اور
افسر زخمی اور خون الودہ لیٹے ہوئے نظر اتے تھے دوا ساز اور مرہم پٹی کرنے
والے اور اور متعلقین ضروری ہسپتال کے واسطے بہت کم تھے بچھونے اور کپڑے
ہر مریض کے پاس شدت سے میلے اور کثیف ہوگئے تھے کیڑے پیدا تھے جو بدلے جاوین
صرف ایک یا دو دہوبی تھے جو بلا صابون کپڑے دہوتے تھے اور بڑی دہولائی لیتے تھے
صابون دیکھنے کو نہ تہا بیمارون کے واسطے چارپائیان بہی کافی نہ تہین بہتیرے بیچارے
غریب زخمی زمین پر بچھونا یا کچھہ کپڑا بچھا کر پڑے رہتے تھے ہر طرف آواز آہ اور نالہ کی
سنائی دیتی تہی کوئی پانی مانگتا تہا اور کوئی مدد کے واسطے کسیکو بلاتا تہا دشمنونکی آگ کے
ڈر سے ہسپتال کی تمام کہڑکیان بند کردی گئی تہین مکان ریذیڈنسی کے سامنے جو دروازے
تھے وہی بھلے رہتے تھے اوپر کی منزل بالکل نا محفوظ تہی اور نیچے کی بہی چندان اندیشہ

اندیشہ سے خالی نہ تھی ایک مرتبہ ہسپتال مین ایک گولہ کی آنچ سے اگ لگ گئی اور بہت سا اسباب جلگیا
پیچش اور اسہال کی بیماری حصار مین بہت پھیلگئی تھی بہتیرے بیچارے تو اس بیماری مین مبتلا ہوکے
گھرونمین پڑے رہتے تھے سب ڈاکٹرون نے حتی المقدور بڑی محنت اور جانفشانی کی اور
اپیوتہیکری طامسن صاحب جو ہر وقت ہسپتال مین رہتے تھے کمال خبرداری اور تشفی اور دلجمعی
بیمارون کی کرتے رہتے تھے ہر بیمار اونکا بڑا مدح رہا - حصار مین مکھیون کی اسقدر کثرت ہوئی
کہ جان اعذاب مین اگئی اور رات کو مچھر دق کرتے تھے لکھنو مکھیون کے واسطے مشہور ہے مگر اس
مرتبہ سب سے زیادہ کثرت ہوگئی تھی غلاظت جو اس چھوٹی سی جگہہ مین جمع ہوگئی تھی اور ہسپتال
وغیرہ کے باعث سے اسقدر مکھیونکا مجوم ہوگیا تہا دنمین انکے باعث سونا نصیب نہین ہوتا تہا .
کہانے پر انکا ازدحام رہتا تہا ۲۲وین تاریخ جولای کو ایک چھٹی کو اُٹرماسے جنرل فوج ہیولاک صاحب
سے رزیڈنسی مین پہنچی اوسمین اونہون نے محصورین کی بڑی تشفی کی کہ فوج کثیر مدد کو چلی اتی ہے
اور تم خاطر جمع رکہو کہ دو یا تین روز کے عرصہ مین تمہاری خلاصی ہوگی ناظرین خیال کرسکتے ہین
کہ محصورین لکھنو کو اس خبر کے سننے سے کتنی خوشی ہوی ہوگی اسکا بیان بیان سے باہر ہے
اس خبر نے سبونکے دل بڑہا دئے اور سبونکے جسم مین جان تازہ آئی ایک قاصد انگد نام اس خبر
کو لایا تہا اوسنے اگرچہ یہہ بیان کیا کہ صرف سات سو گورہ اور ایک ہندوستانی رجمنٹ
کانپور مین ہے مگر محصورین کو خیال ہوا کہ یہہ صرف غول پیشین ایک بڑی فوج کا ہے اور یہی قاصد سے

یہہ بہی خبر ملی کہ فتحپور کی لڑای مین انگریزون کی فتح ہوئی اور کانپور پہیر قبضہ انگریزی
مین اگیا اور بنارس اور الہ اباد اور اگرہ قبضہ سرکار انگریزی مین ہین ۔ ۲۶وین تاریخ
کو مین اور کپتان باولو صاحب اور اور افسر خوشی خوشی گیت گانے لگے اتنے مین بہوسے کے
مکان پر جو پہرہ تہا وہانسے سنتری ایا اور اطلاع دی کہ اندہیرے مین کچہہ شکلین نظر پڑی ہین
یہہ سنتے ہی ہم سب تیار ہوئے اتنے مین دشمنون نے بندوقین اور توپین چلانی شروع کین مگر یہہ
صرف دشمنون نے ہمارے دق کرنیکے واسطے کیا تہا اونکا ارادہ حملہ کا نہ تہا ایسا وے لوگ اکثر
کرتے رہے ۔ ۲۷ تاریخ بہی گذر گئی اور کوی فوج نہین آئی ۲۸وین بہی تمام ہوئی اور مدد
کا کچہہ پتا نہین ۲۹ و ۳۰ اور ۳۱ وین تاریخین اخر ہوئین اور کوئی علامت فوج
انگریزی کے انے اور مدد کی نظر نہ ائی اسسے کمال غمگینی حاصل ہوئی چونکہ چہٹی اور اخبارات
مذکورہ بالاسے مدد کی قوی امید ہوگئی تہی ۔ اور جسقدر دلجمعی اور توقع تہی کہ اب ہماری فوج
انکے دشمنون کو شکست دیگی اوسیقدر اب ناامیدی اور رنج اور غمگینی حاصل ہوئی اور
تمام حصار مین بڑا یاس ہوا اور کسیکو کوئی امید باقی نرہی اور زندگی بہاری پڑ گئی
جن بیچارونکو شام کو دفن کرلے ایجاتے تہے اونکا حال دیکہکے حسد اتا تہا کہ خداوند ہمارا
بہی جلد یہی حال کرے تاکہ اس عذاب سے چہوٹ جاوین افواہ اوڑی کہ دشمن نے ہمارے
حصار کے نیچے سرنگین لگائی ہین ایک توموڈہپورکے نیچے اور ایک برگیڈمس کے مکان کے

تلے اوتیسری مورچہ سیگو کے نیچے میرے دوست مسٹر لارنس صاحب نے تحقیقاً بیان کیا
کہ دشمنون نے سرنگین تیار کی ہین اور یقین ہے کہ ہم سب ایک روز ہوا مین اوڑ
جاوینگے۔ مگر ابتک ایک ایسا عالی ہمت اور صاحب عزم اور عقیل شخص حصار مین تہا
کہ بعد وفات سر ہنری لارنس صاحب کے اونپر سبکا اعتبار اور بہروسا تہا ان بزرگ
اور شجاع ادمی کا نام کپتان فلٹن صاحب انجنیر تہا بفضل خدا جنکے باعث سے
زندگی تمام محصورین لکہنو کی بچی رہی اونکی عقل اور پیش بینی اور محنت سے تمام کام
باغیون کا جو اونہون نے ہمارے اوڑا دینے کے واسطے بڑی جانفشانی اور محنت سے بنایا
تہا برباد اور غارت ہوا صاحب ممدوح نے بہی سرنگین کہود کر دشمنونکی سرنگونکو اوڑا دیا
اب پہر مین احوال محاصرہ کا بطور روزنامچہ لکہتا ہون — **اول اگست ۱۸۵۷؁**
محاصرہ موافق دستور جاری ہے اور بباعث کمی اور ناقص ہونے خوراک کے کمال تکلیف ہے
بہت موٹا اٹا اور ماش کی کالی دال کہانیکے واسطے ملتی ہے اور دوسرے روز ایک ذرا سا
ٹکڑا گوشت کا جسمین ادہی ہڈیان اور ادہا گوشت ہوتا ہے ملتا ہے پکانیکے واسطے
ایک میلا خبیث شخص ہے جو اور کئی صاحبون کے واسطے بہی کہانا پکاتا ہے اوسکو
مین بیس روپیہ ماہواری دیتا ہون اوس اٹے کی روٹیان اور سیاہ دال کو ایسا
پکا کے لاتا ہے کہ یقین ہے کہ کتا بہی اوسکو دیکہہ کے منہ موڑے اج کی تاریخ اٹہہ ادمی مارے گئے

دوم اگست توپین اور بندوقین دشمنونکی ہمپر برابر چل رہی ہین اور بڑا غل وشور برپا کر رکہا ہے علاوہ اسکے خبر ہے کہ دشمنونے چارونطرف سرنگین کہودین ہین کپتان فلٹن صاحب انجنیر نے ایک جماعت سفرمینا (سپیرز اینڈ مائنرز) کی تیار کی ہے اوسمین چند تو ولایتی ادمی ہین اور چند ہندوستانی صاحب ممدوح جہان جہان مناسب سمجہتے ہین اور جس جگہہ دشمن کی سرنگ کا گمان ہے اوسکے خلاف وہ بہی سرنگ کہودتے ہین ہمسبکو تاکید ہے کہ پہرہ پر سب ادمی کان لگاکر سرنگ وغیرہ کہودنے کی اواز سنتے رہین مسٹر ہیلی صاحب جنٹ کہوڑ رواکے ڈاکٹر متعلقہ ہفتم رسالہ سوار ان اج زخمی ہوئے اونکا ایک بازو تراشا گیا مگر بعد اوس عمل کے وہ مرگئے — **سوم اگست** اج کے روز بڑا بہاری مینہ برسا دشمن کی اگ کچہہ کم ہے۔ تو فرنگی اج فوت ہوئے جسمین اوسون برون صاحب ہیضہ سے مرگئے بنی کے مقام پر یہہ صاحب تول کلکٹر تہے اور کرنل برون صاحب کے صاحبزادہ — ہیضہ کا زور ہے اور بچے خصوصاً اس مرض مین مبتلا ہوکر ضایع ہوتے ہین —

پنجم اگست خاص شہر مین توپون کی اواز اتی ہے کیا کہین ہماری فوج تو نہین اگئی۔ کیا تعجب کہ ہمارے دوست ہماری خلاصی اور مدد کو شہر تک ان پہنچے ہون خدا کرے ایسا ہی ہو جو شخص مارے دیوانہ وار مبارکباد دیتے ہوئے گہرون کی چہتون پر اپنے دوستون کو اتے ہوے دیکہنے کو جاتے ہین مگر اوپر جاکر دیکہنے سے سواے غبار دہوئے کے اور کچہہ نظر نہین اتا دفعتاً شہر کا تو بند ہوا اور اواز توپ کی چہاونی لکہنو کی جانب سے انے لگی کیا ہماری فوج دریا پار ہوکر پل اہنی کی جانب سے اویگی شاید ایسا ہی ہے اسی خیال مین ہماری تمام رات کٹ گئی اور یہی توقع تہی کہ یا تو ہماری فوج اج رات کو داخل ہوگی

یا کل علی الصباح **ششم اگست** کیا سخت ناامیدی ہے کل کی توپون کا احوال اج معلوم
ہوا جسکو سنکر ہم سب لوگونکا دل ناامیدی سے بیٹہا جاتا ہے بعض مقامون حصار سے دشمن ایسے قریب ہین
کہ اونکی باتین صاف سنائی دیتی ہین جہان صاحب کا مکان جو کہ ایک مقام حصار سے صرف بارہ گز کے فاصلہ
پر ہے اور بیچ مین صرف ایک گلی واقع ہے وہان سے ناچ اور گانے بجانے اور دشمنونکے گفتگو کرنیکی اواز
صاف اتی ہے دشمنونکو بہی معلوم ہو گیا کہ ہمین توپون کی اواز سننے سے گمان ہوا ہے کہ انگریزی
فوج آن پہنچی ہے چنانچہ اسکے بطلان کے واسطے دشمن ہماری طرف مخاطب ہو کر کہنے لگے کیا تمکو ابہی
کمک ایکا گمان ہے اور وہ ابہی بڑی دور ہے ہمنے اسکو پہلے ہی مار دیا ہے ہمنے اپنے نئے بادشاہ کو تاج پہنایا ہے
فرنگیون کا راج اب اخیر ہوا اب ہم جلد تمہارے بیلی گارد مین داخل ہوتے ہین ۔ معلوم ہوا کہ کل
پورا چاند تہا اونہون نے اپنے نئے بادشاہ کے تخت پر بیٹہنے کی خوشی مین شہر اور چہاونی وغیرہ مین
توپین سلامی کی سرکی ہین ۔ مینہ اج بہی شدت سے برس رہا ہے ۔ **ہفتم اگست**
شہر سے ایک جاسوس آیا اور وہ بیان کرتا ہے کہ فتح پور مین فوج انگریزی اور باغیان کانپور کے مابین
لڑائی ہوئی ہے جسمین باغیون کو شکست کامل ہوئی اور تمام اونکی توپین چہین گئین ۔ مگر اب ہمکو یاس
اور ناامیدی اسقدر غالب ہے کہ کوئی اچہی خبر صحیح معلوم نہین ہوتی اور جو خبر اچہی یا بہتر ہے
اوسپر یقین نہین کیا جا سکتا کیونکہ اتنی مرتبہ ہمکو ناامیدی حاصل ہو چکی ہے ۔ **دہم اگست**
اٹہوین اور نوین تاریخ کوئی امر تازہ نہین واقع ہوا دہی توپ اندازی حسب دستور قدیم جاری رہی

جکی پانچ باغیون نے ہمپر ہلہ کیا اور حملہ کیا مگر یہہ حملہ ایسا سخت نہ تہا جیسے کہ بیسوین تاریخ کپتان فلتن صاحب مجروح لفٹننٹ ایڈرسن صاحب اور لفٹننٹ مکلاڈ صاحب اور انز صاحب اور ہچنسن صاحب دو دشمن کی سرنگین دریافت کرلین ایک تو برگیڈمس کے مکان کے نیچے اور دوسری مورچہ کانپور کے نیچے ہماری ہوئی دونو کو کپتان صاحب فلتن نے اوڑا دیا اس سے دشمن بہت دق ہوئے اور لاچار ایک اور حملہ کیا بڑی توپین چلائین نہایت غل شور مچایا اور بگل بجایا اور میدان مین حملہ کرنیکو آئے مگر تہوڑی دیر بعد ناکام واپس چلے گئے - ہم سب بہی اپنے اپنے مورچون پر مسلح مستعد ہوگئے اور جب دیکہا ہے پر دشمنون نے حملہ کیا تو ہمین اونکو مار کر ہٹا دیا اس لڑائی مین ہمارے صرف دو یا تین ادمی مارے گئے - دشمنون دو مقامون پر حملہ آور ہوئے ایک تو مورچہ سیگو اور دوم مورچہ انز پر حملہ کیا تہا اور سرنگین بہی اڑائی تہین مگر دونو سے کچہہ نقصان نہین ہوا ایک تو مورچہ سیگو کے مقابل لگائی تہی جو بیکار ایک غبار مین اڑ گیا اور تہوڑے ٹکڑے اینٹون کی بوچہار اور کرٹری جسسے دو ادمی مر گئے اور لفٹننٹ کلاری صاحب کی ٹوپی پہٹ گئی - اور جب وقت ہوا اونکے ہاتہہ مین تہی ٹوٹ گئی جبکہ دہوان رفع ہوا تو معلوم ہوا کہ ہماری دیوار حصار کی شکست ہوگئی ہے یہہ دیکہہ کر دشمن اندر انیکو دوڑے مگر لفٹننٹ کلاری صاحب نے اونہون اسقدر مارین ماریں کہ وہ جلد واپس ہٹ گئے اور انکے کتنے ہی ادمی مارے گئے دو بجے دن کے دشمنون نے پہر حملہ کیا اور اوس وقت بہی اونکو مار کر ہٹا دیا گیا ایک اور سرنگ دشمنون نے مابین مورچہ کانپور اور مکان برگیڈمس کے کہود کر اوڑائی اوس سے بہی کچہہ نقصان انگریزی نہین ہوا - مورچہ انز پر بہی دشمنون نے اسی روز سخت حملہ کیا مورچہ مذکور کے مقابلہ پر دشمنون کے ایک اٹہارہ انچ کا غبارہ لگایا تہا جسکو وہ چہینا کہتے تہے اوس سے برابر اگ برساتے رہتے تہے اور انز صاحب کے مکان کو مسمار کرنیکو تیار تھے اور دیوار بہی اوسطرف کی کئی جگہہ سے شکست ہوگئی تہی —

یازدہم اگست

عجیب بد قسمتی کہ ہمارے بڑے بڑے سردار کام آرہے ہیں اول جی اول تو سر ہنری لارنس صاحب مر گئے اور بعد انکے میجر بنکس
صاحب اور انکے بعد میجر بنکس صاحب اور ابھی میجر انیڈرسن صاحب چیف انجنیر مر گئے صاحب مجلوع مذکور بیمار تھے
مگر باوجود بیماری وہ رات اور دن کام میں مصروف رہتے تھے راتونکو جاگتے تھے یا تو لکہتے رہتے تھے یا نقشجات
موچون وغیرہ دیکہا کرتے تھے پیچش کی بیماری میں بیچارے مر گئے — **چہاردہم اگست**

بارہوین تاریخ اور تیرہوین کو کوئی تازہ بات نہوئی امید روز بروز گھٹتی جاتی تھی اور آدمی ہر روز کم ہوتے جاتے تھے چند
روز سے بہت ولایتی آدمی مارے گئے۔ اگرچہ اکثر آدمی زندگی سے بالکل مایوس تھے مگر کپتان فلٹن صاحب کبھی نا امید نہو
صاحب عدوح ابجیف انجنیر ہو گئے تھے بر وقت اور ہر لحظہ انکو دشمنون کی سرنگونکا خیال رہتا تھا مورچہ سکو کے
مقابل ادمیون نے معلوم کیا کہ دشمن نے ایک سرنگ کھودنی شروع کی ہے اونہون نے اسکام روکنے کے واسطے
ارادہ کیا کہ ایک جماعت باہر جاکر دشمنون پر حملہ کرے چنانچہ لفٹننٹ کلاری صاحب معہ چند گورون کے اور لفٹننٹ ہچنسن
صاحب انجنیر کے باہر نکلے اور سرنگ کے مقام پر دیکہا کہ بجاے چند آدمیون کے فوج کثیر دشمنون کی موجود ہے فی الفور
صاحبان ممدوحین واپس چلے آئے اوسوقت کپتان فلٹن صاحب نے حکم دیا کہ ایک سرنگ سہک دشمن
کی سرنگ کے مقابل بھی تیار ہو چنانچہ اونکے آدمیون نے چوبیس گھنٹہ کے عرصہ سے سرنگ مذکور تیار کر دی اور سرنگ
مذکور سہک ایک مکان کے نیچے تک گئی جہان کہ بہت سے دشمنون کے آدمی مقیم تھے چنانچہ سرنگ
مذکور کے اوڑانے سے وہ گھر بالکل سمار ہو گیا اور دشمنون نے جو سرنگ کھودنی شروع کی تھی وہ
بھی بیٹھ گئی اور چالیس یا پچاس آدمی دشمنونکا مارا گیا —

تاریخ بغاوت ہند

حصہ دویم

بقیہ کیفیت محاصرہ لکھنو از وقایع جناب ریز صاحب

ہفتہ ۱۴ اگست ۱۸۵۷ء کل کوئی امر تازہ نہین ہوا اور نہ کوئی آج۔ مدد نہین آتی کہان تک انتظار کیجے افسوس کیا ہمارا بہی وہی حال ہوگا جو محصورین کانپور کا ہوا اثار تو کچھہ ایسے ہی معلوم ہوتے ہین ہر روزہ ہم مین سے ادمی گھٹتے جاتے ہین اور اگر مدد نہ آویگی تو ایک روز ہم سب کا خاتمہ ہے اور نہین معلوم کہ مین اوس خاتمہ کے روز تک بہی جیتا رہون اگر مر گیا تو اور دس بارہ لاشون کے ساتھہ ایک کپڑے مین لپیٹ کر ایک چہوٹے سے گڑھے مین ڈالدیا جاؤنگا اور کبہی کسیکو نہ معلوم ہوگا کہ میری ہڈیان کہان دفن ہوئین یہہ خیالات ہر وقت مجھکو اتے رہتے ہین مگر حتی المقدور مین اونکو دل سے دور کرتا رہتا ہون کیونکہ ان خیالات سے کچھہ حصول نہین۔ موت تو ہر گذشتہ اور ہر لمحہ ہر شخص کے سامنے حصار مین محصور کے کہڑی ہے۔ اب تو یہہ حال

ہو لیا ہے کہ اگر ہم گفتگو کر رہے ہین اور گولا ہمارے پیر دن کے پاس انکر پڑتا ہے
تو اوسکا مطلق خیال بہی نہین ہوتا گولیان ہمارے بالون کو چہوتی ہوئی چلی جاتی تہین
اور ہم چون بہی نہین کرتے یہہ باتین سب مساوات ہوگئین ہین ایکمرتبہ تو گولی میری
ٹوپی مین ہوکر چلی گئی ایکدفعہ گولی میری طرفکو آتی تہی اور میرا کام تمام کیا ہوتا مگر اتفاقا
ایک بیچارہ گورہ سپاہی میرے آگے ہوکر گذرا اوسکے وہ لگی اور وہ مرگیا ایک
مرتبہ مین ایک جگہہ کہڑا ہوا تہا اور وہانسے میرے ہٹتے ہی ایک گولی وہان انکر دیوار
مین لگی ایکدفعہ ایک بم کا گولہ مجہسے دو گز کے فاصلہ پر انکر گرا اور ایک بیچاری پیر سال
عورت کو مارا اور ایک باورچی اور ایک ہندوستانی لڑکے کو زخمی کیا۔ غرض
ایسا ہی سب کا حال تہا اسطور پر آفات ناگہانی سے بچنے کی حکایات کہان تک لکہون
ہیزدہم اگست کپتان ایڈولف اور صاحب حاکم سکہون نے اطلاع دی
کہ اوس چوک کے نیچے جہان سکہہ لوگ رہتے ہین دشمن نے دو سرنگین کہودی ہین
فی الفور کپتان فلتن صاحب نے مقابل مین سرنگ کہودنی شروع کی جبکہ دشمنونکو
یہہ معلوم ہوا تو اونہون نے اوسجگہہ سرنگ کہودنی موقوف کردی چندروز بعد دشمنون نے
ایک تیسری سرنگ اوسی جگہہ کے قریب کہودنی شروع کی کپتان اور صاحب نے اس
امر کی بابت اطلاع کی مگر انجنیر لوگ جو وہان آواز سننے کو گئے اونہون نے بیان کیا کہ یہہ آواز

سرنگ کہودنے کی نہین ہے دشمن کے گہوڑے جو قریب بندہے ہین اونکے ٹاپ
کی اواز ہے چنانچہ اس امر کی پہر کسینے پرواہ نہ کی ۔ آج صبحکو اس غلطی کا ثمرہ
ملا سرنگ کو دشمنون نے اوڑایا جس سے زمین ہلگئی سات سپاہی اور دو سکہہ دب کر
مر گئے اور کپتان اور صاحب اور لفٹننٹ ہاشیم صاحب اور راجہ باجہ نواز بہی
کر زمین ہوا مین اوڑ گئے کپتان اور صاحب اوسی چوک مین گرے مگر خدا کی قدرت سے
اونکے چوٹ بہت کم آئی اور لفٹننٹ صاحب کا بدن صرف چند جگہہ سے چہل گیا مگر افسر
باجہ نواز کا پتا نہ ملا یا تو وہ پرلی طرف جا پڑا اور دشمنون کے ہاتہہ سے مارا گیا یا
سرنگ مین دب گیا اس سرنگ سے اوس طرف کی دیوار حصار کی ٹوٹ گئی اور
ایک بڑا راستہ اندر انیکو ہوگیا دشمنون نے ارادہ کیا کہ اس راستے سے حصار مین
گہس آوین مگر برگیڈ مس کے مکان پر سے ایک گولی ایسی تاک کر لگائی گئی کہ دشمنونکا
سردار مارا گیا جسکے مرتے ہی سب پس پا ہوئے ۔ مگر تب بہی ہم اوس شکستہ جگہہ
تک نہین پہنچ سکتے تہے کیونکہ دشمنون نے اوسکا قبضہ کر لیا تہا جو کوئی ہم مین سے
وہان جاتا تہا فی الفور مارا جاتا تہا ۹ آدمی ہمارے وہان دب گئے بعض تو زندہ تہے
اور مدد مدد پکارتے تہے مگر ہم کچہہ نہین کر سکتے تہے برگڈیر انگلس صاحب نے حکم دیا
کہ ایک ضرب توپ نو پونڈ سکہوانے کے اول احاطہ مین لگائی جاوے اور لفٹننٹ حجنس صاحب

نے کارروائی کے واسطے ایک مورچہ کی دیوار بنائی بارہ بجے تک سب تیاری مورچہ
کی ہوگئی اور توپ چلانی شروع کی اور دشمنونکو احاطہ سے نکالنا شروع کیا بعض
بہادر گورہ پلٹن نمبر ۳۲ سے اگے بڑھے اور دوم احاطہ سکہون کو جو دشمنون نے
قبضہ کرلیا تہا پہر چہین لیا اور دشمنونکو وہانسے نکالدیا اور جو ہمارے لوگ کہ سرنگ
مین دب گئے تہے اونکو جاکر دیکہا تو اوسوقت تک جبکہ دو بجے گئے تہے
دم گہٹ کر اور پیاسے مر گئے ہمنے صرف دشمنونکو اپنی جگہہ ہی سے نہین نکالدیا بلکہ
ایک جماعت پلٹنون گورہ نمبر ۳۲ اور ۸۴ مین سے بسرداری کپتان فلٹش صاحب
احاطہ حصار سے باہر نکلی اور دشمنون پر حملہ کیا اور بہت سے دشمنونکو جو چہوٹے بہائی لنس
صاحب کے مکانمین تہے مار ڈالا یہہ مکان متصل حصار انگریزی کے تہا اور باقیونکو بہکا دیا
اور بعد ازان اوس بازار گولہ گنج پر جو گوندا پارک کے نام سے مشہور ہے حملہ کیا
اور بہت سے چہوٹے چہوٹے گہرونکو جنپر سے دشمن لوگ حصار انگریزی کے اندر
گولیان مارتے تہے مسمار کیا اور ایک نئی سرنگ کو جو دشمنون نے کہودنی شروع
کی تہی لگاڑ دیا پیشتر کہ دشمن سنبہلین اور ہوشیار ہون یہہ شجاع گروہ
یہہ کارنمایان کرکے واپس حصار مین آن پہنچا ـــــ

بستم اگست حصار انگریزی مین جو مورچہ کہ کانپور کے نام سے

مشہور تہا اوسکے مقابل مین ایک ولایتی سوداگر کا مکان تہا جو پہالس صاحب کی
کوٹہی مشہور تہی اسپر سے باغی لوگ چڑہکر حصار کے اندر گولیان مارتے تہے جسسے
بہت نقصان ہوتا تہا اور اسی زمانہ محاصرہ مین ایک خواجہ سرا بادشاہی نے بندوق
خوب لگاتا تہا اوسی مکان پرسے بہت سے ہمارے آدمیونکو مار ڈالا - بدلائی
مہینہ مین ایک گروہ انگریزی نے اسمکان پر حملہ کیا تہا جسکا ذکر ہم پیشتر کرنا ہو لگے
ایک جماعت زیر حکم کپتان بٹن صاحب اور لفٹننٹ ملکیب صاحب نے باہر جاکر
اوسمکان مین بہت سے آدمیونکو سوتا پایا جنکو سنگینون سے مار ڈالا اور خواجہ
سرا خود اوپر بیٹہا ہوا بندوق چلا رہا تہا اوسکو ہماری انگریزی کی خبر نہ تہی کیونکہ اوسکا
خیال تہا نیچے و اسلئے برگیڈ میس کے مکان پر سے چند افسر گولیان چلاتے رہے
جسکے جواب مین خواجہ سرا بہی اپنی بندوق چلانے مین مشغول تہا غرض انگریزی
آدمیون نے اندر گہسکر اور اوسکو پکڑکر مار ڈالا بعد ازان ہمارے آدمی واپس
آگئے مگر دشمنون نے پہر اوسمکان کا قبضہ کرلیا اور دشمنون مین سے اچہے اچہے بندوقچی
پہر وہان جمع ہوگئے ہرچند انگریزی مورچہ سے بم کے گولے وغیرہ مارے مگر کچہہ اثر
نہ ہوا لاچار کپتان فلٹن صاحب نے اوسمکان کے نیچے ایک سرنگ کہودکر لیجانے کا قصد
کیا چنانچہ وہ سرنگ تیار ہوگئی اور اراج کی تاریخ اوڑائی گئی مکان مذکور مسمار ہو گیا

اور ۶۰ یا ۷۰ ادمی دشمنون کے مارے گئے فوراً بعد اوسکے نے سرنگ کے ہمارا ادمیون نے باہر نکلکر حملہ کیا دو گروہ حملہ کے واسطے نکلے ایک کے حاکم تو کپتان فلتش صاحب تہے اور دوسرا طایفہ زیر حکم کپتان بروں صاحب اور لفٹنٹ مکیب صاحب تہا اور کپتان فلتش صاحب کے ادمیون نے بہت سے اور مکانات بہی مسمار کئے اور دوسرے گروہ نے دو توپون دشمن مین کیلین ٹہوک کر اونکو بیکار کر دیا یہہ دیکھکر دشمن بہت دق ہوئے اور تہوڑی دیر مین ہوشیار ہوکر بہت سے گولے حصار مین مارنے لگے

بست پنجم اگست

چار روز کے عرصہ مین کوئی امر تازہ واقع نہین ہوا محاصرہ حسب دستور جاری . تا فرق یہہ ہوا کہ دشمنون کو اور بہی مدد اگئی تہی اور توپ اندازی زیادہ اور عقلمندی کے ساتہہ کرتے تہے محصورین کو وہی تکالیف اور نا امیدی اور مدد کی طرف سے مایوسی اور خطرے بدرجہ کمال تہے محرم بہی اب نزدیک اگیا تہا اور خوف تہا کہ قتل کی رات کو دشمن محصورین کو زندہ نہ چہوڑینگے ایک شخص جونز صاحب نام جو مدت سے لکہنو مین رہتا تہا اور مسلمانون سے بہت ملت رکہتا تہا حصار کے اندر بہوسہ کے مکان پر سارجنٹ مقرر کیا گیا تہا یہہ شخص افیون کثرت سے کہاتا تہا چنہٹ کی لڑائی کے بعد یہہ شخص اور اوسکے چند ہمراہی اپنی بی بیون کو شہر مین چہوڑ کر حصار

اندر بہاگ آسکتے تھے چنانچہ نیٹیونکی طرف سے اونکو بڑا تردد تہا اور قتل کی شب کا
بہی اونکو بہت ڈر ہوگیا تہا اور جونز صاحب کے پاس افیون بہی ہوچکی تہی چنانچہ صاحب
مذکور نے اور دس آدمیون کو بہکا کر جنمین سے اکثر ہندوستانی عیسائی تہے اپنے ساتھ
لیا اور رات کو حصار کے اندر سے فرار ہوا بیل خانہ کے سامنے ایک دروازہ تہا جو بند
کرلیا گیا تہا اور جہان یہہ جونز اور اوسکے ہمراہی پہرے پر تہے یہہ لوگ اوسکو کہولکر اور
کہولا ہوا چہوڑکر کافور ہوے اور کسیکو انکے جانے کی خبر نہوئی اگرچہ انکے بہاگ جانے
سے فائدہ یہہ ہوا کہ کوڑا دور ہوا مگر ہندوستانیون کے دل پر ایک بڑا خراب اثر ہوا
کیونکہ جو لوگ ہندوستانی حصار کے اندر ہمارے ساتہہ تہے اونہون نے سوچا کہ
خود فرنگی اور عیسائی حصار چہوڑکر چلے جاتے ہین تو ہم کیون اپنی جان مفت دین
اکثر خدمتگار جو اتنک ہمارے ساتہہ تہے اب بہاگ گئے اور افواہ اوڑی کہ پہلی ستمبر تک
اگر مدد انگریزی نہ اوئگی یا اوسکے آنیکی کوئی خبر تحقیق نہ ملیگی تو ہندوستانی سپاہی
جو ابتک ہمارے ساتہہ ہین حصار چہوڑکر چلے جاوینگے — معلوم ہوا کہ جونز صاحب اور اوسکے
ہمراہی شہر مین قتل ہوئے اور اونکا خون تعزیون پر چہڑکا گیا —

بست نہم اگست خبرین جو کانپور سے آج پہنچین اونسے ہم سبکو بہت
خوشی ہوئی — وہی قاصد جو پہلے آیا تہا اب بہی چٹہی لیکر آیا راستہ مین دشمنون نے اوسکو

قید کر لیا تہا مگر ایک روز رات کو اندہیرے مین بہاگ کر کانپور پہنچا اور وہانسے چہٹی لایا چہٹی مین لکہا تہا کہ محصورین لکہنو کو ہم بہول نہین گئے ہین اسمین مدد ضرور پہنچے گی مگر تین ہفتہ سے پیشتر کسیصورت سے نہین پہنچ سکتی اسمین یہہ بہی لکہا تہا کہ اس عرصہ مین دشمنون سے ہرگز کوئی عہدنامہ کسیطرحکا نکرنا اگر وقت تنگ آوے تو بہتر ہے کہ تلوار ہاتہہ مین لیکر مرجانا اگرچہ مدد کے آنے مین عرصہ معلوم ہوا تاہم اوسقدر رہا بوسی محض نرہی اور ہندوستانی سپاہیون کو بہی امید ہوئی اوسی قاصد سے جسکا نام انگد تہا یہہ بہی معلوم ہوا کہ ہماری فوج دریا پار ہو کر لکہنو کی جانب آتی تہی اور راستہ مین دشمنونکو کئی جگہہ شکست بہی دی مگر پہر باعث قلت فوج واپس ہٹ گئی مگر اب فوج انگریزی کانپور مین بہت جمع ہو گئی ہے

بستہ مہینہ کی کیفیت

حصار انگریزی مین ہر چیز کی بڑی گرانی بلکہ اس گرانی پر بہی اکثر چیزین نہین ملتین بہت موٹا آٹا ایک روپیہ سیر اور گہی دس روپیہ سیر اور شکر سولہ روپیہ سیر اور دو روپیہ کو ایک پتا تماکو کا اور ایک درجن برانڈی ویڑہ سو روپیہ سے ایک سو اسی روپیہ تک اور ایک بوتل اچار کی بیس روپیہ کو۔ اس قیمت پر بہی یہہ چیزین کبہی کبہی ملتی ہین کیونکر اور کہان سے لوگ بیچنے کو لے آتے ہین ہم نہین پوچہتے۔

لاچار میں نے تماکو پینا چھوڑ دیا بجاے تماکو کے چاء کے پتّے اور نیم اور امرود کے پتّے پیتا ہون
ایسا اور بہت سے لوگ بھی کرتے ہیں خصوصًا سب گورے سپاہی۔ میں نے ایک صاحب کے
ہاتھ اپنی گھڑی ڈھائی سو روپیہ کو بیچی تھی اور جب ایک چروٹ ایک روپیہ کو آتا تھا مگر اب ایک
چروٹ کی قیمت تین روپیہ ہوگئی لاچار موقوف کرنا پڑا۔ تیسری تاریخ کو تلنگون کی پلٹنین
صف باندھ کر کانپور کی جانب جاتی ہوئی معلوم ہوئین۔ انکے سے معلوم ہوا کہ نانا صاحب
اور اوسکی فوج کو شکست کامل ہوئی ہے اور انگریزی فوج نے قتل کانپور کا خوب عوض
لیا ہے اور اغلب ہے کہ نانا اور اوسکی فوج لکھنو آگئی ہے یہہ سنکر ہم رات اور دن
مسلح رہتے تھے۔ چوتھی تاریخ شہر لکھنو مین بہت غل اور شور سنا گیا کیا سبب تھا
اوسوقت معلوم نہین ہوا۔ کپتان فلتش صاحب اور اور انجنیر صاحبون نے دشمنون کی
سرنگین معلوم کیں فنینشل کمشنر کی کچہری کے مکان کے مقابل ایک سرنگ دشمنون کی
ظاہر ہوئی فی الفور اوسکے مقابل مین ایک سرنگ کھودی گئی اور لفٹنٹ مکلاڈ انس صاحب
کے اہتمام سے اوڑائی گئی جس سے دشمنون کی سرنگ مسمار ہوی اور سب آدمی کھودنے
والے دب کر مر گئے۔ ایک اور سرنگ دشمنون نے برگیڈ مس کے مقابل کھودنی شروع
کی تھی جسکے جواب مین بھی لفٹنٹ ہچنسن صاحب نے ایک سرنگ کھودی دشمنون نے
یہہ دیکھکر اپنی سرنگ کا کھودنا موقوف کیا ایک اور سرنگ دشمنون نے کچہری فنینشل کے

مکان کے مقابل کہودی اوسکے جواب مین بہی لفٹننٹ انذ صاحب نے ایک سرنگ
تیار کی اور دشمنون کی سرنگ کو اوڑا دیا پانچوین تاریخ کو دشمنون نے پہر حصار پر
حملہ کیا اور تین سرنگین مختلف جانب کہود کر اوڑائین مگر تینو نمین اونہون نے غلطی کہائی
حصار تک ایک بہی نہ پہنچی۔ کئی جانب سے دشمنون نے حملہ کیا اور ہر جانب سے شکست
کہا کر پیچہے ہٹائے گئے۔ چہٹی اور ساتوین تاریخ دشمنون نے بندوق تک نہ چلائی
اس سے ایک تردد واقع ہوا کہ باغی لوگ ضرور کچہہ تدبیر شرارت مین ہین مگر دو روز بعد
پہر بدستور توپ اور بندوق کی اواز ہونے لگی چودہوین ستمبر کو حصار انگریزی مین
ایک حادثہ عظیم اور واقعہ جانکاہ ظہور مین ایا شجاع اور عقیل کپتان فلٹن صاحب
جنکا نام ناظرین نے ہر صفحہ کیفیت محاصرہ مین پڑہا ہوگا مارے گئے جیسے جیسے اونہون نے
کام کئے وے ہر شخص پڑہنے والے پر روشن ہونگے دشمنونکی سرنگونکا مقابلہ اسی عقیل
شخص سے ہوا دوسرے سے یہہ کام سرانجام نہ ہوتا جبکہ ہر شخص حصار مین مایوس
تہا اوسوقت اس دلیر آدمی کی پیشانی پر ملال نہین پایا جاتا تہا اور کوئی بات ہراس
کی اونکی زبان سے مطلق نہ نکلتی تہی ایسے بہادر اور مستقل مزاج کو دیکہہ کر ہر شخص
کو بڑی دلجمعی اور تشفی ہوتی تہی۔ گبنس صاحب بہادر کے مورچہ کو دیکہنے یہہ صاحب
تشریف لیگئے تہے اوسوقت نوبنی توپ کا ایک گولہ اندر ایا اور اونکے سر کو صاف

اوڑا کے لیگیا تمام محصورین کو اوسوقت اتنا رنج اور غم ہوا جیسا سر ہنری لارنس کی وفات کے روز ہوا تھا ہر شخص خیال کر سکتا ہے کہ ایسے وقت مین جبکہ ایسے ایک شخص کی موت ہو جسپر کہ سیکڑون کا بہہ بہروسا اور اعتبار ہو کہ اسکے سبب ہماری بہی جان بچے گی کتنا رنج اور الم ہوا ہوگا اسکا بیان نہین ہو سکتا محصورین کے دلون سے پوچھا جائے کہ اوسوقت اونپر کیا گذری ہوگی — علاوہ اس واردات عظیم اور بہی کتنے ہی افسر مارے گئے مگر سواے اسکے اور کوئی وقایع تازہ نہین جو تاریخ وار لکہا جاوے و اسجگہہ صرف ہم چند تاریخون کا روزنامچہ مختصراً لکہین گے جو ریز صاحب کا کلام ہے —

بست یکم ستمبر محاصرہ بدستور جاری ہے موسم اچہا ہوتا جاتا ہے صبح اور شام خوب ٹہنڈک ہوتی ہے کل سے مینہ خوب برس رہا ہے مینہ اور باد تند کی کیفیت کوئی مجہسے پوچہے رات کو اس طوفان اور مینہ مین پہرہ پر جو مجہپر گذری میرا جی جانتا ہے

بست دوم ستمبر مینہ برسے جاتا ہے جنرل اوترم صاحب اور جنرل ہیولاک صاحب یقیناً اب ہماری مدد کو چلے اتے ہین اسکی خوشی کا بیان غیر ممکن ہے صرف لفظ مدد سے اتنی خوشی ہوتی ہے کہ کبہی کسیکو نصیب نہوئی ہوگی

بست سوم ستمبر دس بجے صبح سے چار بجے تک ایک بڑے زور و شور کی توپ اندازی کی اواز شہر کے باہر سے اتی ہی فوج انگریزی باغیون کو خوب سبق

دیتی ہوئی ہے ۔۔۔ مین ایک بڑا تہلکا معلوم ہوتا ہے۔ اور توپ کی آواز نزدیک آتی جاتی ہے

بست چہارم ستمبر

توپ کی آواز آرہی ہے۔ شہر مین ایک شور غل اور شور اور تہلکہ عظیم برپا ہے۔ کشتیون کے پل پر سے ہزارون تلنگے بھاگے جاتے ہین

بست پنجم ستمبر

آخر کو فوج انگریزی زیر حکم برگیڈیر جنرل ہیولاک صاحب لکھنؤ مین پہنچی اور لکھنؤ داخل ہونے مین جو جو جنگ وجدل ہوئی اور جو خوشیان کہ اونکے آنے سے محصورین کو ہوئین اونکا احوال حصہ ۲ صفحہ ۱۵ مین مندرج ہے اس روز کی خوشی کا احوال وے لوگ جو محصور تھے خود نہین لکھہ سکتے تو مورخ کی کیا طاقت ہے کہ شرح بیان کرسکے ریز صاحب فرماتے ہین کہ ہم لوگون کو ایسی خوشی ہوئی جیسی ایک گنہگار کو جسکو حکم قصاص ہوا ہو اور عین دار پر پہنچ کر اوسکو حکم رہائی کا ہو یا ایک جہازی کو جسکا جہاز تباہ ہوگیا ہو اور قریب ہو کہ وہ تختہ بہی جسپر وہ کہڑا ہو سمندر کی لہرونمین جلد غارت ہو اور اتفاقیہ اوسکے بچانے کے واسطے کوئی اور جہاز پہنچ جاوے اوسوقت جو اوسکو خوشی ہو ویسی ہی خوشی ہمکو بہی حاصل ہوئی

بست ششم ستمبر

اس تاریخ جبکہ ہماری باقی فوج اور اسباب اور تمام اونٹ اور زخمی وغیرہ انکے پہنچے اوسوقت ہمکو معلوم ہوا کہ ہمارے رہائی

دلانیوالون نے ہمتک پہنچنے مین کیا نقصان عظیم اوٹھایا ہے۔ بہت سے ہمارے زخمی کل
کی لڑائی مین باہر رہگئی اور دشمنون کے ہاتہہ لگے جنکو اونہون نے زندہ معہ ڈولیون کے
جلادیا اور قتل کیا بہت سے مجروح موتی محل کے سامنے میدان مین اوس رات دشمنون
کے ہاتہونسے مارگئے چند زخمی جنکی ڈولیان کہار سڑک پر چہوڑکر بہاگ گئے تہے اس روز
حصار زرِیڈنسی مین لائے گئے۔ جبکہ آرنلڈ صاحب زخمی متعلقہ مدراس فیوزی لیر
کو حصار مین لائے تو اوسوقت مین بہی موجود تہا اونکے زخم کاری لگے تہے اور بہت سا
خون نکل گیا تہا مگر اونہون نے بیان کیا کہ رات کو اکیلے چہوٹے جانیکا رنج ان زخمون کی
تکالیف سے بہت زیادہ تہا مگر خدا کی قدرت سے اونسے کوئی نہ بولا اور دوسرے
روز یعنی اج کی تاریخ اونکو بحفاظت تمام لے آئے اگرچہ چند روز بعد صاحب ممدوح
مرگئے اسطور پر کئی زخمی جو میدان مین رات کو چہوٹ گئے تہے اور دشمنون کے ہاتہون
سے بچ رہے اج کی تاریخ صبحکو زریڈنسی مین لائے گئے۔ کل ہماری بہاری
توپین اور رسد جو دشمنون سے چہین لین تہین موتی محل کے احاطہ مین رہگئی تہین
اور وہین تمام ہمارے زخمی بہی جمع تہے انکی حفاظت کے واسطے کل ایک سو آدمی
زیر حکم کرنل کیمبل صاحب جنرل صاحب چہوڑ آئے تہے انکو دشمنون نے بہت
دق کیا اور یہین بہتسے ہمارے زخمی مارگئے۔ کرنل نے پئیر صاحب کے حکم

سے ڈھائی سو آدمی زیر حکم کپتان موسیٹم صاحب انکی مدد کو بھیجے گئے مگر یہ آدمی بھی ایک دروازہ مین گھر گئے انکی مدد کو ایک اور کمپنی پہاڑی پلٹن کی زیر حکم کرنل سیٹن صاحب بھیجی گئی غرض ان سب آدمیونکی مدد سے جتنے زخمی کل باہر چھوٹ گئے تھے اور جنمین سے جتنے بچے اونکو ریزیڈنسی مین لے آئے ایک چوبیس پونڈی توپ بھی جو ایک مقام خطرناک پر چھوٹ گئی تھی اوسکو بھی کپتان اولفرنس صاحب بڑی دلیری کرکے لے آئے زخمی لوگ محل کے دروازہ تک پہنچے تھے کہ دشمنون نے پھر حملہ کیا مگر اونکو انگریزی فوج نے مار ہٹایا اور بہت سے آدمی دشمنون کے قتل ہوئے پچیسوین اور چھبیسوین تاریخون کو جو جو اس انگریزی فوج سے جو مدد کو پہنچی تھی بہادریون کے کام ہوئے اور دشمنون سے لڑائیان ہوئین اونکا ذکر ہم پہلے کر چکے ہین اس نئی فوج کے پہنچنے سے محل فرید بخش اور تہرہ کوٹھی قبضہ مین آگیا ان مکانون کو ۱۳ ویں پلٹن زیر حکم لفٹننٹ ایتگن صاحب نے لے لیا اور صاحب ممدوح نے وہان مورچہ بنا لیا جنرل حیولاک صاحب نے یہہ سب ہماری مدد صرف پچیس سو آدمیون سے کی یہہ کب توقع تھی کہ اسقدر قلیل فوج سے جنرل صاحب ہزارون باغیونکا مقابلہ کرکے ہمکو خلاص کرینگے تواریخ مین یہہ ایک بڑی جوانمردی کا کام ہوا ہے اگرچہ جنرل اوٹرم صاحب اور جنرل ہیولاک صاحب نے بوقت ملاحظہ حصار انگریزی کے جسکی دیوار شکست ہوگئی تھی

اور گہروں پر چہت نہ رہی تہی بڑا تعجب کیا اور ہم محصورین کی بڑی تعریف کی اور کہا کہ ایسی جوانمردی کی
مثال اور کہیں نہیں ہوئی مگر یہہ سب تعریف جنرل ہیولاک صاحب اور اونکی فوج کو چاہئے جنہوں نے اس قلیل فوج
سے ایسی شجاعت کے ساتہہ محصورین لکہنؤ کو آکر بچایا ہر اہل فرنگ سے توقع ہے کہ جب کہہ جاوے تو ایسا ہی کریگا جیسا کہ
محصورین نے کیا محصورین کی کچہہ اونکی بڑی تعریف نہیں ہے بلکہ تعریف ہیولاک صاحب کی ہے جنہوں نے اور جنکی فوج نے ان بیچارے محصورین
کے بچانے میں اپنی جان کا خیال نہ کیا اور سینکڑوں افسر اور گوروں نے اس کام کے
سر انجام میں اپنی جان دی محصورین نے اپنی جان عزیز کی خاطر اسقدر جوانمردی
اور دلیری دکہائی تو کیا تعجب ہوا اور اتنے دن تک ہمت باندہ کر لڑتے رہے تو کیا بڑی
بات کی مگر ہیولاک صاحب اور اونکی فوج نے اپنی جان عزیز کا بالکل خیال نہ کیا اور صرف
بباعث حب الوطنی اور ترس اور رحم کے اونسے یہہ کار نمایان ہوئے وہی کل تعریف
کے مستحق ہیں بڑے بڑے رستمان وقت نے مثلا بریگیڈیر جنرل نیل اور میجر کوپر اور
میجر اوٹرم صاحب نے لکہنؤ کے خلاص کرنے میں اپنی جان دی علاوہ ان کے بہت بڑے افسر
نامدار افسر قتل ہوئے خود جنرل اوٹرم صاحب جو لڑائی میں ہمیشہ آگے رہتے تہے
داہنے بازو پر زخمی ہوا اور کتنے ہی افسر زخمی ہوئے خیال کرنا چاہئے کہ پچیسویں تاریخ
کی لڑائی میں لکہنؤ تک پہنچنے اور حصار ریذیڈنسی میں داخل ہونے تک ساڑہے پانچ
سو افسر اور گورے فوج انگریزی میں مجروح اور مقتول ہوئے اس فہرست کو

دیکھ کر خیال آتا ہے کہ لکھنو مین داخل ہونیکے وقت کتنی سخت جنگ ہوئی ہوگی کپتان میگفرسن صاحب نے جو درباب شجاعت جنرل ھیولاک صاحب اور اونکے آدمیون کے لکھا ہے اوس سے معلوم ہوگا کہ محصورین کی کیا حالت تھی جبکہ یہ شجاع غول مدد کو پہنچا

ترجمہ قول کپتان میگفرسن صاحب

اسمین شک نہین کہ خداوند تعالے کی مدد سے صرف جنرل ھیولاک صاحب اور اونکے آدمیون اور جنرل اوٹرم صاحب نے ہم محصورین کی زندگی بچائی اگر اوسوقت یہ جنرل ھیولاک صاحب ہماری مدد کو نہ پہنچین تو ہندوستانی سپاہی جو اب تک ہمارے ساتھ حصار مین وفادار تھے ہمکو چھوڑ کر چلے جاتے اور واقع مین اگر وے لوگ اب ایسا کرتے تو کچھ اونکا قصور نہ تھا ہمکو خود مایوسی اور ناامیدی محض تھی اسصورت مین زندگی سبکو عزیز ہے ناحق کوئی اپنی زندگی دینا نہین چاہتا وے لوگ اور بھی زیادہ مایوس تھے اور اغلب کہ ضرور چلے جاتے اونکے چلے جانے سے ضرور ہوتا کہ ہم اپنے مورچون کو چھوڑ دیتے کیونکہ اب ہماری جماعت اتنی نرہی تھی کہ ہندوستانی سپاہیون کے بلامدد مورچون کو قایم رکھہ سکتے مورچہ چھوڑ کر زندگی مین سب بند ہوجاتے اور پھر مقابلہ دشمن کا غیر ممکن تھا جیسا کانپور مین ہوا ویسا ہی لکھنو مین بھی ہوتا یا ہماری تجویز یہ تھی کہ پہلے بال بچون اور بی بیون کو اپنے ہاتھون سے اوڑا دیتے

اور پہر ہواریں لیکر خود لڑکر مرجاوین حصار کے اندر تمام مکانات گولے اور گولیون کی زد
سے چہلنی ہوگئے تہے وہ مورچہ جو کانپور کے مورچہ کے نام سے مشہور تہا بالکل مسمار ہوکر
ڈہیر ہوگیا تہا انز صاحب کے مورچہ کے مکان پر چہت نرہی تہی اوٗر مورچے بہی علی القیاس
ایسے ہی شکستہ حال ہوگئے تہے صرف برگیڈمس کے مکان مین ۵۳۴ گولے شمار کئے گئے اس
حساب سے دس ہزار گولون کے قریب حصار انگریزی مین دشمنون کے آئے اور مختلف عمارتون مین
لگے اور اونکو شمار کیا اور بہت سے ادمیونکو ہلاک اور گولیون کی تو کچہہ شمار نہین ہے
لاکہون انگریزی۔ چار سو محصورین سے زیادہ حصار کے اندر دفن ہوئے

لکہنو کی کیفیت بعد پہنچنے جنرل ہیولاک صاحب کے

جبکہ اسطور پر مدد پہنچ گئی تو رزیڈنسی کی رنگت بدل گئی حصار کے اندر ہر طرف فوج
نظر انے لگی اور اونٹ اور گہوڑون وغیرہ کا ازدحام معلوم ہوا اگرچہ ہم شہر تک تو
نہین جاسکتے تہے مگر اب حصار سے بہت زیادہ ہٹنے پر پہلا یا تہری کوٹہی اور فرحت بخش
اور چہتر منزل اور راور محل جو دریا کے کنارہ پر تہے ہمارے قبضہ مین آگئے اس سے بہت
بڑا فائدہ ہوا کیونکہ ان مکانات سے دشمن بڑی سخت اگ برسایا کرتے تہے خصوصاً اوس دروازہ
پہ سے جو گہنٹہ کا دروازہ مشہور ہے۔ سر ہنری لارنس صاحب نے اول ہی اس دروازہ اور
اوسکے متصل کی عمارات کے اوڑادینیکا حکم دیا تہا مگر بعد لڑائی چنہٹ محاصرہ لگا یکایک لیا

شروع ہوگیا کہ انجنیر لوگ اس حکم کی تعمیل نکر سکے اس دروازہ پر سے ایک بادشاہی
خواجہ سرا ایسے نشانے مارتا تھا کہ جس سے ہمارا بہت نقصان ہوتا تھا چنانچہ کپتان طامس
صاحب کو حکم ہوا کہ بم کے گولے پھینک کر اس دروازہ کو مسمار کریں تاکہ اس خواجہ سرا سے
نجات ہو اگرچہ بم کے گولے جاکر دروازہ پر پہنچے اور اوسکو بہت جگہہ سے توڑ ڈالا مگر وہ
نشانہ باز بچا رہا۔ اوس دروازہ پر سے رزیڈنسی پر بہت ٹھیک شست لگتی تھی اور وہ
خواجہ سرا ایک رفل بندوق اور ایک دوربین لئے بیٹھا رہتا تھا دوربین سے وہ
دیکھہ لیتا تھا کہ بم گولہ پھینکنے کو ہیں اوسی وقت وہ ایک حجرہ میں جو اوسنے بنا لیا تھا
گھس جاتا تھا اور جب بم کا گولہ پھٹ جاتا تھا تو پھر وہ اپنی جگہہ پر بندوق لیکر آ بیٹھتا تھا
آخر کو جب انگریزی فوج مدد کو پہنچی تو اوسنے اوس خواجہ سرا کو پکڑ کر مار ڈالا۔
تھری کوٹھی میں پہلے شاہ اودہ کے بھائی رہتے تھے جو جنرل صاحب کے نام سے مشہور تھے
اور فرح بخش وہ محل ہے جہاں کہ شاہ اودہ کا دربار ہوتا تھا۔ یہہ سب مکانات
رزیڈنسی کے سامنے دریا کے متصل واقع ہیں ان مکانات کے ہات لگنے سے خوب
لوٹ حاصل ہوئی بیشمار جواہرات اور شال اور دوشالے اور ہاتھی اور گھوڑے اور اونکے
ساز اور زیور اور پوشاکیں اور صندوقیں اور قالین اور انواع انواع قسم کی
چیزیں لوٹ میں ہات لگیں + جنرل ہیولاک صاحب کے آجانے سے احاطہ حصار اگرچہ

بڑھ گیا اور مکانات مذکورہ بالا قبضہ مین آئے مگر محصورین کی خلاصی اور آزادی نہوئی
جو فوج آئی تہی وہ بہی محصورین کے ساتھہ محصور ہوگئی جیولاک صاحب کی فوج کے ہمراہ کچھہ
توشہ اور سامان رسد نہ تہا جب اتنے آدمی کہانے والے ہوگئے تو ہمارے کمسریٹ کے گودام
مین بہت کمی ہوگئی مگر خوب کفایت شعاری کے ساتھہ نوامبر مہینہ تک جیسطور سے بنا گذارا
کیا سر ہنری لارنس صاحب کی جان کو دعا دینا چاہئے جنکی پیش بندی نے ہمکو اب تک
زندہ رکہا اونہون نے شروع فساد بغاوت سے سامان رسد جمع کرنا شروع کیا تہا
قبل از آمد فوج مدد کے ہم سب کے کہانے مین چوتہائی حصہ کم ہوگیا تہا اب ہم سبکو آدہا کہانا
ملنے لگا بجائے آٹے کے اب گیہون ملتے تہے اونکو خواہ لوگ خود پیس لیتے تہے یا جسطرح
جس سے بنتا تہا پیسوا لیتا تہا دال ملنی بالکل بند ہوگئی اور نمک بہی مقدار کے موافق نہین
ملنے لگا سوا پاؤ گوشت معہ استخوان تل کر ملتا تہا۔ اکثر آدمیون نے کچھہ کچھہ کہانیکی چیز
اپنے پاس چھپا رکہی تہین جنسے مین بہی کبہی کبہی بڑے دام دیکر مول لیتا تہا ایک شخص نے
چند روز تک چھہ روپیہ سیر بسکٹ بنا کر بیچے اکثر لوگ ہمارے ہی کمسریٹ کے گودام سے گیہون
چرا کر بیچتے تہے اور لینے والے بہوک کے مارے مطلق نہین پوچھتے تہے کہ یہہ گیہون کہان سے
آئے جب اناج بہی ہو چکا تب اکثر اوقات خالی پیٹ سو رہتا تہا ایک مرتبہ مین اپنے دوست
کے پاس گیا مگر وہ اپنے گہر سے کہانا کہا کر باہر گئے تہے اور ایک رکابی مین کچھہ ری

ہڈی رکھی ہوئی تھی بھوک کا اوس وقت اسقدر غلبہ تھا کہ بلا تامل مینے اوس ہڈی
کو جسپر گوشت کا نشان نہ تھا اوٹھالیا اور خوب چچوڑ کر صاف کیا۔ فوج جنرل ہیولاک
صاحب لکھنو مین انے کے وقت سب اپنا سامان جنگ اور باربرداری عالم باغ مین
چھوڑ ائی تھی مگر فوج مذکور کے لکھنو مین پہنچتے ہی دشمن راستہ مین قابض ہو گئے
اور راستہ عالم باغ کا بالکل مسدود ہو گیا صرف قاصد بڑی جان جوکھون سے
چھٹی لیکر اتے اور جاتے تھے تمام ہاتھیون اور اونٹون اور بہلیون اور گھوڑون اور
چھکڑون اور سامان جنگ کے واسطے کل تین سو آدمی عالم باغ مین چھوڑے تھے اور
چار ضرب توپین بھی وہان چھوڑ دین تھین دشمن کا چارونطرف خاص شہر اور اوسکے
حوالی مین کثرت سے ہجوم تھا اور ہمکو گھیرے ہوئے پڑے تھے اور ہمکو یقین تھا کہ لکھنو ہمسے
بمشکل خالی ہو گا اور وے لوگ مقابلہ سے باز نہ اینگے جبتک کہ سنگینون سے نہ مارے جاوینگے
گو کہ ہمارا احاطہ حصار بڑہ گیا اور نئی فوج بھی ہماری مدد کو آگئی مگر ہمکو ازادی حاصل
نہوی اور وہی محاصرہ جاری رہا مگر اتنا ہوا کہ اب مایوسی جاتی رہی اور یہہ خوف
نہ رہا کہ ہمارا بھی وہی حال ہو گا جو کانپور مین ہوا۔ جنرل اوٹرم صاحب نے ایک محکمہ اخبار
بنایا جسکے مہتمم کپتان کارنگی صاحب اور کپتان الگزنڈر اور صاحب مقرر ہوے کہ ہمکو اخبار
کہ صاحبان موصوفین بذریعہ قاصدون اور جاسوسون کے منگواتے تھے وہ شنیدہ

رہتا تہا اوسکی اطلاع صرف جنرل صاحب کو کی جاتی تہی شہر کے جاسوسون سے
اور لوگون کو بہی اتنا معلوم ہوا کہ دشمنون نے شہر مین برجیس قدر بیٹے شاہ اودہ
سابق کو جسکی عمر اٹہہ یا دس برس کی ہے بادشاہ بنایا ہے اور کار سلطنت
کا مدار وزیر ابراہیم خان الملقب شرف الدولہ کو سپرد ہوا ہے جو کہ شاہ اودہ سابق کے
باپ کے عہد مین کل سلطنت اودہ کا وزیر اور مالک تہا اوس زمانہ مین کرنل سلیمن صاحب
رزیڈنٹ اودہ شرف الدولہ کو بڑا دوست سرکار انگریزی کا جانتے تہے ایک کونسل
بہی دشمنون نے بنائی جسمین بہت سے امیر اور راجہ اور رئیس داخل ہوئے
معلوم ہوا کہ دشمنون کے پاس چند صاحب اور میمین بہی مقید ہین اونکو دشمنون نے
ابہی تک ہلاک نہین کیا ہے کیونکہ اونسے استفادہ اوٹہانے کی امید ہے بلکہ چند
شرائط دشمنون نے پیش کین کہ اگر سرکار اونکو قبول کرے تو وے اون
فرنگیون کو رہا کرینگے اودہ مین سب سے بڑے راجاون مین راجہ
مانسنگہ ہین شروع فساد بغاوت مین اونہون نے سرکار کی طرفداری کی
اور محاصرہ کے زمانہ مین بہی اونہون نے باغیون کی کچہہ مدد نہین کی اونہون نے
اونتیس ۲۹ صاحبون اور میمون کو بچایا اور بخیریت تمام اپنے اومیون کی حراست
مین الہ اباد پہنچوادیا یہہ صاحب سلطان پور اور فیض اباد کے بہاگے ہوئے تہے

راجہ مان سنگہ کو طاقت ہتی کہ دس ہزار آدمی خاص اپنی ریاست مین سے بہرتی
کرسکین اونکے پاس اسباب جنگ اور توپین بہی تہین علاوہ ازین روپیہ کی کمی
نہ تہی روایت ہے کہ اونہون نے الہ اباد درخواست بہیجی تہی کہ مین سلطانپور
کا انتظام کردونگا اگر مجہکو وہانکی حکومت ملے اور میری جاگیر بڑہ جاوے
مگر الہ اباد سے جواب ہوا کہ راجہ صاحب کو بلا شرایط سرکار کی مدد کرنی چاہئے
اس سے البتہ راجہ صاحب کے دلمین رنجش ہوئی مگر اونہون نے کبہی سرکار سے
بظاہر مخالفت نہین کی جبکہ جنرل هیولاک صاحب رزیڈنسی لکہنو مین پہنچ گئے
مگر تمام شہر نہ لے سکے تو اوس زمانہ مین راجہ صاحب دشمنون کے ساتہہ ہو گئے
تہے جبکہ جنرل اوٹرم صاحب نے حکومت فوج اودہ کی لی تو راجہ صاحب نے
اونکے پاس سفیر بہیجا کہ مین اپکی جانب ہونگا اور دشمنونسے صلح کرا دونگا بشرطیکہ
آپ میری جان بخشین اور میری جاگیر وغیرہ بدستور عطا فرمادین جواب مین
اونسے کہلا بہیجا گیا کہ اگر تمکو سرکار کی خیرخواہی منظور رہے تو فوج کو چہوڑکر اپنی
ریاست مین چلے جاو اب سرکشان اودہ بہی چاہتے تہے کہ سرکار انگریزی سے عہدنامہ
ہوجاوے مگر اونکی شرایط اسقدر فضول تہین کہ سرکار اونکو کب قبول کرسکتی تہی
اونہون نے چاہا تہا کہ ہماری جان بخشی ہو اور شاہ برجیس قدر اور سب امرا اور

افسرو نکو اونکے درجون اور مراتب کے مطابق پنشن ملے مگر سرکار انگریزی
اگر ان شرایط کو قبول کرتی تو گویا سرکشی اور بغاوت کو استحکام دیتا تھا۔ لهذا
ان لغویات پر خیال نهین کیا گیا بعد ازان راجه مان سنگه نے پهر اپنا آدمی بهیجا که
مین دس هزار آدمیون کی جرات سے سب میمون اور بچون اور زخمیون کو جو
محصور هین کانپور پهنچا سکتا هون مگر سرکار کو اب کسی هندوستانی پر اعتبار نه تها
دشمنون نے سرکار انگریزی کو دهمکایا که هم فرنگی قیدیونکو جو پاس همارے مقید هین
مار ڈالینگے اگر سرکار هماری شرایط قبول نکریگی جنرل اوترم صاحب نے جواب
دیا که اگر تم ایسا کروگے تو هم تمهارے قیدیون کو جو همارے هاته مین هین پهانسی
دیدینگے سرکشون نے جواب دیا که همکو کچهه پرواه نهین سرکار اونکو پهانسی دیدے
یا جو چاهے سو اونکا کرے مگر جنرل صاحب نے فرمایا که واجدعلیشاه شاه
سابق اوده کلکته مین نظربند هے اور غالب هے که اوسکی جان بهی نه بچے
دشمنون نے مطلق خیال نه کیا جنرل صاحب هر فرنگی قیدی کے واسطے جتنا
روپیه سرکش لوگ طلب کرتے اوسقدر دینے کو مستعد تهے مگر وے لوگ روپیه
کے خواہان نه تهے شرایط مذکوره بالا کا اقرار چاهتے تهے + بعض بعض هندوستانی
بهی باغیون کی قید مین تهے بعض اونمین سے انگریزی جاسوس اور بعض

خدمتگار وغیرہ تہے ہر آدمی او دشمن سے مارا گیا۔ کوتوال شہر لکہنو جسکا پیشتر ذکر ہو چکا ہے بڑی خرابی سے مارا گیا اول تو باغیون نے اوسکی ڈاڑہی اور موچہین منڈوائین اور منہہ اور ہات پانو سیاہ کرکے اوسکو گدہے پر چڑہا کر تمام گلیون مین پہرایا اور بعد ازان قتل کیا۔ تمام ہندوستانی عیسائی بہی قتل کیے گئے

حصار کی مضبوطی اور دشمنون پر حملے کرنیکا بیان

اوپر ہمنے مجملاً بیان کیا ہے کہ جب فوج انگریزی مدد کو پہنچی تو اوسنے حصار زریڈنسی کے نزدیک کے مکانات اور محلات کا دریا تک قبضہ کرلیا اب ہم اون حملونکا بیان کرینگے جنسے فوج ممدوح نے ان مکانات کو لیا اور قرب وجوار حصار سے دشمن کو مار کے ہٹایا زریڈنسی کے باغ کے سامنے جو کپتان بازار ہے اوسکے صاف کرنیکے واسطے چہبیسوین تاریخ سپتمبر کو کپتان لو صاحب ڈیڑہ سو آدمی ساتہہ لیکر گئے ایک جماعت زیرحکم کپتان بائنو صاحب اور ایک غول زیرحکم کپتان ہیوز صاحب مورچہ حصار کے باہر گیا ایک اور طائفہ انگریزی زیرحکم کپتان لارنس صاحب انز صاحب کے مورچہ سے باہر نکلا اور دشمنون کی تین توپین چہین لین اور جتنے آدمی وہان تہے سبکو مار ڈالا۔

کپتان ہیوز صاحب لوہے کے پل کی جانب گئے اور دو غبارون دشمن مین کیلین ٹہونکدین
اور اونکا بارود کا میگزین اوڑا دیا لفٹننٹ لارنس صاحب اور کپتان ہیوز صاحب اور
اٹہہ گورے زخمی ہوئے کپتان لو صاحب تین توپین دشمن کی ایک اٹہارہ پنی اور ایک
نو پنی اور ایک چہہ پنی چہین لائے اور چار چہوٹی توپین چہنین جنمین سے دو بلا گاڑی
تہین مگر کپتان صاحب خود زخمی ہوے ۔ ۲۷ وین تاریخ ستمبر کو میجر سٹیونسن صاحب نے
معہ اپنی پلٹن گورہ نمبر اول مدراس فیوزی لیرز دشمنون پر حملہ کیا اس پلٹن کو اوسوقت
تین غول مین تقسیم کیا یہہ حملہ اس ارادہ سے کیا گیا تہا کہ دشمنون کا توپخانہ جو باغ
مین تہا چہین لین دشمنون نے فوج انگریزی کو اتے ہوئے دیکہکر توپین چہوڑ دین
مگر چارونطرف سے بندوقین چلاتے رہے اور تہوڑے عرصہ مین اوسوقت
باغی فوج کا اسقدر ہجوم ہوگیا کہ فوج انگریزی کو اولٹا پہرنا پڑا چنانچہ فوج مذکور تین
توپونمین کیل ٹہوک کر اور مورچہ کو جلا کر واپس چلی آئی چار گورے مارے گئے اور
سات زخمی ہوے اور ۳۲ وین پلٹن مین سے تین گورے مارے گئے اور پانچ آدمی
زخمی ہوے لفٹننٹ ہگنزیم صاحب زخمی ہوئے اور کریپ صاحب جو اہل قلم مین سے
تہے مارے گئے ۲۹ وین تاریخ ستمبر کو انگریزی فوج نے تین حملے کئے میجر ایپ تہورپ
صاحب نے دشمنونکی بہت سی توپین چہین لین اور اکثر ونکو کیلین ٹہوک کر بیکار کیا اور

دوسرے نگینوں دشمن کی بائین جنکو لفٹننٹ اینزا اور لفٹننٹ اوسلی صاحب نے اوڑائین
اور انہین دونو صاحبون نے سارجنٹ ھکنز کی مدد سے ایک بڑی بہاری توپ دشمن
سے چہینی دوسرا حملہ کپتان بروس اور کپتان مکیب صاحب نے دشمنون پر کیا اور
بہت سے ادمیون کو مار ڈالا مگر کپتان مکیب صاحب سخت زخمی ہوے یہہ بہی ایک
بڑے شجاع افسر تہے اور انکے زخمی ہو جانیسے بہت بڑا نقصان ہوا برگیڈیر انگلس
صاحب کے بڑے مشیرونمین سے تہے میجر سمنرز صاحب بہی مارے گئے۔ علاوہ اسکے
نو اشخاص اور بہی مقتول اور مجروح ہوئے۔ تیسرے حملہ مین ایک جماعت ڈیڑہ سو افسرون
اور گورون کی زیر حکم لفٹننٹ گرڈین صاحب تیار ہوئی اور تہوڑے سے
ادمی زیر حکم لفٹننٹ اڈمنسٹن صاحب بہی اسی غول کے شامل ہوئے یہہ فوج
پل اہنی کی طرف گئی وہان دشمنونکو ہلاک کیا اور اوسمکان پر جو ھل صاحب
کی مکان کے نام سے مشہور ہے حملہ کیا اور دشمنون کی توپ لچھمنا کو لے لیا جسنے
ابتک محصورین پر بڑی سخت اگ برسائی تہی۔ یہہ وہی توپ تہی جسکو چنہٹ کی
لڑائی مین دشمنون نے انگریزون سے چہین لیا تہا اور جسکا نام لچھمنا رکہا تہا
مگر تہوڑی دیر بعد دشمن پہر فراہم ہو کر آئے اور اونہون نے مکان مذکور کا پہر
قبضہ کر لیا اور وہانسے سخت اگ برسائی جس سے ۳۵ ادمی مقتول اور مجروح ہوئے

تب لاچار ہمارے ادمیونکو واپس آنا پڑا لفٹننٹ گریڈن صاحب اور لفٹننٹ اڈمنسٹن صاحب دونو زخمی ہوے۔ اس تاریخ ایک گورہ کے بچکر اینکی بہت عجیب کیفیت ہوئی سے یہہ کے وقت ۲۶ وین تاریخ ستمبر کے حملہ مین ایک گورہ سپاہی متعلقہ ندراس فیوزی لیئرز پیچہے بچہڑ گیا فوج انگریزی بہت اگے چلی آئی اور اوس بیچارہ کو انکے شامل ہونا غیر ممکن ہوا کیونکہ بیچمین دشمن کی فوج حایل ہو گئی تہی لاچار اوسنے اپنے تئین ایک گہر مین چہپا رکہنا چاہا اور چاہا کہ رات کو رزیڈنسی چلا جاوُنگا مگر دیکہا کہ اوس گہر مین بہی باغی قابض ہین وہانسے اولٹا پہرا اور یہہ سوچکر کہ دشمن کے ہاتہہ گرفتار ہو کر مرنیسے خود مرجانا بہتر ہے اپنے تئین ایک کنوئے مین ڈالدیا وہ کنوا خوش طالعی سے خشک پڑا تہا مگر اوسکے اندر ایک ہندوستانی کی لاش بہی پڑی ہوی سڑ رہی تہی تین دن اور دو رات برابر وہ گورا وہین اوس بدبو مین چہپا رہا اور نہ کچہہ کہایا اور نہ پیا قریب تہا کہ بہوک اور پیاس کی شدت سے مرجاے واتنے مین ہمارے ادمی وہان ہو کر گذرے اور وہ اپنے ہموطنونکی اواز سنکر کنوئے سے باہر نکلا کیچڑ اور مٹی مین لپٹا ہوا اسقدر سیاہ پڑ گیا تہا کہ انگریزی ادمیون نے اوسے ہندوستانی سمجہکر گولی مارنی چاہی مگر فوراً اواز اور زبان سے پہچانا گیا اور اسطور پر سلامت رہا۔ مورچہ کانپور کی باہین جانب

جو دشمن مقیم تھے اونپر پہلی تاریخ اکتوبر کو کرنل نے پییر صاحب نے بذات خود حملہ کرنا چاہا
اونکے ہمراہ پانچ سو ستر ادمی تھے اوس روز تو وہ باہر میدان مین پڑے رہے
مگر دوسرے روز صبح کو اونھون نے دشمنون کے مورچہ مذکور پر ایک سخت حملہ کیا اور
اس ترکیب اور دانائی کے ساتھہ یورش کی کہ فوج انگریزی مین سے صرف دو ادمی
مارے گئے اور گیارہ زخمی ہوئے۔ لفٹننٹ لمنڈ اور لفٹننٹ انز صاحب اور لفٹننٹ ٹلک
صاحب نے تین توپین دشمنون کی چھین کر اونکو پھاڑ ڈالا اور ربانع کے مکان کو جو دشمنون
کی بڑی پناہ گاہ تھی مسمار کیا میجر ہیلی برٹن صاحب زخمی شدید ہوئے۔ بریگیڈیر انگلس
صاحب ابھی تک حصار لکھنو کے حاکم تھے اور جنرل ہیولاک صاحب اون محلات
پر حکمران اور قابض تھے جو انکی فوج نے بالفعل لئے تھے مگر انہون نے بموجب ہدایت
اور صلاح جنرل اوٹرم صاحب پرانے مورچون حصار کی مرمت کی اور نئے
بنانے شروع کئے۔ اور وہ ٹیلا جو انز صاحب کے مورچہ کے قریب ہے اور جہان سے
دشمنون نے محصورین کو بہت دق کیا تھا قبضہ انگریزی مین اگیا اور یہان ایک
خوب مستحکم مورچہ انگریزی بنایا گیا۔ لوہے کا پل اور جل صاحب کی دوکان اور
متصل کے مکانات اس مورچہ کی شست مین تھے اس ٹیلے کے دہنی طرف ایک پرانی
مسجد تھی جسمین سے دشمن کے بندوقچی ہم پر گولیان مارتے تھے مجھکو اور سارجنٹ بڈل

اوسے ترا ئیلیون کو ایک مقام ٹیلے پر ایک دیوار بنانے کا حکم ہوا مگر گولیون کی اوسوقت
دشمن نے اسقدر بوچہار کی کہ سارجنٹ صاحب کے نشانہ لگا اور وہ معازمین پر مردہ گر
پڑے اوسوقت ایک توپ لائی گئی اور مسجد کی طرف سر کرنی شروع کی دشمن وہانسے
بہاگ گیا اور دوسرے روز مسجد ہمارے قبضہ مین آگئی اوسکو خوب بند کردیا گیا مگر پہربہی
دشمنون کی زد سے ایک یا دو آدمی روز مرتے رہتے تہے جو جو نئے مکانات اور محلات
انگریزون کے قبضہ مین لئے تہے اونکی حفاظت کے واسطے انجنیر کلان کپتان کروفٹن صاحب
نے مورچے وغیرہ بنائے اور جہان جہان اونہون نے دشمن کی سرنگ کا پتا پایا وہین
اوسکو مٹا دیا کپتان صاحب موصوف نے فرید بخش اور تہری کوٹہی اور چتر منزل کو
شامل کر کے احاطہ اور مورچون وغیرہ سے اوسکی اسقدر حفاظت کردی کہ تا آنے
جناب صاحب کمنڈر انچیف بہادر کے محصورین اونکو اپنے قبضہ مین رکہہ سکے ہین جنمو
مر پورٹ جنرل اوترم صاحب معلوم ہوتا ہے کہ دشمنون نے محصورین کے خلاف بیس
سرنگین کہودی تہین جنمین سے تین کو اونہون نے اوڑایا مگر اونسے کچہہ نقصان
جان نہین ہوا اور دو سے کسیطرح کا نقصان ہی نہوا اور سات سرنگون کو صاحبان
انجنیر نے کہود اوڑا دیا اور باقی سرنگون سے انگریزی سرنگ کہودنے والون نے دشمن
کو مار ہٹا یا اور اونکی سرنگون کا قبضہ کر لیا ——

اکتوبر کا مہینہ اور محاصرہ کا بدستور جاری رہنا

ریذیڈنٹ صاحب کے روزنامچہ مین اسطور پر مندرج ہے ——

ہشتم اکتوبر بادلون کے باعث سے بڑی ہوس اور گرمی ہے۔ توپ اور بندوق بازی بدستور جاری ہے لفٹننٹ گرین صاحب ایک بڑے شجاع افسر پیچش کے مرض سے آج مر گئے **دھم اکتوبر** آج کے روز خبر پہنچی ہے کہ دہلی فتح ہو گئی اور اس اخیر حملہ مین تیرہ سو آدمی انگریزی فوج سے مارا گیا اور سات ہزار آدمی دشمن کی فوج سے قتل ہوئے۔ اور ہماری مدد کو تین یا چار طرف سے فوج چلی آتی ہے **دوازدہم اکتوبر** عالم باغ پر جسکا دشمن نے محاصرہ کر لیا تھا اب وہان تین پلٹنون کے پہنچ جانیکی خبر ہے۔ جنرل اوترم صاحب نے چند سواران والنٹیر کو جانب عالم باغ روانہ کئے تھے مگر راستہ مین دشمن کا اسقدر ہجوم تھا کہ سواران موصوفین واپس چلے آئے مسٹر بنسلی تھارنہل صاحب اہل قلم آج مر گئے ان صاحب نے ایسی مردانگی کا کام کیا تھا کہ اگر آج کے روز زندہ ہوتے تو طمغہ شاہی پاتے جس روز فوج انگریزی محصورین کی مدد کو پہنچی تو ایک سخت ہنگامہ جنگ و جدل کا گرم ہوا اسوقت کپتان ہیولاک صاحب سب سے بڑے بیٹے جنرل ہیولاک صاحب کے زخمی ہوئے اور ایک ڈولی مین پڑے ہوئے تھے اور قریب تھا کہ دشمن انکو مار ڈالیں تب مسٹر بنسلی تھارنہل صاحب

سے یہ دیکھہ کر فی الفور اوس سخت آگ مین اور دشمنون کے بیچ مین گھس گئے اور کپتان
صاحب ممدوح کو لے آئے مگر زخمی شدید ہوا اونکا ایک بازو اوڑ گیا اور کنپٹی پر زخم
شدید آیا انہی زخمون سے آج صاحب ممدوح مرگئے کپتان ھیولاک صاحب بھتیجے تھا انھون
صاحب کی میم صاحبہ کے بھتیجے تھے۔ جنرل اوترم صاحب نے حکم مذکورہ ذیل نافذ
فرمایا جسکا ترجمہ ہم یہان لکھتے ہین ——————

حکم حکم صیغہ جنرل جیمس اوترم صاحب بہادر مقام خیمہ گاہ لکھنؤ پنجم اکتوبر سنہ ۱۸۵۷ عیسوی

جب کہ فوج حامی محصورین لکھنو کی مدد کو پہنچی اوسوقت سے برگڈیر انگلس صاحب حاکم
حصار لکھنو کو مختلف امورات اور کامون جنگی سے مطلق فرصت نہ تھی اسواسطے
صاحب موصوف مجھکو مجادلہ کی بابت رپورٹ نکرسکے اور پہلا اونکی رپورٹ مین
ابتک اونکی تعریف اور تحسین لکھنے مین تامل رہا برگڈیر انگلس صاحب اور
اونکی محصور جماعت نے جو جو بہادریان دکھلائین اور دلاوریان تین مہینے کے محاصرہ مین کین
ہین اونکے اعلان کرنے مین جو بلا دیر کیا جاتا کچھ دیر کرنی پڑی مگر اب چونکہ مینے
برگڈیر انگلس صاحب سے مفصل رپورٹ پائی تو اونکی تعریف اور شجاعت کے
ظاہر کرنے مین ایک لحظہ بھی دیر نہین کرتا اور برگڈیر صاحب ممدوح اور ہر متنفس کی جو

محاصرہ لکھنو مین محصور تہا دلجمعی کرتا ہون کہ اونکی خدمات قابل تعریف اور تحسین
نے جسقدر میرے دلمین اثر اور تعجب پیدا کیا ہے اوسیقدر تمام قوم انگلشیہ اور
ہماری ملکہ معظمہ خلد اللہ ملکہا کے دلمین اثر ہوگا ۔ مجھکو یقین ہے کہ کل سوانحات
اور تواریخات جنگ وجدل مین کوئی صفحہ اسقدر روشن نہ معلوم ہوگا جسقدر
کہ وہ صفحہ جسپر کہ احوال دلیری اور استقلال اور صبر اور اوٹہانے برداشت
تکالیف شدید محصورین لکھنو کا لکھا جائیگا اور مین خوب اگاہ ہون کہ میری
قلم ناقص کو اتنی طاقت ہرگز نہین ہے کہ اون لیاقتون اور کامون محصورین
کا احوال جو میرے دل پر ثبت ہے بخوبی تمام جناب امیر وکبیر نواب گورنر جنرل ہند کی
خدمت فیضدرجت مین لکھہ سکون اور اون مشکلات اور تکلیفات نا قابل تخمین
کا بیان کر سکون جو محصورین نے اوٹہائین ایک سابق کے گورنر جنرل ہند نے محصورین
جلال اباد کی شانمین لفظ عالی وقار کا لکہا تہا جو کہ اونکے واسطے بہت مناسب
اور موزون تہا مگر میری دانست مین اس سے کوئی اور بہتر لفظ زبان انگریزی
مین ہو تو ان شجاع محصورین لکھنو کی شانمین کہنا چاہئے محصورین جلال اباد
نے زیر حکم سر رابرٹ سیل صاحب کے بڑی شجاعت کی اور اپنے ملک کی
عزت قایم رکہی مگر محصورین لکھنو نے اوس سے بڑھ کے کام کیا ہے یعنی ایک جم غفیر کا

برابر تین مہینہ تک مقابلہ کیا اور اونکو ہمیشہ مار کے ہٹا دیا اور حصار تک آنے نہ دیا
در باب ہندوستانی محصورین حسب درخواست اونکے افسر کے مین دلی خوشی سے تھوڑا سا
انعام دیتا ہون اور مجھکو یقین ہے کہ نواب گورنر جنرل ہند اونکو انعام کامل عطا فرماوینگے
اور در باب محصورین ولائیتی کے مین سوا اسکے کہ برگڈیر صاحب کی سفارش کی
دل سے تائید کرون اور کچھہ نہین کر سکتا مگر مجھکو یقین ہے کہ نواب گورنر جنرل ہند
اونکی خدمات رستمانہ کا عیوض بخشین گے اور ہمارا بادشاہ بہی اپنے کرم شاہانہ سے
اونکو خالی نہ رکھے گا —— **جستے** ہندوستانی سپاہی انگریزی
حصار مین اتبک باوفا رہے سبھون نے انعام پایا اور ایک ایک یا دو دو درجہ عہدہ
مین بڑہائے گئے غرض اب سب افسر ہوگئے کوئی اونمین سے سپاہی کے درجہ مین نرہا

بستم اکتوبر ۱۸۵۷ع موسم سرد جلد عنقریب آنا جاتا ہے کل کے روز
باغی خاموش رہے مگر رات کو مورچہ کا نیو رپر اس خیال سے کہ ہماری توپین وہان سے
اوٹھالی گئی ہین سخت حملہ کیا مگر ایک بوچھار گراپ نے اونکو پسپا کیا ——

بست یکم اکتوبر محاصرہ بدستور جاری ہے . عالم باغ کی طرفسے توپون
کی آواز آرہی ہے معلوم ہوتا ہے کہ وہان پر فوج باغی نے فوج انگریزی پر حملہ کیا ہے
چنانچہ ۲۳ وین تاریخ کو جاسوسون سے اس خبر کی صحت معلوم ہوئی ——

بست ہشتم اکتوبر خبر آئی کہ فوج ظفر موج دہلی کانپور مین داخل ہوئی اور راستہ
مین دو لڑائیو نمین باغیون کو شکست کامل دی —

کوانا صاحب کا دلچسپ وقایع اور کمنڈر انچیف صاحب بہادر کشور ہند کا لکہنو پر چڑہائی کرنا

محصورین لکہنو کو خبر ملی کہ جناب سر کولن کیمبل صاحب بہادر کمنڈر انچیف یعنی سپہ سالار
افواج ہند فتح لکہنو کے واسطے قریب ان پہنچے اور دسوین تاریخ نوامبر کو عالم باغ مین
داخل ہوئے اب ضرور پڑا کہ چند تدابیر اور تجاویز لڑائی جو حاکمان حصار لکہنو نے
سوچین تہین خدمت مین جناب کمنڈر انچیف کے بہیجی جاوین مگر اونکے ساتہہ یہہ بہی لابد تہا
کہ کوئی ایسا عقیل شخص اونکو لیجاوے کہ وہ صاحب ممدوح کو زبانی بخوبی سمجہا دے
اور لکہنو کے مقامات سے اونکو آگاہ کرے اور حملہ کے وقت بطور رہنما اونکے ہمراہ
رکاب آوے ظاہر ہے کہ یہہ کام ہر ایک سے ہونا غیر ممکن تہا اور بڑی جان جوکہون کا
تہا مستر کوانا صاحب نے جو اہل قلم مین سے تہے اور جنہون نے حصار مین بہت سے
کار شجاعت اور مردانگی کے کئے اس کام کے انجام دینے مین کمر ہمت کی باندہی اور جناب
کمنڈر انچیف صاحب بہادر کے کیمپ مین جانا قبول فرمایا چنانچہ سب تجویزین اور
مشورے سمجہہ کر وہ حصار لکہنو سے روانہ ہوئے اور جناب کمنڈر انچیف صاحب بہادر

کمپو مین بخیریت پہنچ گئے اونکا نہایت دلچسپ وقایع کا ترجمہ اسجگہہ لکہا جاتا ہے اس
وقایع کو اونہون نے اپنی قلم خاص سے لکہا ہے ۔ **قولہ**

نوین تاریخ نوامبر کو دس بجے صبح کو مینے حصار لکہنو مین خبر پائی کہ ایک جاسوس کانپور سے
آیا ہے اور آج شب کو وہ چہٹیات جناب کمنڈر انچیف صاحب بہادر کی خدمتمین
عالم باغ لیجاویگا صاحب ممدوح معلوم ہوا کہ پانچ یا چہہ ہزار فوج کے ہمراہ لکہنو کے
نزدیک آن پہنچے ہین مینے اوس جاسوس کو تلاش کر پایا اوسکا نام قنوجی لعل تہا یہہ
شخص قبل از سرکشی صاحب ڈپٹی کمشنر دریاباد کی کچہری مین ملازم تہا وہ پہلے بہی چٹہیان
ہماری حصار سے لے گیا تہا مگر مینے اوسکو اسی مرتبہ حصار مین دیکہا ۔ مینے اوسکو ایک
عقیل آدمی پایا اور اوس سے بیان کیا کہ میرا بہی ارادہ ہے کہ بہیس بدلکر عالم باغ
تمہارے ساتہہ چلون اوسنے مجہے ساتہہ لیجانے مین بہت تامل کیا اور بیان کیا کہ ہمارے
ساتہہ جانے مین ظن غالب یہہ ہے کہ ہم پکڑے جاوین بہتر یہہ ہے کہ ہم مختلف رستون
سے جاکر شہر کے باہر ملجاوین مگر اس تجویز کو مینے قبول نہ کیا چند روز ہوئے کہ مینے سر جیمس
اوٹرم صاحب کو تجاویز او نقشے جناب کمنڈر انچیف صاحب بہادر کی مدد کے واسطے
بنانے دیکہا تہا تاکہ اونکے مدد سے جناب ممدوح کو لکہنو فتح کرنے مین آسانی ہو مینے سوچا
کہ ان نقشون کے لیجانے کے واسطے کوئی آدمی سمجہہ دار چاہئے تاکہ وہ اونکو سمجہا دے

اور جناب کمنڈر انچیف صاحب بہادر کا رضا ہو اس کام کے واسطے مینے عزم کیا اور کرنیل نے پیر صاحب سے ذکر کیا کہ اگر مجھکو اجازت ہو تو مین جناب کمنڈر انچیف صاحب بہادر کے کیمپ مین جانیکو راضی ہون صاحب ممدوح یہہ سنکر نہایت متعجب ہوئے اور فرمایا کہ راستہ مین بہت خطرہ اور خوف ہے اور بالیقین اس کام مین تم جان بر نہوگے مگر اونہون نے میری اسقدر ہمت دیکھکر سر جیمس اوترم صاحب کی خدمت مین میرے ارادہ کی اطلاع فرمائی۔ سر جیمس اوترم صاحب نے بہی مجھکو جانے کی صلاح نہ دی اور فرمایا کہ یہہ کام اسقدر پر خطر ہے کہ مین خود کبہی کسی افسر سے اسکے انجام کے واسطے نہ پوچھتا مگر مینے اونسے بہت ملتجی ہو کر کہا کہ مجھکو اسکے انجام کا یقین اپنے اوپر بہت بہروسا ہے اور کچہہ مشکل نہین سمجھتا آپ مجھکو اجازت دین یہہ سنکر جناب صاحب ممدوح نے اجازت دی اور فرمایا کہ اگر تم جناب صاحب کمنڈر انچیف بہادر کے لشکر مین زندہ پہنچ جاؤگے تو صاحب ممدوح کو ایک بڑی مدد حاصل ہوگی۔ غرض یہہ اجازت لیکر مینے خفیہ خفیہ اپنی تیاری روانگی کی کی اور اپنی میم صاحبہ کو بہی اس امر کی اطلاع نہ دی جبکہ مین سات بجے شام کو گہر سے نکلا تو اونہون نے جانا کہ موافق دستور مین رات کو سرنگ کے کام پر جاتا ہون جو کار کہ میرے متعلق تہا گہر سے نکلکر مینے اپنا بہیس بدلا اور ساڑھے سات بجے بہیس بدلکر مین کرنیل نیپیر صاحب

کمرے مین گیا وہان پر مجھکو کسینے نہ پہچانا مینے اپنی وضع بدمعاشانہ بنائی تہی بندہ مہرے
چیت پاجامہ پہنا اور سفید چیت کرتے پر ایک زرد رنگ کی ریشمی مرزئی پہنی اور جوتے
ہندوستانی پہنکر ہندوستانی ڈہال تلوار باندہی ایک زرد رنگ کی چہیٹ کا ڈوپٹہ دونوں کندہون
پر ڈال اور سر پر عمامہ باندہا اور کمرسے سفید کمربند باندہا اپنے چہرہ کو کندہون تک اور
ہاتون کو کلائی تک سیاہ رنگا سب جیمس اوترم صاحب اور اور کئے مشیر صاحبون نے میرے
بہیس کو بہت پسند فرمایا ــــ اوسوقت رات کو قنوجی لال کے ہمراہ روانہ ہوا اور دریا کے
کنارہ گومتی پر جاکر دریا پار ہونیکے واسطے اپنے کپڑے اوتارے اس مقام پر دریا کا پاٹ
قریب سو گز کے تہا اور پانی قریب قریب ڈیڑہ گز گہرا تہا جبکہ مین دریا پار ہونیکو اوترا
اور تہوڑی دور گیا تو میری ہمت بالکل جاتی رہی اور قدم آگے رکہنے کو جی نہ چاہا اور قصد کیا کہ
اگر میرا ہمراہی بہت آگے نہ بڑہ جاتا تو مین معہ اوسکے واپس اولٹ آتا مگر میرا ہمراہی جست کرکے
پار ہوگیا تہا لاچار مین بہی پار ہوا اور ریتلی طرف جاکر درختون کے نیچے ایک تالاب
کنارے پہر ہمنے کپڑے پہنے جب ہم یہان تہے تو ایک آدمی ہات پانو دہونے کو آیا مگر ہمکو
بغیر دیکہے واپس چلا گیا ـ اب پہر میری ہمت بندہی اور کپڑے پہن کر اور تلوار کندہے
پر رکہہ کر وہانسے روانہ ہوا سامنے جہونپڑیان تہین وہان پہنچکر ایک بندوقچی سے مینے خود
صاحب سلامت کی اوسنے جواب دیا کہ اب سردی بہت پڑنے لگی مین یہہ جواب دیکر

کہ اب سردی روز بروز زیادہ ہوتی جائیگی اگے بڑہا چہہ یا سات سو گز اگے چلکے
ہم لوہے کے پل کے پاس جو دریا گومتی پر واقع ہے پہنچے یہان دشمنون کے سوارو نکا
پہرہ معلوم ہوا اور ایک ہندوستانی افسر نے جو ایک مکان دو منزلہ پر بیٹھا تہا
ہمکو اواز دی میرا ہمراہی مجہسے اگے بڑہا اور روشنی کے قریب گیا اور مین پیچہے کو
کہڑا رہا ہمنے افسر مذکور سے کہا کہ ہم منڈیاون کی چہاونی سے اتے ہین اور اپنے گھر
جاتے ہین یہہ سنکر پہر ہمکو کسینے نہین روکا ہم بائین کنارے دریا گومتی کے برابر چلے
چلتے پہر کے پل کے پاس پہنچے جو کہ لوہے کے پل سے اتہہ سو یا نو سو گز کے فاصلہ پر ہے
یہان پر بہت سے سپاہی اور بندوقچی ملے مگر کسینے کچہہ ہمارا خیال نہ کیا یہان ہم پتہر کے
پل سے پار ہوکر پہر شہر مین داخل ہوئے مگر سپاہی پہرہ پر ایک ادمی سے بات کر
رہا تہا اوسنے بہی ہمارا خیال نہ کیا اور ہم اگے بڑہے چلے گئے اور چوک مین پہنچے جہان
بہ نسبت شہر کے اندہیرا تہا۔ شہر مین بہت سے بندوقچی ملے کوئی ہمسے نہ بولا اگے بڑہ کے
ایک پہرہ تلنگون کا ملا اوسوقت وے لوگ ایک بازاری عورت سے مذاق کر رہے تہے
غرض شہر سے نکلکر جب جنگل مین پہنچے تو ایک چوکیدار ہمکو ملا اوسنے ہمکو ٹہرایا نہیں
مگر یہہ پوچہہ کر کہ ہم کون ہین ہمکو جانے دیا جسوقت کہ مین شہر مین ہوکر ایا معلوم ہوا
کہ اون مقامون مین ایک ثلث ابادی بہی نرہی ہے جبکہ مین جنگل مین پہنچا تو طبیعت

میری بڑی خوشی ہوئی کیونکہ پانچ مہینہ سے جنگل کی ہوا نصیب نہ ہوئی تھی اور قفس
مین بند تھا اب مین اور قنوجی لال آپسمین بات کرتے ہوئے چلے راستہ مین سے ایک
گاجر توڑ کر کھائی وہ اوسوقت مجھکو بہت مزیدار معلوم ہوئی چند میل تک ہم دونو
خوشی خوشی بڑھے چلے گئے مگر آگے چل کر معلوم ہوا کہ ہم راستہ بہولگئے اور دلکشا کی
جانب آگئے جہان کہ دشمنونکا مقام تھا ایک جگہہ دو توپین لگی تہین مین اونکے قریب
گیا تاکہ دشمنون کی طاقت دریافت کرون میرا ہمراہی مجھسے بہت عاجزی سے
کہنے لگا کہ مین آپکو دیدہ و دانستہ اسجگہہ نہین لایا ہون ایسا نہو آپ میری طرفسے
کچھہ شک لاوین مینے اوسکی دلجمعی کی کہ مین تمسے کچھہ دق نہین ہون ایسے ایسے کامون
مین خوف اور خطرہ بھی بہت عاید ہوتے ہین اب آدہی رات کے قریب آگئی تھی ایک کہیت
کے رکھوالے سے ہمنے کہا کہ تو ہمکو تھوڑی دور تک راستہ بتلادے مگر اوسنے عذر کیا
کہ مین بڈہا اور لنگڑا ہون ایک اور شخص سے ہمنے کہا وہ ڈرکر بہاگ گیا اور تمام گانو
مین چلاهٹ مچادی ہم وہانسے جلدی جلدی ندی مین ہوکر چلے یہہ ندی چار باغ
کے نیچے تھی میرے جوتے تر ہوگئے اس سبب سے مین کئی مرتبہ پہسل کر گر پڑا جوتے
میرے تنگ تھے اس سبب سے میرے پیر چھل گئے اور اونمین چھالے پڑگئے دو گھنٹہ
بعد پھر ہم سیدھے راستہ پر آگئے ایک گانو مین دو عورتین ملین جنھونے ہمکو راستہ بتلادیا۔

۱۰ بجے ہونگے جسوقت ایک مقام پر ایک پہرہ تلنگوں کا ہمکو ملا اونہوں نے ہمسے یہہ پوچھا کہ
ہم کہاں سے آئے ہیں اور کہاں کو جائینگے راستہ تبلا دیا مینے اوسوقت یہی مناسب جانا
کہ ہم خود بخود ان سپاہیوں کے نزدیک چلے جاویں چھپ کر جانیمیں شاید اونکو کیطرحکا
شک واقع ہو۔ قنوجی لال نے ابمجھسے کہا کہ مجھے اپ عالم باغ کے اندر نہ لیجائیے کیونکہ
مین راستہ سے واقف نہیں ہوں اور علاوہ اسکے دشمن چارونطرف محیط ہیں
مین بالکل تہک گیا تہا اور میرے پیر چہل گئے تہے اسواسطے مین چاہتا تہا کہ عالم باغ
مین جاؤن مگر چونکہ میرا ہمراہی بہت خائف تہا لہذا مینے اوسکو اجازت دی کہ اگر
تو چاہے تو جناب کمنڈر انچیف صاحب بہادر کے لشکر مین چلا جا جو کہ اس رات بنی مین تہا
بنی ایک گانو ہے جو کہ کانپور کی سڑک پر لکہنو سے اٹہارہ میل کے فاصلہ پر واقع ہے
اب چاند او ٹہہ ایا تہا اور راستہ بخوبی نظر اتا تہا تین بجے تہے جسوقت کہ ہم ایک میدان
مین جہان امبہ کے درخت بہت تہے پہنچے جہان ایک شخص بیٹہا ہوا گا رہا تہا مینے سوچا
کہ وہ گنوار ہے مگر اوسنے ہمین دیکہہ کر پچیس سپاہی بلا لئے جو کہ ہمسے مختلف سوالات
پوچہنے لگے قنوجی لال گہبرا گیا اور اوسنے اوس چٹہی کو جو بنام جناب کمنڈر انچیف صاحب
بہادر تہی علیحدہ پہینک دیا مینے اپنی چٹہی کو اپنے عمامہ مین بدستور رہنے دیا ہمنے
سپاہیوں سے کہا کہ ہم غریب آدمی ہیں اور امرولا گانو کو جاتے ہیں وہاں ایک دوست

کو خبر دیتا ہے کہ اوسکا بہائی گولی سے مارا گیا ہے آپ مہربانی فرما کر ہمکو گانوکی سڑک
تبلا دیجیے اونکی دلجمعی ہوگئی اور اونہون نے ہمکو راستہ تبلا دیا آدہے گہنٹہ تک ہم اوسی
سڑک پر جو کہ سپاہیون نے تبلا دی تہی چلے بعد ازان ایک جہیل ہمکو ملی جہیلین اوسکے علاقہ
مین بہت ہین — ہمین اس جہیل سے پار ہونا پڑا اور دو گہنٹہ تک کمر کمر پانی اور گہاس مین چلے
ہولے سے اس جہیل مین آن پڑے اور جب بہت دور نکل گئے تب معلوم ہوا کہ ہم
جہیل مین آن پہنسے ہین پہر واپس جانا بیفائدہ تہا جب اوس جہیل سے نکلے تو مین نہایت
تہک گیا تہا کیچڑ اور گہاس اور پانی مین بمشکل اتنا راستہ کاٹا اور مجہکو بڑا ڈر یہہ تہا کہ
میرے منہہ کا رنگ نہ مٹ جاوے اگرچہ ہاتون کا تو کسیقدر دہل گیا مینے اب چوتہائی گہنٹہ
تک دم لیا اگرچہ میرا ہمراہی اس امر مین بہت مانع ہوا بعد ازان ہم دو جگہہ تلنگون کے پہرون کے
سے ہوکے گذرے مگر اوسوقت دونو جگہہ سنتری پہرون پر ہوشیار نہ تہے اب چار بج
گئے تہے اور رات بہت تہوڑی باقی تہی ایک جگہہ مین انبہ کے درختون کے ایک گوشہ
مین ایک گہنٹہ بہر سو رہنے کے واسطے ٹہر گیا قنوجی لال نہایت ملتجی اور بضد ہوا کہ یہان
سو رہنا مناسب نہین ہے مگر مینے خیال کیا کہ اب اتنا خوف نہین ہے جتنا کہ قنوجی لال
بیان کرتا ہے یہہ خیال کر کے مین لیٹ گیا اور قنوجی لال سے کہا کہ تم ادہر ادہر تمام
درختون مین دیکہہ لو کہ کوئی آدمی تو نہین ہے جو ہمارے یہان اپنی خبر دے جب ہم یہان سے

روانہ ہوئے اور تہوڑی دور پہنچے تہے کہ ایک اواز حکم ورکی آئی یہہ سنتے ہی
خوشی کے مارے میرے انکہون مین انسو بہر آئے اور مینے جان لیا کہ مین انگریزی فوج
مین آن پہنچا معلوم ہوا کہ انگریزی فوج مین سے سکہہ سوارون کا بکٹ لگا ہوا ہے سکہہ افسر
میرا حال سنکر کہ مین کہان سے آیا ہون ازبس خوش ہوا اور اپنے دو اوسیون کو
میرے ساتہہ کر دیا تاکہ مجہکو فوج پیشین کے لشکر مین لیجاوین وہان جب پہنچا تو ایک
افسر نوین رسالہ بہالہ برداران شاہی کا جو اپنے پہرونکے ملاحظہ کے واسطے ایا تہا ملا
افسر موصوف مجہکو اپنے ڈیرہ مین لے گیا اور مجہکو موزا اور پاجامہ پہننے کو دیا
اور ایک گلاس برانڈی پانی عنایت کیا جو کہ مینے دو مہینہ سے نہین چکہا تہا۔ مین
اسطور پر صحیح وسلامت پہنچ جانیکا خداوندکی درگاہ مین شکر بجالایا اور قنوجی لال کا
بہی شکرگذار رہا کہ وہ مجہکو بڑی ہمت اور دانائی کے ساتہہ اپنے ہمراہ لایا اور اسمین
شک نہین کہ بفضل خدا میرا سلامت رہنا اوسیکے باعث سے ہوا ہے پہلے جان
جو کہونکا کام مینے دو مطلب سے کیا ایک تو یہہ کہ مین چاہتا تہا کہ جناب کمنڈر انچیف
صاحب بہادر جبکہ خلاصی محصورین لکہنو کے واسطے نزدیک اوینگے مین اونسے شامل
ہوکر اونکی کچہہ مدد کرون اور دوم بلند نظری مجہکو یہہ تہی کہ کوئی ایسا کام کرنا
چاہئے جس سے طمغہ شاہی حاصل ہو جناب کمنڈر انچیف صاحب بہادر سر کولن کیمبل

اور اونکے مشیر افسرون نے میری ازبس تواضع کی اور بڑی مہربانی فرمائی اور جب واپس لکہنو پہنچا تو تمام صاحبان محصورین اور سر جیمس اوترم صاحب نے مجہکو بہت بہت مبارکباد دی اور نہایت خوش ہوئے جب مجہکو یہہ بات یاد آتی ہے تو مجہکو اپنی محنتونکا ثمرہ مل جاتا ہے مگر اسمین شک نہین کہ اگر مجہکو طمغہ شاہی ملجاویگا تو مین اور بہی زیادہ تر خوش ہونگا ———

راقم جیمس کوانا مقام خیمہ گاہ عالم باغ ۱۴ نومبر ۱۸۵۷ء

دوسرے روز دوپہر کو عالم باغ کے مکان کی چہت پر ایک جہنڈی کہڑی ہوی جس سے محصورین لکہنو کو معلوم ہوا کہ کوانا صاحب صحیح وسلامت عالم باغ مین پہنچ گئے ہر آدمی کو اس امر سے نہایت خوشی ہوئی خصوصاً سر جیمس اوترم صاحب از بس خوش ہوئے کوانا صاحب کی اس جانفشانی کے کام کے باعث بڑی عزت ہوئی اور اونکو طمغہ شاہی عطا ہوا لفٹننٹ ہچنس صاحب حصار لکہنو کی مضبوطی مین سرگرم رہے سرنگین کہودین اور خاص بازار کی جانب دیوار مین بندوقین چلانے کے واسطے سوراخ کئے - حقیقت یہہ ہے کہ اس زمانہ مین اس شجاع افسر نے بڑے بڑے شجاعت کے کام کئے اونہون نے ایسی ایسی عقلمندی کی تدبیرین کین کہ دشمن جبکہ اپنی سرنگین اوڑانے مین فتحیاب بہی ہوئے تو اونسے کچہہ نقصان نہ پہنچا ———

جبکہ سر کولن کیمبل صاحب شہر کے نزدیک آ پہنچے تو محصورین نے بہی اونکی مدد کے
واسطے تیاریان کین کپتان کروملن صاحب نے ہرن خانہ کے نیچے سرنگ کہودکر
تیار کی اور چودہوین تاریخ اوسمین اگ دینی مقرر کی گئی ہتی مگر چند وجوہ سے اگ لگانا
ملتوی رہا جبکہ ۱۶ وین تاریخ کو سرنگ مذکور اوڑائی گئی تو باعث گیلے ہوجانے بارود کے
سرنگ کا زور بہت کم ہوگیا ۔ لفٹننٹ ہچنسن صاحب نے ایک جماعت پلٹن ۴۲ مین سے
لیکر حملہ کر کے اوس مکان کو قبضہ دشمن سے چہین لیا جسمین پیشتر کپتان ایڈولف اوٹ صاحب
رہتے تہے اور ۴۴ وین پلٹن مین سے کچہہ آدمیون نے زیر حکم کپتان ولسن صاحب
بسرکردگی لفٹننٹ ہال صاحب ہرن خانہ پر حملہ کیا اور اوسکو فتح کرلیا کرنل پرنل
صاحب نے اوس مکان کو جو کل گہر کے نام سے مشہور تہا قبضہ کرلیا مگر دشمنون نے
قیصر باغ پر سے ایسے گولے مارے کہ انگریزی فوج کو مکان مذکور چہوڑ دینا پڑا مگر
کپتان پرنل صاحب نے اوسکے جلا دینے کا حکم دیا ۔ کپتان رسل صاحب اور کپتان
اوکسش صاحب نے ایک غول ۲۷ پلٹن پہاڑی زیر حکم کپتان لوکہارٹ صاحب لیکر
اصطبل شاہی پر حملہ کیا اور فتح کرلیا جناب کمنڈرانچیف صاحب بہادر کے پاس اجانکی
خبر سنکر محصورین کی خوب ہمت بندہ گئی اور اسطور پر حملے کرکے مکانات مذکورہ بالا
فتح کرلئے یہہ سب ہمین بحکم سر جیمس اوترم صاحب ہوئین تاکہ جناب کمنڈرانچیف صاحب بہادر

کو جو سکندر باغ کی جانب سے آتے تھے فتح کرنے مین اسانی ہو – نوین تاریخ ماہ
نومبر کو لن کیمبل صاحب بہادر نے کانپور سے جانب لکھنؤ کو کوچ کیا اور اس فوج سے
جو زیر حکم برگڈیر ہوپ گرانٹ صاحب کے تھی شامل ہو کر بنتی کے مقام پر خیمہ زن ہوئے
جو مقام کہ عالم باغ سے سات میل کے فاصلہ پر ہے – لشکر ظفر پیکر جناب کولن کیمبل
صاحب کی تفصیل یہہ ہے اٹھہ ضرب توپ کپتان پیل صاحب متعلقہ فوج جہازی
دس توپین اسپی توپخانہ کی – چھہ ضرب ہلکی میدانی توپین – نوان ولایتی رسالہ
بہالہ برداران شاہی – چند تروپ رسالہ سکہان اور رسالہ ہڈسن صاحب –
چند کمپنی پلٹن نمبر ۸ و ۵۳ و ۷۵ و ۹۳ مین سے – دو پنجابی پلٹن – ایک
طائفہ قلیل ہندوستانی سیپرز اینڈ مائنرز – شمار مین یہہ کل فوج تین ہزار چار ہزار
کے قریب تھی جسمین سے قریب دو ہزار سات سو کے پیادہ تھے اور سات سو کے
قریب سوار – عالم باغ کے پرلی طرف دشمنون نے فوج پیشین کمنڈر انچیف صاحب
بہادر پر حملہ کیا جسمین لفٹننٹ گف صاحب نے جو حاکم رسالہ بے ائین ہاڈسن صاحب تھے
بڑی شجاعت ظاہر کی اور دشمنون کو خوب شکست دی بعد اس فتح کے کل فوج
انگریزی عالم باغ پر پہنچی وہان جناب صاحب کمنڈر انچیف بہادر نے اپنی بہیڑ اور
اسباب کو چھوڑا اور فوج لیکر دلکشا کی جانب کو کوچ کیا یہہ مکان شکارگاہ بادشاہ

بادشاہ سابق اودہ کی تہی عالم باغ سے قریب سات سو کے اور بہی ولائیتی فوج
جناب کمنڈر انچیف صاحب بہادر کے ہمراہ ہوئی جبکہ فوج دلکشا کی جانب روانہ
ہوئی تو دشمنون نے فوج پیشین پر گولیون کی سخت بوچہار برسائی فوج پیشین
کرنیل ہملٹن صاحب کے زیر حکم تہی اونہون نے دشمن کو شکست کامل دی اور ندی سے
جو دلکشا اور عالم باغ کے مابین واقع ہے پار کردیا اور تعاقب کرتے ہوئے مارتی
کالج سے پرے ہٹادیا اور کالج مذکور کو بہی دشمنون نے لاچار چہوڑ دیا بارہوین
تاریخ نوامبر کو تہوڑی سی لڑائی کے بعد جناب کمنڈر انچیف صاحب بہادر معہ اپنی
کل فوج کے دلکشا مین خیمہ زن ہوئے سولوین تاریخ کو صاحب بہادر ممدوح معہ
کل فوج کے محصورین کی جانب سکندر باغ کی طرف روانہ ہوئے اور دلکشا مین
اٹہوین پلٹن کو حفاظت کے واسطے مقرر فرمایا اور پہلے سے تجویز ہوگئی تہی کہ جسوقت جناب
کمنڈر انچیف صاحب بہادر فوج لیکر تشریف لاوین اوسوقت جنرل ھیولاک صاحب
حصار کی طرف سے روانہ ہون چنانچہ جنرل ھیولاک صاحب بہی فوج لیکر حصار سے
نکلے سکندر باغ ایک بڑا باغ ہے گرد اوسکے بلند چار دیواری ہے اور بیچ مین ایک
بہت عمدہ مضبوط عمارت ہے اوسکی مضبوطی دشمنون نے بڑی مستحکم طور پر کی
تہی اور اونکا ارادہ تہا کہ اسمکان کو دم واپسین تک بچا وینگے اوسمین ایک

فوج کثیر دشمن کی مقیم تھی اور اوس سے باہر بھی ایک گانون مین جو سکندر باغ کے قریب ہے
بہت سی فوج باغی خیمہ زن تھی فوج انگریزی کو سکندر باغ تک پہنچنے مین اس
گانون مین ہو کر گذرنا تھا برگیڈیر عیدرین ہوپ صاحب اپنا غول لیکر گانو کی جانب
اگے بڑھے یہہ دیکھکر دشمنون نے سخت توپ اندازی شروع کی اس سبب انگریزی
فوج متفرق ٹکڑیون مین علیحدہ علیحدہ ہو کر اگے بڑھی اور دشمنون کی توپون کے
جواب مین توپخانہ اسپی کپتان بلنٹ صاحب اور بہاری توپین کپتان ٹریورز
صاحب کے شاہی توپخانہ کی لائی گئین اور باوجود اسکے کہ دشمن سکندر باغ اور گانو
سے خوب گولیان برسا رہے تھے تسپر بھی انگریزی فوج نے ان توپون کو لگا کر چلانا
شروع کیا اور برگیڈیر صاحب خود اپنا غول ہیشین لیکر یکبارگی گانو پر حملہ کرکے
جا پڑے اور گانو مذکور سے باغیون کے پیر اوکھڑ گئے اور وہانسے بھاگ کر سکندر
باغ مین جا گھسے سکندر باغ سے باہر اور گانو کے بائین جانب دشمن ایک بارک
پر قابض تھے اس بارک پر ایک جماعت پلٹن پہاڑی نمبر ٩٣ مین سے زیر حکم لفٹنٹ
کرنل ہسے صاحب اور ایک جماعت پلٹن نمبر ٥٣ مین سے زیر حکم کپتان والس صاحب
بڑی دلیری کے ساتھہ حملہ آور ہوئی کپتان بلنٹ صاحب کی توپون نے انکی مدد کی
اس فوج نے جلد دشمنون کو بارک سے نکال دیا پہاڑیون نے تو بارک کا قبضہ کرلیا

اور سو۵ پلٹن کے ادمیون نے دشمنون کا تعاقب کرکے اونکو دور میدان مین جہٹا دیا
بعدازان خاص سکندر باغ پر حملہ ہوا یہہ حملہ نہایت سخت تہا فوج انگریزی باوجود
اسکے کہ منزلون کی ماری اور تہکی تہی اور بباعث قلت فوج کام کی اسقدر کثرت تہی
کہ ارام اور نیند انگریزی فوج کو بہت کم نصیب تہا مگر پہر بہی سکندر باغ پر اس
بہادری اور شجاعت کے ساتہہ حملہ کیا جس کسینے دیکہا اور سنا عش عش کرتا ہے دشمن
بہی اب مایوس ہو ہوگئے تہے اور مثل مشہور ہے کہ مرتا کیا نکرتا وہ اب اس قدر
دل کہول کے لڑے کہ پیشتر کبہی ایسا نہ لڑے تہے اونہون نے ارادہ مصمم کرلیا
تہا کہ یا تو فتحیاب ہوجئے یا مرجائے۔ سکندر باغ کے حملہ پر اول چوتہی پلٹن سکہہ
کو جو زیر حکم لفٹننٹ پال صاحب تہی آگے بڑہنے کا حکم ہوا پلٹن آگے بڑہی مگر لفٹننٹ
صاحب ممدوح مارے گئے۔ اس پلٹن کے بعد حکم ہوا کہ پلٹن ہپاٹنی نمبر ۹۳ زیر
حکم لفٹننٹ کرنل گورڈن صاحب اور پلٹن نمبر ۵۳ زیر حکم جناب والٹن صاحب
اور ایک جماعت پلٹن ۹۰ زیر حکم میجر بارنسٹن صاحب کو حکم تہا کہ حملہ کرین
مگر فوج ولائیتی کو اتنا صبر کہان تہا کہ سکہہ لوگون کے بعد حملہ کرین اس خیال سے
کہ شاید صرف سکہہ لوگون کی اس حملہ مین ناموری رہے ولائیتی فوج بہی سکہہ لوگون
کے بعد دوڑ پڑی اور اپسمین یہہ دیکہتے ہونگے کہ پہلے کون جاوے دیوانہ وار سکندر باغ

سکندر باغ پر گرے ایک دیوار ایک جانب سے تہوڑی سے ٹوٹ گئی تہی اوسکے راستہ سے
ایک ایک مرتبہ تہوڑے تہوڑے ادمی اندر جاسکتے تہے دشمنو نکوا وسطرفسے دیوار ٹوٹ جانیکا
مطلق خیال نہ تہا اس سبب وہان کچہہ مضبوطی نہین کی تہی اس سبب سے رفتہ رفتہ بہت شجاع
فوج انگریزی اوس راستہ سے سکندر باغ کی دیوار تک پہنچ گئی اتنے مین دشمن اوسطرف
آن پہنچے اور توپین لگا دین اور باوجو اسکے کہ انگریزی فوج اندر گہستے وقت اوسطور
پر ضایع ہوتی تہی جیسے چیا بہاڑ مین بہنتا ہے مگر پہر بہی اندر گہسے چلے جاتے تہے
اور ایک قدم پیچہے کو نہین ہٹتے تہے آخر کو کل فوج باغ کی چار دیواری کے
نیچے پہنچ گئی اور جسوقت دشمن نے دیوار کے سوراخو نمین سے بندوقین چلائین
اوسوقت فوج انگریزی دیوار کے نیچے ہوگئی جبکہ بندوقین دشمن کی چل گئین اور اونہون نے
دوبارہ بہرنے کا ارادہ کیا اوسوقت فوج انگریزی لوہے کی سلاخون اور
کہڑکیون کو توڑکر باغ کے اندر جاگہسے دشمنون نے ہر چند روکا مگر کچہہ نکرسکے دو ہزار
ادمی کے قریب دشمنو نکا اوسوقت مارا گیا دروازہ سکندر باغ اور اندر مکان کے
کمرے خون سے لبریز ہوگئے تہے اور مردون اور زخمیون کے ڈہیر لگ گئے تہے
اسطور پر یہہ مضبوط جگہہ سکندر باغ کی جہان دشمنو نکا ہجوم تہا فتح ہوگئی
باقی حکایت فتح لکہنو اینده حصہ مین بیان کرینگے ———

تاریخ بغاوت ہند

حصۂ سویم

جلد دوم

جناب کمانڈر انچیف صاحب بہادر کی لکھنؤ پر چڑھائی کا بقیہ بیان

گذشتہ حصہ مین لکھا گیا ہے کہ جناب سر کولن کیمبل صاحب بہادر کمانڈر انچیف کشور ہند لکھنؤ پر چڑھ آئے اور وہان پہنچکر سکندر باغ کے مقام پر ایک بڑی بھاری فتح حاصل کی بعد فتح ہونے سکندر باغ کے ایک اور مکان مسمی شاہ نجف مین باغیونکا ازدحام تھا یہہ مقام ایک بڑی مسجد ہے اور چارونطرف چار مینار ہین جنپر دشمنون کے نشانے بازون نے چڑھ کر برگیڈیر گرانٹ صاحب کی فوج اور کپتان پیل صاحب کے جہازی غول پر بندوقین چلائین اوسوقت جناب کمانڈر انچیف صاحب بہادر نے اوسکی خالی کرانیکی تدبیر کی شاہ نجف کے گرد بہی ایک بہت عمدہ باغ ہے اور بڑی اونچی چار دیواری ہے جسمین چارونطرف بندوق چلانیکے واسطے سوراخ بنے ہوئے تہے

دروازہ کو دشمنون نے چنوا دیا تہا اور ہر سمت چار دیواری کو دشمنون نے نہایت مستحکم اور مضبوط کرلیا تہا اسمکان کے مقابل مین کپتان پیل صاحب نے اپنی بہاری ۲۴ پونڈی توپ لیکر چلے اور اونکی مدد کو غبارہ اور میدانی توپین بہی ساتھہ ہوئین جبکہ صاحب ممدوح نے توپین لگاکر شاہ نجف پر چلانی شروع کین تو دشمنون نے بہی نہایت سختی کے ساتھہ جواب مین توپین سر کرنے لگے اور تین گہنٹہ تک برابر بڑی غضبناک اگ پہنکتے رہے کپتان پیل صاحب کے جہازی ادمیون کے ہمراہ ۹۳ نمبر کی گورہ پلٹن بہی ساتھہ تہی جنہون نے دشمن پر برابر بندوقون کی باڑین مارین تین گہنٹہ کی توپ اندازی کے بعد برگڈیر گرانٹ صاحب نے اپنے پہاڑی ادمیون کو لیکر اور میجر بارسٹن صاحب نے اپنی پلٹن کو لیکر شاہ نجف پر یکبارگی حملہ کیا اور حملہ کرتے ہی یکبارگی دیوار وغیرہ توڑکر کل فوج مانند مست ہاتیون کے شاہ نجف کے اندر گہس گئی اور ایک لحظہ مین شاہ نجف کو دشمنون کی لاشون سے بہر دیا بوس فتح کے فوج نے ارام کیا اور وہین خیمہ زن ہوئی یہہ حکایت سولوین تاریخ نومبر ۱۸۵۷ع کی ہے دوسرے روز ۱۷ تاریخ کو کپتان پیل صاحب نے اوس مکان پر حملہ کیا جو میس ہوس یعنی میز باورچی خانہ انگریزی کے نام سے مشہور ہے اسکے گرد دشمنون نے ایک عمیق خندق کہودی تہی اور مٹی کی مضبوط چار دیواری بنالی تہی یہہ مکان دو منزلہ تہا اول

کپتان پیل صاحب نے اپنی ۸ و ۲۴ پنی توپ سے بامداد ایک مورچہ غبارون کے اوسپر اسقدر
گولہ باری کی کہ اکثر جگہہ سے مسمار اور شکستہ ہوگیا بعد ازان کپتان ہوپکنس صاحب
بسکرو کی اپنی پلٹن گورہ نمبر ۵۳ اور ایک کمپنی کپتان اولزلی صاحب کی پلٹن
نمبر ۹۰ اور لفٹنٹ پولٹ صاحب کے سکہون نے مکان مذکور پر حملہ کیا اور ایک
آن مین دیوار توڑکر اندر گہس گئے اور باغیون کو تہ تیغ کیا مس ھوش کے عقب
مین رسد خانہ تہا جسمین میجر بینکس صاحب رہتے تہے اوسمین بہی باغی قابض تہے
اوسکو بہی سکہون نے حملہ کرکے لے لیا غرض اس تاریخ جناب کمانڈر انچیف صاحب بہادر
نے اپنی جانب اور جناب جنرل صیولاک صاحب نے حصار کی جانب تمام مکانات
مستحکم جنمین باغی قابض تہے فتح کرلئے موتی محل بہی قبضہ سرکاری مین آگیا۔
اب دلکشا سے لیکر حصار تک راستہ صاف ہوگیا اور مابین دلکشا اور حصار کے
تار برقی قایم کیا مگر اسکے قایم کرنیمین برگیڈیر رسل صاحب زخمی شدید ہوئے اور انکے
بعد کرنل بڈلف صاحب مارے گئے آخر کو لفٹنٹ کرنل ہال صاحب نے بمدد توپخانہ
کپتان لورشیر صاحب مین اس مطلب کو انجام پہنچایا یہہ مطلب ہوا ہی تہا کہ دشمنون نے
مس ھوش کے پیشین پہرہ پر حملہ کیا اوسوقت جناب کمانڈر انچیف صاحب بہادر
بذات خود پلٹنون ۲۳ اور ۵۳ مین سے آدمی لیکر دشمنون کے مقابلہ پر چلے کپتان

رمنگٹن صاحب کا اسپی توپخانہ سپہ سالار صاحب بہادر کے ہمراہ تھا فوراً دشمن بھاگے اور سینکڑون اوسیجگہہ قتل ہوئے اب محصورین لکھنو کی خلاصی کامل ہوئی اسی تاریخ سہ پہر کو سر کولن کیمبل صاحب بہادر سپہ سالار ہند سر جیمس اوترم صاحب اور جنرل ہیولاک صاحب سے ملاقی ہوئے جبکہ اندونون جنرلون نے سپہ سالار ہند سے ہاتھہ ملائے اوسوقت تمام فوج انگریزی مین مبارکبادی کا ایک شور عظیم برپا ہوا ـــــ



سر کولن کیمبل صاحب بہادر کمانڈر انچیف یعنی سپہ سالار افواج ہند

سر جیمس اوترم صاحب نے اوسوقت سپہ سالار ہند کی شکرگذاری ادا کی اور جنرل
ھیولاک صاحب نے سپہ سالار ہند کی فوج کو اوسوقت کہڑے ہوکر بہت شاباش اور آفرین
کی جسوقت کہ جنرل صاحب ممدوح فوج کے سامنے یہہ تقریر کہہ رہے تہے اوسوقت اونکا
خاص لڑکا زخمی ہوکر زمین پر گرا مگر جنرل صاحب بکمال استقلال اپنی جگہہ کہڑے رہے
اور جب فوج کے سامنے تقریر کر چکے اوسوقت وہ اپنے لڑکے کو دیکہنے گئے خوش حالی سے
زخم شدید آیا تہا جلد آرام ہوگیا اسطور پر ۱۷ تاریخ نوامبر ۱۸۵۷ء کو محصورین لکہنو کو
آزادی کامل حاصل ہوئی اور لکہنو ایک بار پہر قبضہ و تصرف انگریزی مین آگیا۔

مگر ان فتوحات مین جناب سپہ سالار صاحب بہادر ہند کا نقصان بہی بہت ہوا
ایک سو بائیس ۱۲۲ افسر مارے گئے۔ اور تین سو پینتالیس ۳۴۵ زخمی ہوئے جسمین سے بہی بہت سے
مر گئے جناب کمانڈر انچیف صاحب بہادر خود زخمی ہوئے مگر عنایت الہی سے زخم
خفیف آیا اچہے اچہے بہادر انگریزی لکہنو کی چڑہائی پر کام آئے ہم اسجگہہ یہہ بہت
عمدہ نقشہ درج کرتے ہین جس کے ملاحظہ سے وہ راستہ جس سے جناب کمانڈر انچیف
صاحب بہادر لکہنو مین آئے۔ اور مختلف مقامون کو لڑکر فتح کیا بخوبی معلوم
ہوگا اسمین سب مقامات مندرج ہین یعنی جناب کمانڈر انچیف صاحب بہادر کا
عالم باغ سے دلکشا پر آنا اور وہانسے مارٹن نیئر کالج پر حملہ کرنا اور پہر سکندر باغ

کو لیتیا اور وہانسے شاہ نجف اور مس ہوش کو فتح کرکے رزیڈنسی یعنی حصار لکہنو
مین داخل ہونا معلوم ہوتا ہے اس نقشہ کو بہت درستی کے ساتھ ہیمالیٹن کرکے
جناب کپتان بورشیر صاحب نے بنایا ہے جنکی کتاب مین سے ہم بہی نقل کرتے ہین

محصورین لکہنو کی خلاصی کامل ہونا اور حصار رزیڈنسی کا خالی کرنا

جب سر کولن کیمبل صاحب بہادر کمانڈر انچیف کشور ہند حصار رزیڈنسی
مین داخل ہوئے تو اوسوقت محصورین کو اتنی ہی خوشی حاصل ہوئی جسقدر جنرل
ہیولاک صاحب کے اپنے پہنچنے سے ہفتم ستمبر کو ہوئی تہی سر کولن کیمبل صاحب بہادر
کی فوج اونہین مقامات پر جو اوسنے فتح کئے تہے قابض رہی اور محصورین کو حکم ہوا
کہ تیاری روانگی اور خالی کردینے حصار رزیڈنسی کی کرین یہہ سنکر محصورین
کو بڑا تعجب ہوا کیونکہ اونکو یہہ امید نہ تہی کہ سرکار انگریزی بعد فتح کرنے اور اوٹہانے
اسقدر نقصان عظیم کے پہر ایک مرتبہ لکہنو کو قبضہ و تصرف باغیان مین چہوڑ
دیگی محصورین کی خلاصی کرانیوالون نے اونکے بچانے مین بیشمار جانین نثار کین اور جتنی
جانین کہ بچین اوتنی ہی بچانے مین کام آئین جناب سر کولن کیمبل صاحب بہادر کی
شکرگذاری اور بہی اوپر واجب تہی کیونکہ اونکا اوده مین تشریف لانا صرف

اس نظر سے ہوا کہ محصورین کو خلاص کرین بعد فتوحات مذکورہ بالا صاحب ممدوح
حصار مین مع فوج پہنچ آملے اور محصورین کو اونکے آنے سے جتنی خوشی ہوئی اوسکا بیان غیر ممکن ہے
انگریزی حصار کی سب عورتین اور بچے اور بیمارونکے واسطے حکم ہوا کہ دلکشا مین
جاوین اور وہان اونکے واسطے خیمے نصب ہوگئے اور مرد کئی روز تک واسطے حفاظت
مورچونکے بدستور حصار مین رہے حصار چھوڑنیکے وقت بہت قلیل اسباب ہر شخص کو لیجانے
کی اجازت ہوئی اور باقی بہت سا اسباب وہین چھوڑنا پڑا یہہ سب سامان پیچھے چھوڑنیکے
واسطے چھوڑنیمین بہت رنج ہوا عورتونکا لباس اور لڑکونکے کپڑے اور بیش قیمت شالین
اور مردونکا لباس اور کہانا پکانے کے برتن اور چینی کے برتن اور سب قسم کا اسباب
آرائش اور خانہ داری وہین چھوڑنا پڑا حصار کے مورچون پر سے توپین اوٹھالین
اور لکھنؤ خالی کردینے کی تیاریان ہوگئین اور توپین ملکیت بادشاہ اودھ جو بلا گاڑی
تھین اونکو توڑ ڈالا اور خزانہ بھی اوسوقت جبکہ میم اور بچے حصار سے دلکشا کی جانب روانہ
ہوئے اونکے ہمراہ کردیا گیا راستہ خراب اور بیڈھنگا تھا بیچارنی میمون کو چلنے مین
بہت تکلیف ہوئی چھہ میل برابر پیدل چلنا پڑا راستہ بخیریت طے ہوا الا ایک جگہہ
پر دشمنون نے گولیان مارین مگر صرف ایک ضعیف عورت کے ٹانگ مین زخم
آیا باقی سب دلکشا بحفاظت تمام پہنچ گئین حاکم اعلی انگلس صاحب بہادر کی میم صاحبہ جنہونے

اس موقع پر قابل تعریف کے کام کیا روانگی کے وقت ایک ڈولی اونکے واسطے
تیار کی گئی مگر اونہون نے بلا تامل اوسمین سوار ہونے سے انکار کیا اور کہا کہ مین بہت
اچھی طرح ہون اور چل سکتی ہون جبکہ اتنے زخمی اور بچے اور بیمار عورتونکے پاس
سواری نہین ہے تو مجکو کب زیبا ہے کہ مین سوار ہوکر چلون اس تاریخ کا احوال
جنابہ ممدوحہ نے اپنے وقایع مین اسطور پر لکہا ہے ۱۷ تاریخ نوامبر کی شام کو
کمانڈر انچیف صاحب بہادر نے حکم بہیجا کہ تمام بیمار اور زخمی اور بی بیان اور بچے
حصار ریذیڈنسی سے دلکشا چلے جاوین اور فوج کو حکم دیا کہ حصار سے مورچے اوٹھا لین اور
تمام اسباب جنگی کو جلا کر خاک کرین دوسرے روز کچھہ حکم مین تبدیلی ہوئی اور
صرف بیمار آدمی ریذیڈنسی سے دلکشا روانہ ہوئے اور ۱۹ تاریخ کو تمام ہمین اور
بچون نے حصار کو خالی کیا اوسی اثنا مین ایک خوشخبری یہہ پہنچی کہ اور انگریزی
فوج اودہ مین پہنچ گئی ہے اور غالب ہے کہ اودہ خالی نہ کیا جاوے چار بجے
سہ پہر کو ہمنے یہہ جگہہ جہان اتنا عرصہ فکر و تردد اور خوف مین کٹا چہوڑی کچھہ گاڑی
یا گہوڑے ہمارے پاس نہین تہے سبکو پیادہ چلنا پڑا راستہ محفوظ تہا الا تین
جگہون پر دشمنون کی زد تہی اون جگہونسے ہم دوڑکے آگے بڑہ گئے مگر ایک غریب
میم کے زخم آیا چہہ بجے شام کو ہم سکندر باغ پہنچے وہان ہمارے واسطے ڈولیان تیار تہین

اور ادہی کے واسطے کچہہ فوج بہی منتظر تہی اسجگہہ کا احوال قیاس کیا جاسکتا ہے کہ کیا
ہوگا پرسون ہی کے روز یہان دو ہزار ادمی دفن ہوچکے تہے مگر تاہم یہان پہنچکر ہمکو روٹی
اور مکہن اور دودہ وغیرہ نصیب ہوا جوکہ شروع محاصرہ سے ہمکو نہ ملا تہا۔ دس بجے
رات کو پہر ہم سب سکندر باغ سے روانہ ہوئے اکثر میمین پالکیون مین سوار ہوئین
مگر ہمارے پاس سواری کے واسطے ایک بہلی تہی کچہہ سوار اور پیادہ ہمارے ساتہہ تہے
سکندر باغ سے نصف میل چلے تہے کہ فوج مین یکا یک حکم ٹہیر جانیکا ہوا اور حکم بہیجا گیا
کہ تہوڑی فوج مدد کو آوے کیونکہ گمان یہہ ہوا تہا کہ دشمن ہم پر حملہ کریگا مگر یہہ خبر
صحیح نہ نکلی دو گہنٹہ بہت تردد اور فکر مین کٹے اخر کو دلکشا بخیریت تمام پہنچ گئے اور
خیمے جو ہمارے واسطے تیار کیے گئے تہے اوسمین قیام کیا۔ کرنل لٹل صاحب متعلقہ
نوین رسالہ شاہی بہادر اور ون نے ہماری تواضع اور حفاظت کی۔ ہم بڑے خدا کے
احسانمند ہین کہ اوسنے پہر ہمکو ازاد کیا اور دنیا کی ہوا کہلائی مگر مجہکو اپنے پیارے خاوند کے
نہونیسے نہایت بری معلوم ہوتی ہے تردد مجہکو اسبات کے جاننے کا ہے کہ آیا وہ
یہین رہینگے یا ہمارے ساتہہ کانپور چلینگے معلوم ہوتا ہے کہ علیحدگی ضرور ہوگی اس
خیال سے میرا دل بہت غمگین ہے جیہہ مہینے ہوئے ہین کہ ہم دونو کبہی ایک دن بہی آرام سے
نہین بیٹہے ایک دن توکیا ایک گہنٹہ بہی ایسا نصیب نہین ہوا مگر ہان کبہی کبہی ملجاتے تہے

اور بڑی خوشی اور دلجمعی اونکے بخیریت رہنے سے رہتی تہی اب مجہے خوف ہے کہ بہت
مہینے اونکی جدائی کے رنج مین کٹین گے خدا وند تعالے نے اونکو اب تک ہر بلا سے محفوظ
رکہا ہے اب بہی مجہکو بہروسا ہے کہ وہ میری التجا سنیگا اور اپنے کرم سے جب تک
اوسکی خوشی ہو دونو کو باہم خوشی سے زندگی بسر کرنے دیگا فقط — آب ہم
بہ جناب سر کولن کیمبل صاحب بہادر کی فتوحات کی طرف متوجہ ہوتے ہین کہ بعد
پہنچ جانے حصار رزیڈنسی اور روانہ کرا دینے میمون اور بچون کے اونہون نے
اور اونکی فوج نے کیا کیا ۔ ۲۰ اور ۲۱ تاریخ نوامبر کو کپتان پیل صاحب بمدد توپخانہ
ہیولاک صاحب قیصر باغ کو توڑا اور برابر بادشاہی محل مین گولے پہینکا کئے تاریخ
نوامبر او وہ کے خالی کرد ینے کے واسطے مقرر ہوئی تہی اوس روز انگریزی لشکر
لے کر چارون طرف دورہ و رنگ غول گشتی حفاظت اور پہرہ کے واسطے
مقرر کر دسئے تہے بابیسوین تاریخ نوامبر کی رات کو ۱۰ بجے جسوقت کہ فوج نے
لکہنو کو خالی کیا اور حصار رزیڈنسی سے سب محصورین روانہ ہوئے چلنے کے وقت روشنی
وغیرہ جلتی چہوڑ کر جب چاپ محصورین نے رزیڈنسی کو چہوڑا اونکے چلنے کی دشمن کو
خبر نہ ہوئی وسے بدستور توپین چلایا کئے حصار رزیڈنسی خالی کرنیکے وقت ایک
افسر پیچہے رہ گیا ۔ کپتان واٹرمین صاحب مکان برگیڈ مس کے ایک گوشہ مین

سوتے اور چلتے وقت انکی کسیکو خبر نہ ملی جبکہ رات کے دو بجے اور صاحب ممدوح
کی آنکھ کھلی تو دیکھا کہ رزیڈنسی میں ایک چڑیا بھی نہیں ہے ہر مورچہ پر اونہوں نے
جاکر دیکھا سبکو خالی پایا کمال ہراس اور خوف اونپر طاری ہوا اوسوقت صاحب
ممدوح کی حالت کو خیال کرنا چاہئے کہ وہ تنہا اوسوقت رزیڈنسی کے اندر تھے
اور باہر چاروں طرف ہزار خونخوار پڑے تھے صاحب ممدوح بڑے بہادر تھے مگر اوسوقت
بہادری کیا کام دے سکتی تھی صاحب ممدوح بدحواس ہوکر فرحت بخش اور چھتری کوٹھی میں
ہوکر بے تحاشہ بھاگے اور بھاگتے بھاگتے آخر کو توپ کے غول انگریزی میں آن ملے
مگر اوسوقت اسقدر بدحواس اور مخوف تھے کہ تھوڑی دیر بیہوشی کی باتیں کرتے رہے
محصورین کو حصار رزیڈنسی چھوڑتے وقت بڑا افسوس تھا جب یہ خیال آتا تھا
کہ کئی مہینہ تک اوسکو بچایا اور اب وہ دشمن کے ہاتھوں میں اونکا اوسوقت
قلق گذرتا تھا غرض رزیڈنسی سے چلکر اور ایک گلی میں گذر کے اور ایک تالاب اور
سکندر باغ کی راہ آگے بڑھے راہ میں جہاں جہاں انگریزی فوج مقیم تھی ساتھ ہوتی
چلی ابھی تک دشمنوں کو لکھنو خالی کر دینکی خبر نہوئی اور اونکو یہہ نہ معلوم ہوا کہ
محصورین معہ فوج ظفر موج کمانڈر انچیف صاحب بہادر لکھنو خالی کئے جاتے ہیں
وہ بڑی دیر تک بعد خالی ہوجانے رزیڈنسی کے وہیں گولے مارتے رہے سب فوج

بھیجے جناب کمانڈر انچیف صاحب بہادر بھی ہمراہ ہوئے جب سب دلکشا مین پہنچے
تو جناب کمانڈر انچیف صاحب بہادر نے ایک روز آرام لینے کی اجازت دی چنانچہ
۲۲ وین تاریخ نوامبر کو دلکشا مین مقام رہا اور مہینون بعد اچھا کہانا نصیب ہوا
۲۱ تاریخ نوامبر کو جناب کمانڈر انچیف صاحب بہادر نے احکامات جاری کئے وے یہہ تھے

احکامات جناب کمانڈر انچیف صاحب بہادر مقام خیمہ گاہ شاہ نجف لکہنو مصدورہ ۲۱ نوامبر سنہ ۱۸۵۷ع

اگرچہ کمانڈر انچیف کو ابہی تک اتنا وقت نہین ملا کہ برگڈیر انگلس صاحب کی رپورٹ
کا ملاحظہ فرماوین اور احوال اوس شجاع جماعت محصورین لکہنو کا جو اونکے زیر
حکم تہی پڑہین مگر وہ اپنی راے کے مشتہر کرنے مین دیر نہین کرتے اور بہادری اور
دلاوری بقیہ پلٹن برطانیہ شاہی نمبر ۳۲ اور کمپنی و لائیتی توپخانہ اور وفادار ہندوستانی
سپاہیون کی تحسین اور آفرین فرماتے ہین ان چند آدمیون کے استقلال
اور دلیری اور بہادری کے باعث سے اونکے ہموطنون کی جانین بچین اور کمانڈر انچیف
برگڈیر انگلس صاحب اور اونکی جماعت محصور کو مبارکباد دیتے ہین کہ اونسے
ایسا بڑا کام بن آیا جب کہ اس کام کا اونکو خیال آتا ہوگا تو کیسی خوشی ہوتی ہوگی
اور حقیقت مین اس سے زیادہ اور کوئی انعام نہیں ہے۔ محصورین کا حضار ایک

کہلی ہوئی جگہہ تہی حصار مین اتنے ادمی کافی نہ تہے کہ سب جگہہ حفاظت اور مقابلہ دشمن کا کرسکین
اور گولہ اندازتوپون کے واسطے بہت کم تہے باوجود ان مشکلون کے برگڈیر انگلس صاحب اور
اونکے زیر حکم دلاورون نے حصار رزیڈنسی کو بچایا تمام افسر اور سپاہی حواس
کارستمانہ مین مشغول تہے اونکے نام کمانڈر انچیف صاحب بہادر بڑی خوشی سے گورنمنٹ ہند
کی خدمتمین روانہ فرماوینگے۔ کمانڈر انچیف سرجیمس اوترم صاحب اور سرہنری
ہیولاک صاحب کوبہی مبارکباد دیتے ہین کہ اونہون نے محصورین کی اول مدد کی ---

خیمہ گاہ شاہ نجف لکہنو ۲۲ نوامبر ۱۸۵۷ عیسوی

جبکہ کمانڈر انچیف صاحب بہادر نے اپنا کل کا حکم درباب محصورین لکہنو مشتہر کیا
تواونکو اگاہی نہ تہی کہ صاحبان اہل قلم نے بہی اہل سیف کی بڑی مدد کی ہے اور حصار
کے بچانے مین بڑے بڑے کام نمایان کئے ہین کمانڈر انچیف صاحب بہادر اونکو
دل سے مبارکباد دیتے ہین یہہ ایک اور مثال اسبات کی ہے کہ ضرورت کے وقت
تمام انگلشیہ بلالحاظ اونکے پیشوکے ایک کام مین شامل ہوتے ہین ——

خیمہ گاہ لامارٹی نیئر لکہنو ۲۳ نوامبر ۱۸۵۸ عیسوی

کمانڈر انچیف صاحب اپنی فوج کا جو اونکے زیر حکم واسطے مخلصی محصورین لکہنو کے
اتہی ہے شکر ادا فرماتے ہین باوجود یکہ بڑی تعجیل کے ساتہہ کل فوج جمع کی گئی اور منزلون

کو ہر ا بڑے کرنا پڑا اور دشمنوں کی نسبت سے مقدار فوج ہماری نہایت قلیل تھی
مگر پھر بھی سبھوں نے متفق ہو کر اپنے فرض کو کمال شجاعت اور استقلال کے ساتھ
انجام کیا۔ سولوین تاریخ سے پچھلی رات تک کل فوج کمر بستہ رہی اور آگ میں گھسی
رہی اور بعد ازاں دور دور تک پہل گرگشت اور نگہبانی اور دشمنونکا مقابلہ
کرتی رہے تاکہ محصورین بعافیت تمام حصار سے نکلیں علاوہ اسکے حصار تک پہنچنے مین
بڑی بڑی سخت لڑائیاں پیش آئیں ایسی سخت لڑائیاں کمانڈر انچیف صاحب نے
بھی اپنی یاد میں کم دیکھی ہیں فوج پے ہم ایک جنگ کے بعد دوسری مین مشغول
ہوئی اور کمانڈر انچیف صاحب نہایت خوش ہیں کہ اس فوج سے بہتر کبھی انہوں نے
کوئی اور فوج نہیں دیکھی اور اس سے زیادہ کوئی اور کیا بہادری کر سکتا ہے
جو دلاوری کہ فوج نے سکندر باغ اور شاہ نجف کے حملہ کرنے اور لینے مین کی اس سے
زیادہ مردانگی اور بہادری کا کام اور کیا ہو سکتا ہے شب گذشتہ کو جو محصورین
کو چھڑا کر اور ہمراہ لیکر لکھنو خالی کیا تو یہہ بھی بڑے قاعدہ کے ساتھہ ہوا اور اس
دانائی کے ساتھہ یہہ کام انجام ہوا کہ دشمن بالکل فریب مین آگئے اور اونکو
خالی کرنے لکھنو کی مطلق خبر نہوئی اور فوج انگریزی ایک پیچدار اور تنگ گلی
مین ہو کر پچاس ہزار دشمنوں کا مقابلہ بچا کر بخیریت واپس چلی آئی ۔

کمانڈر انچیف صاحب میجر جنرل سر جیمس اوترم صاحب بہادر بہت شکرگذار ہین
کہ اونہون نے وربارہ خالی کرنے رزیڈنسی لکہنو کے بہت عقل اور دانائی کی تدبیرین
کین۔ جناب کمانڈر انچیف صاحب بہادر کے حکم سے ڈبلیو مے صاحب میجر اور
ڈپٹی ایجوٹنٹ جنرل فوج ہند نے ان احکامات کو مشتہر کیا۔ چوبیسوین ۲۴ تاریخ
نوامبر کو تمام محصورین لکہنو دلکشا سے روانہ ہوکر شام کو عالم باغ پہنچے دلکشا سے عالم باغ صرف چار
میل کے فاصلہ پر تہا اسی مقام پر جنرل ہیولاک صاحب بہادر بعد ان فتوحات کے
پیچش کی بیماری سے مرگئے پیچش کا تو نام ہی ہے اصل یہہ ہے کہ اس جوانمرد نے
اپنے ملک اور ہموطنون کے واسطے جان دی جس تاریخ سے جنرل موصوف کلکتہ
سے روانہ ہوئے برابر سخت لڑائیاں لڑتے رہے اور کوئی لحظہ فکر اور تردد سے
خالی نگیا ۲۵ اور ۲۶ تاریخ کو عالم باغ مین مقام ہوا جمعہ کے روز ۲۷ تاریخ نوامبر گیارہ
بجے کل جوانمرد لکہنو عالم باغ سے کوچ کرکے قریب شام کے بنی مین پہنچے ۲۸ تاریخ
کو جناب کمانڈر انچیف صاحب بہادر کو خبر ملی کہ گوالیار کنٹنجنٹ نے کانپور پر حملہ کیا ہے
یہہ سنتے ہی اونہون نے جلد کوچ کرنا شروع کیا اور اس تاریخ ۳۰ میل کی
منزل طے کرکر ایک مقام مین جو چار میل کے فاصلہ پر کانپور سے واقع ہے پہنچے
اس تاریخ جناب کمانڈر انچیف صاحب بہادر کے لشکر مین کانپور سے برابر بہاری

توپون کی اوازین آتی رہین جناب کمانڈر انچیف صاحب بہادر نے کچھہ فوج اپنی دریا پار کرا ئے کانپور جہان دشمن نصف شہر کانپور پر قابض ہوگئے تھے ۹ تاریخ کی صبح کو محصورین لکھنو مع لشکر جناب کمانڈر انچیف صاحب بہادر کنارہ گنگا پر کانپور کے سامنے خیمہ زن ہوئے وہانسے لڑائی کی کیفیت بخوبی معلوم ہوتی تھی کانپور مین گولے چلتے ہوئے نظر آتے تھے ۲۸ تاریخ کو کانپور مین بڑی لڑائی ہوی اگرچہ دشمنون پر کئی سمت مین فتح پائی اور اونکی توپین چہین لین مگر برگڈیر ولسن صاحب مارے گئے اور پانچ اور افسر اور نوے گورے کام آئے نوامبر کی بیسوین تاریخ کو محصورین لکھنو کانپور مین بخیریت تمام داخل ہوئے چوتھی تاریخ دسمبر کو یہہ لوگ الہ اباد کی جانب روانہ کئے گئے اور ساتوین تاریخ دسمبر کو الہ اباد پہنچے یہان یہہ لوگ متفرق ہوئے کوئی کلکتہ گیا بہتیرے کلکتہ سے ولایت روانہ ہوئے یہہ تو حکایت حصار ریزیڈنسی لکھنو اور اوسمین جو محصور ہوگئے اونکی ہے اب ہم لکھنو کے احوال کو یہین چھوڑتے ہین اوسکے دوبارہ فتح ہونے کا قصہ پہر کبہی لکھینگے کیونکہ ہمکو مختلف جگہہ کے سوانحات سرکشی بیان کرنے باقی ہین مگر قبل اسکے کہ ہم کسی جگہہ کی سرکشی کا احوال لکھنا شروع کرین اس موقع پر کچھہ تہوڑا سا احوال کانپور پہلے کرنا مناسب ہے شروع احوال سرکشی وغیرہ کانپور کا ہم مفصل اور مشرح بیان کر چکے ہین اور پہر اوسکے

فتح ہوجانیکا بھی بیان ہوچکا ہے مگر جبکہ جناب کمانڈر انچیف صاحب بہادر محصورین لکھنو کے
خلاص کرنیکے واسطے اودہ تشریف لے گئے تو اس اثنا مین باغی پھر کانپور پر قابض ہو گئے تھے
وہ احوال اسجگہہ بیان کرینگے فقط

فوج باغی کنٹنجنٹ گوالیار کا کانپور پر حملہ کرنا

نوامبر کے مہینہ مین جبکہ جناب سر کولن کیمبل صاحب بہادر سپہ سالار ہند معہ اپنی فوج کے
لکھنو کی جانب تشریف لے گئے تو جنرل ونڈھیم صاحب کو حکومت اعلی جنگی کانپور کی سپرد
فرمائی اور جنرل صاحب ممدوح کو ہدایت کی کہ سلسلہ رسل و رسائل و ڈاک مابین لکھنو
والہ اباد بتوسط کانپور کھلا رکھنے مین کوشش کرین کہ کسی طور سے بند نہونے پاوے
کانپور پر چھوڑے سے زمانہ مین آفت آئی اوسکا بڑا سبب یہہ ہوا کہ مابین جنرل ونڈھیم صاحب
اور جناب سپہ سالار ہند کے خط و کتابت نہو سکی اور جناب کمانڈر انچیف صاحب بہادر کو مطلق
خبر نہ پہنچی کہ فوج باغی گوالیار کانپور پر چلی آتی ہے جبکہ جنرل ونڈھیم صاحب نے گوالیار
کی فوج کو قریب آنے سنا تو اونہون نے جناب کمانڈر انچیف صاحب بہادر کی خدمت مین
کئی عرضیں بھیجے اور مصلحت چاہی مگر معلوم ہوتا ہے کہ قاصد لوگ لشکر سپہ سالار ہند تک
نہ پہنچ سکے اور اسی سبب سے جنرل ممدوح کو کچھہ ہدایت کمانڈر انچیف صاحب بہادر سے
نہ پہنچی ستائیسوین تاریخ نوامبر کو جبکہ کمانڈر انچیف صاحب بہادر بعد خلاص کرانے

محصورین لکہنو کے عالم باغ مین خیمہ زن تہے اوسوقت اونہون نے کانپور کی جانب سے
ہماری توپون کی اواز سنی توپخانہ کی اواز سنکر اونکو شک ہوا کہ شاید کانپور مین پہر کوئی
فساد تازہ برپا ہوا ہے ابتک کوئی خبر صحیح کانپور کی اونکے پاس نہین پہنچی تہی چندروز
پیشتر جنرل ونڈھیم صاحب کو معلوم ہوگیا تہا کہ بیس ہزار فوج باغی کنٹنجنٹ گوالیار
اور راندو وغیرہ کالپی کی سڑک پر فراہم ہوگئی ہے اور کانپور سے صرف تیس ۳۰ میل کے
فاصلہ پر ہے ۲۲ وین تاریخ نوامبر کے قریب اونکو پہر خبر ملی کہ فوج مذکور کانپور سے صرف
بیس میل ہے جنرل ونڈھیم صاحب پاس کانپور مین صرف دو ہزار کے قریب فوج تہی
اور ایک مورچہ مین جو بطور قلعہ بنالیا گیا تہا مقیم تہی یہہ قلعہ اوس مورچہ سے جہان
سر ہیو ویلر صاحب محصور ہوگئے تہے بہت فاصلہ پر تہا اور گنگا کے کنارہ
پل کے متصل بنالیا گیا تہا شہر کانپور مابین اس مورچہ گاہ اور سڑک کالپی کے واقع
تہا چونکہ ونڈھیم صاحب نے کوئی ہدایت کمانڈر انچیف صاحب بہادر سے نہ پائی تہی واسطے
اونہون نے بطور خود پیش بندی کرکے مناسب سمجہا کہ جگہہ لشکر کی بدلنی مناسب ہے
چنانچہ تہوڑی سی فوج تو اونہون نے اپنے مورچہ مین چہوڑی اور باقی کو اپنے ساتہ لیکر
مقام وصبولی مین خیمہ زن ہوئے یہہ مقام نہر کے نزدیک شہر سے مغرب کی جانب واقع ہے
اس مقام سے اونہون نے دشمن کو روکنے کا خوب موقع سمجہا تہا - ۲۶ وین تاریخکو

جبکہ جنرل صاحب ممدوح نے دیکہا کہ دشمن بڑہے ہوئے چلا آتا ہے تو اونہون نے اوس
مقابلہ کا ارادہ کیا چنانچہ علی الصباح مع بارہ سو پیادہ اور سو سکہہ سوار اور آٹہہ ضرب
توپ لیکر دشمن کی جانب کوچ کیا اور نو میل چلکر بہوسی مین جو پانڈو ندی کے نزدیک ہے
پہنچے برگڈیر کارتہو حاکم دوم جنگی کانپور تہے علاوہ انکے جنرل ونڈھیم صاحب کے
نیچے کلان افسرون مین سے کرنل والپول اور کرنل کلی اور کرنل میگسنر ول تہے
یہان پہنچکر معلوم ہوا کہ دشمن پرلی طرف پانڈو ندی کے بڑی مضبوطی کے ساتہہ
خیمہ زن ہین اون دنون مین پانڈو ندی بالکل خشک پڑی تہی انگریزی فوج صف آرائی
کرکے دشمن پر بڑہی اور دشمنون نے بہی بڑی بڑی قلعہ شکن اور میدانی توپین چلانی
شروع کین مگر انگریزی فوج ہمت باندہ کر بلا خوف و خطر دشمنون پر جا پڑی
اور ایک آن مین اونکو بہگایا دشمن بدحواس ہوکر بہاگے اور رو و غبار سے اور
ایک ضرب توپ میدان مین چہوڑ گئے مگر اب جنرل ونڈھیم صاحب کو معلوم ہوا
کہ یہہ لڑائی صرف دشمنون کے غول پیشین سے ہوئی ہے بڑا حصہ فوج دشمن کا بڑہا چلا
آتا ہے یہہ دیکہکر جنرل صاحب بہادر ممدوح متردد ہوئے اور سوچا کہ اب پیچہے
ہٹکر حفاظت شہر اور خیمہ گاہ اور مورچہ اور پل کی ضرور ہے چنانچہ یہہ سوچکر
جنرل صاحب مع اپنی فوج کے پیچہے ہٹے - اور جوہی کے میدان مین آنکر ڈیرہ کیا

یہہ مقام کانپور سے کالپی کی جانب تہا اس مقام سے شہر کانپور انکے اور مورچے
مابین ہوگیا ۲۷ وین تاریخ دوپہر کے وقت جسوقت فوج انگریزی مین کہانے
کی تیاری ہو رہی تہی اوسوقت ایک ہجوم کثیر دشمنون کی فوج کا پیچہے سے آن
پڑا اور توپخانہ چلانا شروع کیا انگریزی فوج ہی تیار ہوئی اور پانچ گہنٹہ تک
اس میدانمین خاص اوسجگہہ پر جہان دہلی کی سڑک کالپی کی سڑک سے ملی ہے
بازار جنگ وجدل خوب گرم رہا جنرل ونڈھیم صاحب کو دشمنون نے سب
طرف سے کہیر لیا اور شہر مین بہی داخل ہوکر مورچہ انگریزی پر حملہ کا ارادہ کیا یہہ
دیکہہ کر جنرل ونڈھیم صاحب نے میدان لڑائی سے پس پا ہونیکا قصد کیا
کیونکہ جلد جاکر مورچہ کو بچانا بہت ضرور تہا چنانچہ فوج انگریزی اس نئی خیمہ
گاہ اور میدان لڑائی کو چہوڑکر مورچہ کی جانب بہ تعجیل تمام روانہ ہوی اور
سب اسباب لشکر کا میدانمیں چہوڑا اوسوقت دشمنون نے سب مال کا قبضہ
کیا اور جسمال کی اونکو ضرورت نہ تہی جلا دیا چنانچہ اوس شب کو دشمنون نے پانچ
ہو ڈیرے انگریزی جو خیمہ گاہ مین تہے جلاکر خاک کر دئے ایسے وقت مین انگریزونکا
یہہ نقصان بہت عظیم ہوا غرض اس روز فوج انگریزی کو بڑی شکست ہوی
اور بڑا نقصان ہوا جلدی مین ایک توپ بہی کانپور کی ایک گلی مین اولٹ گئی

اوسکو بہی وہین چہوڑا مگر رات کو جنرل ونڈھیم صاحب نے سو آدمیون کو پلٹن نمبر ۳۴
مین سے حکم دیا کہ توپ مذکور کو جا کر لے آوین چنانچہ یہہ بہادر لوگ رات کو شہر مین گئے
اور توپ کو بخیریت تمام مورچہ مین لے آئے ایک افسر متعلقہ غول جہازی جو اس توپ کے
لینے کے واسطے گئے تہے وہ اسکے لانے کا ماجرا اسطور پر بیان کرتے ہین کہ ایک ہندوستانی
شخص ہمارا رہنما ہوا اور اوسنے اقرار کیا کہ مین اوسجگہہ پر جہان توپ چہوٹ گئی ہے
لیجاونگا ہمنے اوس سے کہا کہ اگر تو ہمکو وہ جگہہ بتاویگا تو بہت انعام پاویگا اور اگر فریب سے
تو ہمکو کسی پہندہ مین جا کر ڈالیگا تو اوسوقت جو گورہ سپاہی تیرے ساتہہ ہوگا
بندوق سے سر اوڑا دیگا ایک سپاہی بندوق کا گہوڑا چڑہا کر خاص اوس
شخص کے پیچہے پیچہے تعینات کیا گیا ہم اپنے مورچہ سے نکلکر شہر مین داخل ہوئے اور
بہت تنگ کوچون شہر مین چلے اوسوقت کوئی آدمی ہمسے نہ ملا اور نہ کوئی گولی کی آواز
سنائی دی چپ چاپ گلیون مین ہوتے ہوئے عین شہر کے بیچ مین اوسجگہہ
پہنچے جہان توپ اولٹی پڑی تہی ہر طرف سپاہیون کو کہڑا کرکے توپ کا سیدہا کرنا
شروع کیا کوئی آدمی کسی سے بات نہین کرتا تہا اور ایک عجیب خاموشی کا
عالم تہا توپ کو اوٹہا کر اور سیدہا کرکے جوت کر لے چلے اور بخیریت تمام توپ کو
لشکر مورچہ مین پہنچ گئے برگیڈیر صاحب ہمسے بہت خوش اور ہمارے شکرگذار ہوئے

بعد ازان هم اپنی اپنی توپون پر چلے گئے اس روز کی ہزیمت کے بعد برگیڈیر صاحب نے تو العین افسرونکو
جمع کرکے شوره کیا اور حسب مشوره دوسرے روز صبحکو کل فوج انگریزی چار غولونمین
تقسیم ہوئی اول غول زیر حکم والپول صاحب کیا گیا جبکو حکم ہوا کہ اوس حصہ شہر کی
جو باصین جانب نہر کے واقع ہے حفاظت کرے غول دوم زیر حکم ولسن صاحب کو حکم ہوا کہ خاص
مورچہ کی نگرانی کرے غول ثالث زیر حکم کارتہوس صاحب کو ہدایت ہوئی کہ مورچہ کے
سامنے کی سڑک کو جو ٹہور کو جاتی ہے اپنے قبضہ مین رکھے۔ چوتھے غول کے حاکم خود برگیڈیر
ونڈھیم صاحب تھے اور اونہون نے اپنے ذمہ حفاظت اوس حصہ شہر کی جو گنگا کے نزدیک
تہا اور نیز والپول صاحب کو بشرط ضرورت مدد دینے کی تجویز کی یہہ سب تدبیرین صرف
اپنی اور پل کی حفاظت کے واسطے تہین کیونکہ بڑا منشا برگیڈیر صاحب کا یہہ تہا کہ پل کسیطور
قایم رہے اور دشمنون کے ہاتہہ میں نہ پڑے کیونکہ پل ٹوٹ جانیسے مدد کا آنا محال ہو جاتا
کانپور مین فوج باغی کا اژدحام ہوگیا باغیان گوالیار کے ہمراہ نانا صاحب بہی اپنی فوج
لیکر آن ملا اور نانا کا بہائی بہولا صاحب بہی اپنے ہمراہیون کو لیکر شامل ہوا غرض
کل فوج جنگی دشمن کی اکیس ہزار سے کم نہ تہی اس فوج نے شہر اور چہاونی کی جانب
کوچ کیا شہر کی جانب انہین والپول صاحب کے غول سے بڑا مجادلہ ہوا والپول
صاحب نے البتہ دشمنون پر کسیقدر فتح پائی اوس جانب سے اونہون نے

دشمن کو پسپا کیا اور اوسکی دو اشتہارہ پنی توپین چہین لین کارتہو صاحب جو ٹہور
کی سڑک پر مقیم تہے صبح سے لیکر رات تک دشمن سے لڑتے رہے اور بڑا سخت
ہنگامہ برپا رہا آخرکار صاحب ممدوح کو اپنا مقام چہوڑ کر پیچہے ہٹنا پڑا ولسن صاحب
اپنا غول لیکر کارتہو صاحب کی مدد کو گئے اور چار توپین دشمن کی جو طرف سامنے سے
چل رہی تہین اور انگریزی فوج کو بہونے ڈالتی تہین بلا تامل بڑہے چلے گئے جب
توپون کے قریب پہنچ گئے اور نزدیک تہا کہ توپین چہین لین اوسوقت ایک فوج
کثیر دشمن کی جو ابتک چہپی ہوئی تہی نکلکر سامنے آئی اب انگریزی فوج لاچار ہوگئی اور
پیچہے ہٹنی پیچہے ہٹتے وقت بہت سے افسر مارے گئے خود ولسن صاحب جو غول کے
حاکم تہے مارے گئے اور کپتان مکیری صاحب اور کپتان مورفی صاحب بہی قتل
ہوئے یہہ خوفناک حکایت ۲۷ تاریخ نومبر کی ہے ہزیمت کے علاوہ سرکار انگریزی
کا نقصان کثیر ہوا ۲۸ تاریخ کی رات کو باغیون نے کانپور مین بڑی زیادتیان کین
جیسا کہ بیوقوف فتحمندونکا قاعدہ ہے اور جہان کہین مال انگریزی تہا لوٹ لیا
غارت کیا دس ہزار گڈیان نئے رفل کے کارتوس کی اور چار گورہ کی پلٹنونکا کمسرٹ
کا سرانجام اور بخشی فوج کے صندوق وغیرہ دشمنون کے ہاتہہ آئے ۲۹ تاریخ کی
صبح کو دشمنون نے خاص مورچہ انگریزی اور پل کی جانب توپین سر کرنی

شروع کین اتنے ہی مین سر کولن کیمبل صاحب بہادر کمانڈر انچیف لشکر ہند لکہنو سے دوڑا دوڑ کانپور داخل ہوئے سچ تو یہہ ہے کہ اگر اس نازک وقت مین جناب ممدوح لکہنو مین رہجاوین اور صرف محصورین کو تہوڑی سی فوج کے ہمراہ روانہ کردین تو باغی مورچہ کانپور کو فتح کر لیتے اور پل توڑ ڈالتے اور محصورین لکہنو راستہ بند ہوجانیکے سبب سے باغیان اودہ کے ہاتہہ گہر کر قتل ہوتے مہہ خدا نے جناب کمانڈر انچیف صاحب بہادر کو خوب سوجہائی کہ وہ معہ اپنی کل فوج کے اودہ کو خالی کرکے چلے آئے غرض ۲۹ تاریخ کو تمام روز توپ اندازی رہی اور محصورین لکہنو بہی کانپور کے اوس پار قریب آن پہنچے جناب کمانڈر انچیف صاحب نے کانپور مین پہنچتے ہی حکومت اپنے ہاتہہ مین لی۔ اگرچہ باغیون کے قابض رہنے سے شہر کانپور پر اونکو ازبس رنج تہا مگر مصلحتاً صاحب ممدوح نے اونکو نہ چہیڑا اور قابض رہنے دیا۔ کیونکہ وہ اپنے اوپر فرض سمجہتے تہے کہ جبکہ بیچارے آفت زدون لکہنو کو اس دشواری سے یہان تک بچا کر اور خلاص کرکے لایا ہون تو ضرور ہے کہ اول انکو کانپور سے جانب الہ اباد روانہ کرون بعد ازان دشمن سے بولون جناب کمانڈر انچیف صاحب بہادر نے ایک غول فوج برگڈیر ہوپ گرانٹ صاحب

برگیڈیر ہوپ گرانٹ صاحب کے ہمراہ بہیجا تاکہ راستہ مابین کانپور اور الہ اباد براہ فتحپور
صاف رکہین اور باقی فوج کو اونہون نے ایسے موقعون اور جگہون پر تعین کیا کہ دشمن
کو ڈانٹتے رکہے خلاصی یافتگان لکہنو کی قطار چہ میل مین برابر تہی عورات اور بچے اور
زخمی اور گہوڑے اور ڈولیان اور پالکیان اور بیل اور اونٹ اور چہکڑے اور گاڑیان
وغیرہ آہستہ آہستہ پل پر ہو کر چلی آتی تہین اسطور تہین تمام فوج اور افسر نگران
حال اس بات کے تہے کہ دشمن انپر کچہہ صدمہ نہ پہنچا سکے ۲۶ وین نوامبر سے دوسری دسمبر تک
دس افسر انگریزی مارے گئے اور ۲۰۳ زخمی ہوئے جبکہ لکہنو کے سب زخمی اور عورات اور بچے
وغیرہ تیسری تاریخ دسمبر کو الہ اباد کی جانب روانہ ہو گئے اوسوقت جناب کمانڈر انچیف
صاحب کے دل کو ازادی حاصل ہوئی اور پہر اونہون نے اپنی حکومت کا مزہ دشمنون
کو چکہانا شروع کیا ۵ وین دسمبر کو دشمنون نے باصین بازو فوج انگریزی پر توپخانہ لگایا
اور پیادون نے اوس فوج پیشین انگریزی پر جو جنرل گنج مین متعین تہی حملہ کیا
برگیڈیر گریتہڈ صاحب بامداد توپخانہ پیل صاحب اور لوتہر صاحب اسجگہہ مقیم تہے
۶ تاریخ کو جناب کمانڈر انچیف بہادر نے ارادہ مصمم کیا کہ دشمنون سے سمجہنا چاہیئے
دشمنون کا مقام بہت مضبوط تہا خاص شہر اونکے لشکر کی ناف تہی اونہون نے مکانون
اور گہرون پر قیام کیا اور گلیون کو جہان جہان مناسب سمجہا بند کر دیا اونکے

واسطے شہر کا نپور گویا چہوتی چہوتی ٹکڑیان ہوگیا اور کل فوج باغی اس تاریخ قریبا پچیس ہزار کے تہی اور چالیس ضرب توپ اونکے ہمراہ تہین ۱۶ تاریخ کی صبح کو جناب کمانڈر انچیف صاحب بہادر نے اپنی فوج پیادہ کو چار غولونمین تقسیم کیا اور ایک غول توپخانہ اور ایک سوارونکا اور ایک انجنیرونکا بنایا جناب کمانڈر انچیف صاحب بہادر کے حکم سے برگڈیر ونڈھیم صاحب نے مورچہ گاہ سے چہاونی کی جانب توپ اندازی شروع کی تاکہ دشمنونکو یہہ دہوکا ہو کہ فوج انگریزی اوس جانب حملہ کریگی غرض دو گہنٹہ تک برگڈیر صاحب ممدوح بڑے زور شور سے توپین چلاتے رہے اس اثنامین فوج انگریزی نے حسب الحکم کمانڈر انچیف صاحب بہادر مختلف موقعون پر لڑائی کی صف باندہ کر آمادہ اور مستعد لڑائی کی ہوئی۔ برگڈیر گریٹ ہڈ صاحب کا غول دشمنون کے لشکر کی ناف کے مقابل تہا اور اور غول انگریزی پرانی چہاونی سواروںکے پیچہے مسطور پر صف آرا ہوئے تہے کہ دشمنون کی نظرونسے یہہ سب فوج انگریزی چہپی ہوئی تہی جبکہ یہہ معلوم ہوگیا کہ دشمن کی توجہ اوسطرف پہر گئی ہے جسطرف کہ برگڈیر ونڈھیم صاحب گولہ باری کر رہے تہے اوسی وقت جناب کمانڈر انچیف صاحب بہادر نے غول سوارون اور توپخانہ اسپی کو حکم دیا کہ بائین جانب سے نہر پار ہوکر اور ڈیڑہ میل کے فاصلہ پر دشمنون کے عقب مین جاکر حملہ کرین اور پیادون کو حکم ہوا

کہ دشمن کے سامنے کی طرف یورش کرین کپتان پیل صاحب نے اول پل نہر کو پار کیا
اونکے پیچھے بہاری بہاری توپین پار ہوئین چہہ لحظہ کے بعد توپخانہ انگریزی چلنا شروع
ہوا دشمنونکو نہایت تعجب ہوا کیونکہ اونکو اوسطرف سے حملہ شروع ہونے کی بالکل
توقع نہ تہی اور اونہون نے اوسطرفسے لڑنے کا سرانجام نہین کیا تہا پیادگان
انگریزی بہی مختلف مقامون سے نہر پار ہوکر دشمنون کے لشکر مین جا گہسے اور
قتل عام مچادیا اور دشمن کو شکست کامل دی کل فوج باغی بلاتحاشہ بہاگی اور
انگریزی فوج نے چودہ میل تک کالپی کی سڑک پر دشمنونکا تعاقب کیا اس لڑائی
مین کپتان پیل صاحب کے غول جہازی نے اپنی چالاکی اور جوانمردی اور دلیری
ظاہر کرنیسے جناب کمانڈر انچیف صاحب بہادر کو بہی بڑا متعجب اور ثناخوان کیا
جناب کمانڈرانچیف صاحب بہادر اپنی چٹہی مین جو سرکار کو لکہی اس غول کی بابت
اسطور پر رقم فرماتے ہین۔ قولہ مجہکو اسجگہہ لکہنا اور توجہ سرکاری درباب
کپتان پیل صاحب اور اونکے شجاع جہازیون کے دلانا ضرور ہے اونہون نے تمام
مہم مین یعنی خلاصی کرانے محصورین لکہنو سے ابتک اپنی چوبیس نیبی بہاری توپون
کو اس دانائی اور جوانمردی اور دلاوری کے ساتہہ کہینچکر فوج کے آگے آگے رکہا ہے
کہ گویا ہلکی میدانی توپون کو کہینچتے ہین سب لڑائیون مین سامنے کا میدان

دشمن سے بناچار کرنیمین ان بہادرون نے بے حد وحساب مدد کی ہے اس موقع
پر بہی جو بیس ہنی تو ہین پیل صاحب کی اگلے لگے غول پیشین کے ساتہہ چلتی ہوئی
نظر آتی تہین فقط فوج انگریزی جو اس لڑای مین چار غولون مین تقسیم ہوئی تہی
اونکے حاکم برگڈیر گریٹ ہیڈ صاحب اور برگڈیر عیدرین ہوپ گرانٹ صاحب
اور برگڈیر والپول صاحب اور برگڈیر انگلس صاحب تہے اور میجر جنرل ونڈہیم
صاحب کو صرف یہہ حکم تہا کہ ایسی تدبیر کرین اور اسطور پر توپخانہ چلاوین کہ دشمن
کو دہوکا رہے اور اصل تجویز حملہ انگریزی کی اونپر واضح نہو اس تجویز کی بابت جناب
کمانڈر انچیف صاحب بہادر خود اپنی چٹہی سرکاری مین اسطور پر لکہتے ہین قولہ
چونکہ میجر جنرل ونڈہیم صاحب تمام موقعون سے واقف تہے اس باعث سے مینے
اونکو خاص مورچہ گاہ کے قبضہ مین رکہا کہ وہین سے اس ترکیب کے ساتہہ
گولہ باری کرین کہ جس سے دشمن کی توجہ ہٹی رہے ۔ مینے میجر جنرل صاحب سے بیان
کر دیا تہا کہ یہہ کام اپکی لیاقت کے موافق نہین ہے ۔ ۲تاریخ دسمبر کی لڑائی مین مورچہ
گاہ انگریزی کی اگ ایک بڑی بات تہی جس سے نفع کثیر حاصل ہوا فقط ۔ سرکشیہ کو
بعد ختم ہونے لڑائی اور قبضہ کر لینے کمپو دشمن کے جنرل منیسفیلڈ صاحب کو حکم ہوا
کہ اوس مقام پر جو صوبہ دار کے تالاب کے نام سے مشہور ہے اور چہاونی سے ٹہیک

ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر قابض ہون جنرل صاحب ممدوح نے بعد محافظت کامل کمپو متوجہ
اور مقرر فرمانے ایک طایفہ مضبوط کے کالپی کی سڑک پر تالاب کی جانب کو کوچ کیا۔
زمین ناہموار تہی اور راستہ مین تہوڑے تہوڑے سے غول دشمنون کے بہی
حایل تہے ان سب پر وہ فتحیاب ہوئے اور وہان پہنچکر انہون نے دیکہا کہ دشمنون
کی فوج پیادہ اور سوار مغرب کی جانب بہاگی جاتی ہے۔ ساتوین تاریخ کو کانپور
دشمنون سے بالکل صاف ہوگیا۔ اٹہوین تاریخ کو کمانڈر انچیف صاحب بہادر نے
برگڈیر عیدرین ہوپ گرانٹ صاحب کو حکم دیا کہ فوج لیکر ٹہور کی جانب جاوین
اور مناسب ہو تو ٹہور سے بہی اگے بڑہ کے سرائے گہاٹ تک پہنچین۔ یہہ بہادر
افسر دو ہزار اٹہہ سو فوج سو گیارہ ضرب توپ لیکر ٹہور کو گئے اور وہانسے ٹہور
ہوتے ہوئے سورج پور پہنچے جس مقام سے سرائے گہاٹ تین میل ہے نوین تاریخ
علی الصباح صاحب ممدوح گہاٹ کی جانب روانہ ہوئے وہان جاکر دیکہا کہ دشمن
کنارہ گنگا پر جمع ہے اسمین توپ اندازی شروع ہوئی انگریزی توپخانہ نے دشمنونکے
توپخانہ کو بند کردیا مگر دشمنون کے سوارون نے انگریزی توپون کی جانب حملہ کیا
اوسوقت برگڈیر صاحب نے بہی اپنے سوارونکو مقابلہ کا حکم دیا انگریزی سوارون
نے دشمنکے سوارونکو مار کر پسپا کیا اور بہتون کو قتل کیا کل فوج دشمن بدحواس

ہوکراس مقام سے بہاگی اور چودہ برنجی توپین اور ایک اٹہارہ بنی لوہے کی
توپ اور بہت سا سامان جنگ اور چھکڑے وغیرہ چہوڑ گئے دسوین تاریخ
کو فوج انگریزی نے ارام کیا بڑے تعجب کی بات ہے باوجودیکہ سرائے گہاٹ کی
لڑائی نہایت سخت ہوئی اور دشمنون کے گولے اور گراپ مینہ کی مانند لشکر انگریزی
مین برستے تہے مگر خدا کے فضل سے ایک آدمی بہی انگریزی فوج مین زخمی نہوا
صرف ایک گہوڑا متعلقہ توپخانہ کپتان مڈلٹن صاحب مارا گیا۔ مختلف لڑائیون
کانپور مین جو تیسری تاریخ دسمبر سے اٹہوین تک ہوئین صرف تیرا۱۳ افسر مارے گئے
اور چہاسٹہ۶۶ زخمی ہوئے +

سرکشی فتحگڈہ

فتحگڈہ جسکو فرخ اباد بہی کہتے ہین اوسکی سرکشی کا احوال جونز صاحب نے لکہا ہے
صاحب موصوف خود فرخ اباد مین تہے اور جس مصیبت سے بچے ہین وہ احوال اونہی کے
لکہنے سے واضح ہوگا **قول جونز صاحب** تیسری جون ۱۸۵۷ء کو فتحگڈہ
مین خبر پہنچی کہ بریلی اور شاہجہان پور کی فوج نے بغاوت کی اور ایک غول باغیان
اودہ فتحگڈہ کو اتا ہے اس سبب سے بڑا تردد پیدا ہوا کیونکہ پلٹن پیادگان ہندوستانی
نمبر ۱۰ فتحگڈہ مین مقیم تہی اوسکا عندیہ بہی خراب معلوم ہوتا تہا کیونکہ پلٹن مذکور نے

مشہور کیا تہا کہ جب کبہی کوئی باغی پلٹن یہان پہنچے گی تو ہم بہی اوسکے ساتہہ ملجاوین گے
اور راستہ تہا اپنے افسرون کے اور انگریزون کو قتل کرینگے اوسی رات کو صاحب لوگ
جمع ہوئے اور ایک مشورہ ہوا اوسمین یہہ بات قرار پائی کہ میمون اور بچون کو کانپور
روانہ کرنا چاہئے کشتیان تیار تہین اسی باعث سے یہہ بات قرار پائی کہ انکی روانگی
مین ڈہیل نہو اور یہہ پہلے ہی صلاح ہو گئی تہی کہ قلعہ فتحگڈہ سنبہالنا غیر ممکن ہے۔ اوسوقت
یہہ یقین تہا کہ راستہ دریا کا صاف ہے۔ جبکہ یہہ صلاح قرار پائی تو اوسوقت اکثر
صاحبون نے یہہ فرمایا کہ ہم اپنے بچون اور میمون کو نہین بہیجین گے جب تک کہ صاحب
مجسٹریٹ بہادر خود اونکے ساتہہ نہ جاوین صاحب ممدوح نے اس بات کو قبول کیا چنانچہ
چوتہی تاریخ کو ایک بجے ہم مین اور بچے اور بہت سے صاحب سوار ہوکے کانپور کی
جانب چلے صبحکو چند افسر دسوین پلٹن کے بہی ہمسے آن ملے اور بیان کیا کہ پلٹن مذکور نے
سرکشی کی اور خزانہ کا قبضہ کر لیا اور کرنل صاحب کو گالیان دین اور ایک یا دو آدمی
طرف گولیان بہی چلائین اور جو صاحب لوگ کہ پیچھے فتحگڈہ مین رہ گئے ہیں اونکے
بچنے کی بہت کم توقع ہے۔ ہم سب کشتیون مین سوار آگے بڑہے چلے گئے جب کسوقت
کانوکے قریب پہنچے تو گنوارون نے ہمپر گولیان چلائین صرف ایک شخص ہم مین سے
زخمی ہوا دوسرے روز صبح ہی ہمکو خبر ملی کہ چند میل آگے ایک گہاٹ سے باغیان

او د ہ اد تر رہے صین یہہ سنکر کشتیونکو صین لیجانیا اور اس خبر کی تحقیقات کے واسطے ادمی بہیجے گہاٹ کا مانجی ایا اور اوسنے اس خبر کو غلط بتلایا مگر یہہ بہی ہم سبنے انسمین ملکر صلاح کی کہ اب کیا کرنا مناسب ہے اور چونکہ ہماری جماعت بہت بڑی ہتی اس سبب سے یہہ صلاح ہوئی کہ ہماری دو نفر یقین ہوجاوین تو بہتر ہے چونکہ ہردیو بخش نے مستر پروبن صاحب مجسٹریٹ فرخ اباد سے کہا تہا کہ آپ اور اپکے دوست میرے قلعہ مین انکر رہسکتے ہین چنانچہ یہی ٹہیرا کہ صاحب ممدوح مع دیگر احباب راجہ ہردیو بخش کے قلعہ مین چلے جاوین اور باقی جانب کانپور روانہ ہون قریب چالیس صاحبون اور میمون نے ہردیو بخش کے ہان جانیکا قصد کیا جو لوگ کہ کانپور روانہ ہوئے وے انکے جو ہیس کے قریب تہے اونکی یہہ صحیح خبر ملی کہ کس افت مین مبتلا ہوگئے مگر اتنا تحقیق ہے کہ جب وے لوگ کانپور مین پہنچے تو نانا صاحب نے اون سبکو قتل کرایا جبکہ ہم اوس فرقہ سے جو کانپور کی جانب روانہ ہوا علیحدہ ہوکر دہرم پور کے نزدیک فتحگڈہ سے دس میل پہنچے اوسوقت ہمکو خبر ملی کہ کرنیل صاحب نے پلٹن نمبر دس کو سمہا کر راضی کرلیا ہے اور پلٹن مذکور بہہ بدستور اپنا کام انجام دیتے ہے اگرچہ خزانہ اونکے قبضہ مین ہے یہہ سنکر پروبن صاحب مجسٹریٹ اور دو اور افسر فتحگڈہ کو گئے دو روز کے بعد پروبن صاحب دہرم پور کو لوٹ آئے

جہان کہ صاحب ممدوح مع قبائل اور ولیم اڈورڈز صاحب کلکٹر بدایون ہردیو بخش کی
حمایت مین رہے چندروز ہم سب دہرم پور کی گڈہی مین رہے مگر معلوم ہوا گڈہی
اتنی مضبوط نہین ہے کہ حملہ سپاہیون سے محفوظ رہسکے اسواسطے ہم سب نے بہی
۱۲ تاریخ جون کو فتحگڈہ واپس آئے اور دشمن اپنا کام کرتے رہے اور رات
کو سب قلعہ فتحگڈہ مین سوتے تہے ۱۸ تاریخ جون کو علی الصباح لفٹننٹ سوئٹن ہیم صاحب
لکایک قلعہ مین آئے اور ہم سبکو جگاکر اطلاع دی کہ پلٹن باغی ہوگئی اور اوسنے جیلخانہ
توڑکر قیدیون کو رہا کیا یہہ سنکر ہمکو تعجب ہوا کیونکہ دو روز ہوئے کہ اسی پلٹن کے
نام اکتالیسوین پلٹن کے صوبہ دار نے سیتاپور سے براہ شاہجہانپور چٹہی بہیجی تہی کہ تم
بہی مثل ہمارے سب اپنے افسرون کو قتل کرکے اور خزانہ لیکر ہمارے ساتہہ شامل
ہوجاؤ اس چٹہی کو دسوین پلٹن کے صوبہ دار نے اپنے حاکم کرنل اسمتہہ صاحب کے
حوالہ کی اور عرض کیا کہ ہمنے اسکے جواب مین ایک چٹہی اسمضمون کی لکہدی ہے کہ
ہمنے کمپنی بہادر کا سالہا سال نمک کہایا ہے اب نمک حرامی نہین کرسکتے اور ہمارا مصمم ارادہ ہے
کہ وفادار رہین تمکو چاہئے کہ ہمارے نزدیک نہ آؤ اگر تم فتحگڈہ کے نزدیک آؤگے تو ہم
تمہارا مقابلہ کرینگے علاوہ اسکے پلٹن کے سپاہیون نے پل فرخ اباد کو توڑ دیا اور جا بجا گہاٹون کی
کشتیان ڈبوا دین تاکہ باغی پلٹن نہ آنے پاوے یہہ سب باتین فریب کی معلوم ہوئین اور

انگریزون کو مغالطہ دینے کے واسطے تہین جسوقت کہ اکتالیسوین پلٹن فتحگڈہ مین پہنچی
اوسوقت دسوین پلٹن کی ایک کمپنی معہ دو ضرب توپ جو قواعد کے میدان مین تعین
تہی نواب فرخ اباد پاس چلی گئی اور نواب مذکور کو گدی پر بٹھایا پلٹن کے نشان اوسکے
پیرونمین ڈالدیے اور ایسے تو مین اوسکے مسند پر بیٹھنے کی سرگرمین معلوم ہوتا ہے
کہ اوسوقت نواب نے پلٹن کے نشان لینے سے انکار کیا مگر کہا اگر تم خزانہ لائے ہو
تو مین تمکو نوکر رکھہ لونگا سپاہیون نے روپیہ دینے سے انکار کیا اور پہر قواعد
کے میدان کو چلے گئے اور روپیہ اپسمین تقسیم کر لیا اسوقت تک جو آدمی قلعہ مین
تہی پہرہ پر تہے وہ بہی اب چپ چاپ قلعہ چہوڑکر چہاونی کو چلے گئے پلٹن مذکور دو
حصونمین تقسیم ہوئی پوربیہ لوگ تو گنگا پار ہوگئے اور کپتان گمبال صاحب کو ساتھہ
لیکر اودہ مین داخل ہوئے پیچہے معلوم ہوا کہ گنوارون نے اس جماعت کو لوٹ لیا اور کپتان
گمبال صاحب مار ڈالے گئے اور کچہہ لوگ پلٹن کے دو دو ایک ایک کر کے اپنے اپنے گہر چلے گئے
اور جو باقی بچے اونکو اکتالیسوین پلٹن نے اس سبب سے کہ اونکو خزانہ مین شریک نہ کیا
مار ڈالا- اسطور پر یہہ پلٹن بالکل غارت اور پریشان ہوگئی- اب بعض صاحبون
کی یہہ صلاح ہوئی کہ کشتیون مین بیٹہکر روانہ ہونا چاہئے مگر دریا مین بہت کم پانی تہا
اسواسطے یہہ ارادہ ملتوی رہا اور یہی قصد ہوا کہ قلعہ مین رہکر دشمنونکا مقابلہ کرنا

کرنا چاہئے قلعہ مین ہم سب مرد اور عورت اور بچے سو آدمیون کے قریب تہے جنمین سے
قریب سو شخص ایسے تہے کہ جنکی ہمت اور بہادری سے قلعہ مین سے مقابلہ کیا گیا اب ہمنے تیاری
مقابلہ دشمن کی ایک چہہ پنی توپ گراپ سے بہر کر دروازہ قلعہ پر چڑہا دی اور تین سو
بندوقین جو قلعہ مین تہی اونکو بہر کر تیار رکہہ لیا جبکہ مستر تہارنہل صاحب اپنی بندوق
بہرنے لگے تو اتفاقاً وہ چل گئی اور صاحب ممدوح زخمی شدید ہوئے قلعہ کے گودام مین
جو جو اسباب جنگ رکہا تہا سب فراہم کرکے باہر نکالا گیا ہم سبکی قلعہ مین تین غول
ہوئے ہر غول کا ایک جنگی افسر مقرر ہوا اور کرنل اسمتہہ صاحب سب کے حاکم تہے۔
اول روز تو قلعہ مین امن سے گذرا مگر ہمنے سنا کہ اکتالیسوین پلٹن لاکیارہ مین جو قریب
ایک میل کے قلعہ سے جانب مغرب واقع ہے مقیم ہے اور تیاری حملہ قلعہ کی کر رہی ہے
دوسرے روز صبحکو ہمنے ایک تین پنی توپ فصیل پر چڑہا دی اور شام کو کیفیت دیکہی ——
غرض قبل حملہ کرنے پلٹن مذکور کے ہمنے سات توپین چڑہا لین ۲۴ ویں یا ۲۵ ویں جون
کی شام کو ضرور وہ لوگ جو توپ چڑہا رہے تہے اونپر دشمنون نے اول بندوقین چلائین
یہہ سنتے ہی ہم سب اپنی اپنی جگہہ مستعد ہوئے اسوقت طرفین سے چند بندوقین
چلکر رہ گئین اور رات بہر دشمن کچہہ نہ بولا۔ دوسرے روز علی الصباح دشمنون نے
دو توپین ہماری جانب چلانی شروع کین مگر چونکہ نہ صبر تہا تو وہ نشانہ تک آئیں

طرح سے نہ لگا سکے اسواسطے چند گولے پہینک کر چپکے ہو رہے مگر دن نکلے اونہون نے توپ
چلانا شروع کیا سپاہیون نے درختون اور جہاڑیون کی آڑ مین کہڑے ہوکے
بندوقین پے در پے ہم چلانی شروع کین دو پہر تک بندوقین چلا کئے مگر ہمکو قلعہ مین
نقصان نہ پہنچا شام کو دشمنون نے صرف چند گولے پہینکے دوسرے روز اونہون نے
توپون کو ایک اور موقع پر لگا کے چلانا شروع کیا مگر وہانسے بہی ہمکو کچہہ ضرر نہوا
گولے یا تو اوپر کو ہوکر چلے جاتے تہے یا برج مین ٹکر کہاتے تہے کل کے روز سے اس روز
بندوقین بڑے زور سے چلائین قلعہ کی طرف بڑے بڑے زینے لاتے ہوئے
نظر آئے مگر جب کوئی سیڑھی لیکر قلعہ کے قریب آتا تہا اوسوقت ہم نشانہ سے اوسکو
مار ڈالتے تہے غرض چار پانچ روز تک دشمن اسطور پر بفایدہ توپ اندازی اور
بندوق بازی کرتے رہے اور زینے لگانے کی فکر مین رہے ۔ پانچوین روز ایک
کمپنی رفل نے حسین پور گانو کے مکانات پر چڑھکر غضب بندوقین چلانی شروع
کین اس روز کپتان انفلے مور صاحب اور مسٹر صدر لین صاحب اور چند خدمتگار
زخمی ہوے ایک مکان قلعہ سے ستر یا اسی گز کے فاصلہ پر تہا اوسپر سے بہی کچہہ دشمنون کے
رفالیون نے رفل چلانی شروع کین اونہون نے ہماری توپون کو بند کر دیا کیونکہ
توپ بہرنیکے واسطے ہم سر نہین اوٹہا سکتے تہے میرا بیچارہ بہائی جب کہ ایک توپچی

اپنی رفل لیکر گولہ انداز کی حفاظت کے واسطے کہڑا ہوا تہا مارا گیا اوسکے سر مین گولی لگی جسکے چند
گہنٹہ بعد اوسنے وفات پائی۔ دوسرے روز کرنل ٹلکر صاحب بہی اوسیجگہہ مارے گئے
اور دونو ایک ہی قبر مین دفن کئے گئے۔ دشمنون نے ایک سرنگ کہودنی شروع کی
اور دو رات برابر محنت کرکے تیار کی اور رج کو اوڑائی اوسکے اوڑنے کا صدمہ عظیم ہوا
تمام قلعہ ہلگیا اور ہمنے سمجہا کہ اب ہم سبکا کام تمام ہوا مگر قدرت الہی سے وہ سرنگ
کافی نہوئی اوسطرف چوڑائی مین صرف آدہی دیوار گرگئی اور باقی آدہی کہڑی
رہی جس مقام پر کہ سرنگ اوڑی تہی اوسکے متصل کے برج پر مین تعینات تہا اوسوقت
سرنگ کی جگہہ دہانکا احوال دریافت کرنیکو دوڑا گیا اور پہر واپس اپنی جگہہ آیا چونکہ
خاک بیٹہہ گئی اور دہوان صاف ہوا تو قریب ڈیڑہ سو کے پٹہان اور تلنگے اوس ٹوٹی
ہوئی دیوار کے قریب زینہ لگانیکو آئے اوسوقت مینے مدد کے واسطے اطلاع
بہیجی اور اس اثنا مین دو دونالی بندوقین اور اٹہہ ایک نال کی بندوقین بہری
رکہی تہین مینے چلانی شروع کین قبل اسکے کہ میرے پاس مدد اوے مینے ان لوگون
کو مار کر ہٹا دیا۔ سہپہر کے قریب باغیون نے پہر حملہ کیا اور جب قلعہ کے قریب آئے تو
قشہ صاحب نے تاک کر اونکے سردار کو مار ڈالا سردار کے گرتے ہی سارا غول پسپا ہوا
مگر اس روز ایک نقصان عظیم ہمارا یہہ ہوا کہ مستر ایرن جو بڑا توپ انداز تہا مارا گیا

اب دشمنون نے ایک توپ اوس مکان قلعہ کے مقابل آن لگائی جہان کہ میمین اور
بچے مقیم تہے اکثر گولے توکہر سے اوپر ہوکر گذر گئے مگر چند گہر میں بہی لگے ایک اور توپ
اونہون نے دروازہ قلعہ کے مقابل لگادی ایک چول دروازہ کی توڑ دی اور
اوسمین کئی سوراخ کر دئے مگر کچہہ نقصان نہوا کیونکہ ہمنے دروازہ کو اندر سے
شہتیرونسے چن دیا تہا دو توپین بہی دشمن نے ہماری بیکار کر دین اور پہلی سرنگ کے
مقابل ایک اور سرنگ شروع کی جبکہ دشمنون کو اسطور پر آمادہ اور مستعد
دیکہا اور ہمارے تین آدمی جنپر بڑا بہروسا تہا مارے گئے اور سب ختم شب و روز
کی محنت سے تہک گئے تہے اور یہہ بہی خیال تہا کہ جب دوسری سرنگ اوڑیگی
تو دشمن دونو شکستہ جگہون سے حملہ کرینگے اوسوقت مقابلہ غیر ممکن ہوگا اوسوقت
یہی صلاح ٹہری کہ قلعہ چہوڑکر کشتیون مین دریا کی راہ بہاگنا چاہئے دریا اون دنون
مین برسات کے سبب سے چڑہا ہوا تہا تیسری تاریخ جولائی کو یہہ ارادہ مصمم ہوا
اوسوقت سب تیاری قلعہ خالی کر دینے کی کی گئی میمون اور بچون کی تین تفریقین
کین اور آدہی رات کو اونہین کشتیون مین سوار کرا دیا اور دو بجے تک ہم سب کشتیون مین سوار
ہوگئے جتنی توپین قلعہ مین تہین اون سب مین کیلین ٹہونک دین اور جو اسباب
جنگ باقی تہا اسکو آگ لگا دیا غرض ہم سب سوار ہوکر چلے اور قلعہ کی دیوار سے آگے

بڑھے تھے کہ گولیون کی بارش ہونے لگی اور کنارہ پر غل ہوا کہ فرنگی بہاگے جاتے ہین
سپاہی ہمارے ساتھہ ہو لئے اور ایک میل تک بندوقین چلاتے رہے مگر ہم اوسے
بہت دور تھے کچھہ نقصان نہوا تھوڑی دور آگے بڑھکر معلوم ہوا کہ وہ کشتی جسپر کرنل
گلڈی صاحب سوار ہین بہت بھاری ہے اور چل نہین سکتی چنانچہ اوس کشتی کو چھوڑ
دینیکا ارادہ ہوا اور تمام میمین اور بچے اور صاحب لوگ کشتی مذکور کے کرنل اسمتہ
صاحب کی کشتی مین آگئے اسمین کچھہ دیری ہوئی اتنے مین سپاہیون نے ایک توپ
ہمارے مقابل مین آن لگائی مگر فاصلہ کے باعث گولہ ہم تک نہین پہنچا تھا غرض ہم
بخیریت سنگی رامپور پہنچے یہان ہم چند منٹ واسطے مرمت پتوال کشتی کرنل اسمتہ
صاحب کے ٹھہرے ایک ملاح بہی اونکی کشتی کا مارا گیا بعد مرمت پتوال ہم پہر وہانسے چلے
کرنل اسمتہ صاحب کی کشتی آگے تہی چند گز چلے تھے کہ ہماری کشتی ایک ریتی مین
اٹک گئی ہم سب اوسکے ہٹانے مین مصروف ہوئے مگر باوجود کوشش بلیغ کشتی کو
ہٹا نسکے اسمین اوقات گذشتہ گذر گیا اتنے مین کیا دیکھتے ہین کہ دو کشتیان ہمارے
پیچہے چلی آتی ہین بظاہر معلوم ہوتا تہا کہ کشتیان خالی ہین مگر جب قریب آئین تو
معلوم ہوا کہ سپاہی اونمین چھپے بیٹھے ہین اونہون نے ہمارے قریب آنکر آگ
برسانی شروع کی اور بہتون کو قتل اور زخمی کیا مسٹر جیمز صاحب کے سینہ مین

گولی لگی مسٹر فنشر صاحب کے جو میرے پیچھے تہے ران مین گولی لگی مینے اونکی طرف
پیچھے پہر کر دیکہا تو ایک گولی میرے بہی کندہے مین انکر لگی میجر روبرٹسن صاحب کے
چہرہ پر زخم آیا کشتیان سپاہیون کی ہماری کشتیون کے برابر آگئین اور چند سپاہی
توہماری کشتیونمین چڑہ آئے میجر روبرٹسن صاحب نے جبکہ دیکہا کہ اب کچہہ امید
باقی نہین ہے تو اونہون نے میم صاحبون سے کہا کہ کشتی مین دشمنون کے ہاتہوسے
اسطور پر مارے جانیسے دریامین کود پڑنا بہتر ہے - جبکہ بی بیان دریامین کودنے
لگین تو مین نے جہٹ کشتی کے اندر جاکر بندوق سنبہالی اور ایک سپاہی کو مار ڈالا
اور پہر بندوق بہری مگر ٹوپی نپائی لاچار ہوا نسے پہرا کیونکہ ایک بڑا گروہ دشمن
کا چلا آتا تہا لفٹننٹ فٹجیرلڈ صاحب معہ اپنی میم اور بچہ ایک گوشہ ناؤ مین بیٹہے تہے
اور اونکے ہاتہہ مین ایک بندوق سنگین چڑہی ہوئی اور بہری ہوئی تہی مسٹر جیمس
صاحب خون آلودہ پڑے ہوئے تہے باقی سب صاحب لوگ اور میمین اور بچے کشتی
کو چہوڑکر دریامین کود پڑے تہے کشتی کے پاس میجر روبرٹسن صاحب اور اونکی
میم صاحبہ اور طامسن صاحب کی صاحبزادی کہڑے ہوئے تہے لفٹننٹ ڈیمسن صاحب
اور چہوٹے چیر صاحب بہی اونکے قریب کہڑے تہے مگر مجہکو میجر فلٹ صاحب
اور انسائن الفرڈ صاحب اور اور چند صاحب نظر نہ پڑے غالب کہ وے

پیشتر ہی مارے گئے فث صاحب اور اونکی میم کشتی سے بیٹھکر گرنے کے فاصلہ پر تہے صاحب کے
ہاتھوں میں اونکا بچہ تہا مگر بظاہر زندہ معلوم نہیں ہوتا تہا اونکی میم صاحب رَو کی تیزی سے
دریا میں کہڑی نہیں ہو سکتی تہیں میں نے اب ارادہ بہاگ چلنے کا کیا اور سوچا کہ ایک کشتی جو
آگے نکل گئی ہے اوسکو بہاگکر پکڑنا چاہیے چنانچہ میں نے اپنے تئین دریا کی رو میں گرا دیا ایک
گہنٹہ تک میں برابر تیرا کیا بعد اس عرصہ کے میں نے دوسری کشتی کو دیکہا اور وہان پہنچکر دیکہا تو کشتی
میں ایک عجیب گہبراہٹ ہے مستر وجس اور چہوٹی لڑکی کرنل گولڈی صاحب کی اور ایک
ناج او من کشتی پر سے مارے گئے اور لفٹننٹ سوئی ٹن ہیم صاحب و ڈاکٹر مالکم صاحب
اور ایک یا دو اور افسر زخمی ہوئے تہے کشتی کا حال درست کرکے ہم تمام شب بہتے
چلے گئے دوسرے روز صبح کو ایک شخص نے پیچہے دریا میں سے آواز دی وہ آواز
فث صاحب کی معلوم ہوئی اوسیوقت کشتی کو روک کر اونکو کشتی میں لیا اونہون نے
بیان کیا کہ میری بی بی اور میرا بچہ دونوں ڈوب گئے اور میری بانہیں ران میں زخم
کاری لگا ہے اوس روز ہم تمام دن بہتے چلے گئے اور ایک گانو علاقہ اوده میں پہنچے یہہ
گانو کسوم کہور کے سامنے ہے یہان دہقانیون نے ہماری مدد کی اول تو ہمکو شبہہ ہوا
کہ شاید وے لوگ ہمسے دغا کرین مگر اونہون نے ہماری بہت خاطر کی اور دودہ
اور روٹی کہانیکو دی رات کو ہمنے وہان قیام کیا میرا زخم اب بہت درد کرتا تہا

اور دوپہر شتہہ دہوپ کی تیزی سے جہلانے لگی تہی مین کشتی مین سے اوترکر گانوکے اندر گیا
کہ وہان جاکر آرام لون کیونکہ دو روز کا تہکا ہوا تہا مینے ایک ٹہاکر سے رات بہر کے
واسطے ایک چارپائی کی التجا کی وہ مجہکو اپنے گہر لیگیا مجہکو کہانیکو دیا اور چارپائی
سونیکو دی - اسوقت زخم مین میرے اتنا درد تہا کہ مجہے کسیطرح چین نہین پڑتا تہا رات
کو کرنل اسمتہ صاحب نے مجہے کہلا بہیجا کہ کشتی روانہ ہونیکو ہے جلد چلے آؤ مین اسقدر کمزور
ہوگیا تہا کہ مجہکو اوٹہنا دشوار تہا کئی مرتبہ کرنل صاحب ممدوح نے میرے پاس آدمی بہیجا
مگر مین نہ اوٹہہ سکا کہ کشتی تک پہنچون یہہ سوچکر کہ جو کچہہ ہو سو ہو مین اوسی
گانو مین رہا اور کشتی وہانسے روانہ ہوگئی بہت دنون تک مجہے اوس کشتی کی خبر نہ ملی
مگر جبکہ ایک ملاح کشتی مذکور کا لوٹ کر واپس آیا تو اوسکی زبانی معلوم ہوا کہ
نانا صاحب نے بٹہور مین سب صاحبون کو قتل کیا - مین ایک مہینہ تک اوس گانو مین رہا
اور آخر کو پروبن صاحب کلکٹر فرخ آباد اور اڈورڈ صاحب کلکٹر بدایون سے
آن ملا اور انکے ہمراہ بخیریت کانپور پہنچا ——

وقایع دیگر

ایک اور صاحب چشم خود دیدہ وقایع سرکشی فتحگڈہ اسطور پر بیان کرتے ہین
قولہ جنیدہ ورنیشتہ داخل ہونے فوج باغی سیتاپور کے دسوین پلٹن متعینہ فتحگڈہ

خزانہ کو جو قریب تین لاکہہ کے تہا قلعہ مین بہیجانیسے انکار کیا اور اسباب جنگ قلعہ سے لاکر بہی اپنے
میگزین مین اپنی حفاظت مین رکہا کرنل ٹکر صاحب اور کپتان کمبل صاحب اور اور صاحبان جنگی اور
ملکی یہہ دیکہکر کہ پلٹن کا مزاج بگڑا ہوا ہے فرخ اباد چہوڑکر ہردیو بخش صاحب زمیندار دہرم پور کے
ہان چلے گئے جنکا قلعہ پرلے کنارہ گنگا پر واقع تہا اور باقی صاحبان غیر متعہد معہ پادری
صاحبان اہل امریکہ اور لفٹننٹ مونکٹن صاحب کانپور کی جانب روانہ ہوئے فرخ اباد
کو کرنل اسمتہ صاحب حاکم پلٹن کے تعلق چہوڑا اور ملکی انتظام کپتان وائی برائٹ صاحب
افسر سواران کے تعلق کیا چند روز بعد تمام افسر دہرم پور سے فرخ اباد پہر واپس
اگئے مگر پروبن صاحب کلکٹر دہرم پور چلے گئے بعد ازان معلوم ہوا کہ سیتاپور کی فوج
باغی الہ گڈہ مین آن پہنچی ہے یہہ گانو فتحگڈہ سے چند میل کے فاصلہ پر اودہ کے
علاقہ مین ہے معلوم ہوا کہ وہانکے زمیندار رکہہ سنگہ نے باغیون کو بلواکر اونکی دو روز
تک دعوت کی وہانسے فوج مذکور نے دسوین پلٹن فرخ اباد سے کہلا بہیجا کہ چونکہ ہمنے صرف
بپاس مذہب سرکشی کی ہے تو تمکو بہی لازم ہے کہ سرکشی کرکے اپنے افسرون کو مار ڈالو
ہندوستانی سردارون پلٹن نے اس چہٹی کو اپنے افسر کرنل اسمتہ صاحب کے حوالہ کیا
صاحب ممدوح نے اونسے پوچہا کہ اب تمہارا کیا ارادہ ہے سبون نے جواب دیا کہ ہم
نمک کا پاس کرینگے اور باغیون سے لڑینگے مگر ایک پیغام خفیہ باغیون کے پاس بہیجا

که ہم تمکو فرخ اباد مین آنیسے نہ روکین گے نواب فرخ ابادنے بہی صاحب کلکٹر کے سوارون
مین سے محمد عظیم خان اور اصغر علیخان اور شبراتی خان پہلوان کو باغیون کے
پاس بہیجا که فرخ اباد مین اوساتوین جون جس روز باغیان سیتاپور کے داخله
کی خبر ہہی اوس روز رلیٹن فرخ ابادنے اپنے حاکم کرنل اسمتھ صاحب سے کہا که
اب ہم اپکے حکم کی تعمیل نه کرینگے اوسوقت چند کمپنیان پلٹن کی نواب فرخ اباد پاس
گئین اور اوسکو مسند پر بٹہایا اور توپین سلامی کی سر کین اور نواب فرخ ابادنے
اپنی عملداری کی ڈھونڈی پٹوائی کرنل اسمتھ صاحبنے نواب سے اس حرکت بیجا کا
باعث پوچہا مگر ٹہیک معلوم نہین که نواب نے کیا جواب دیا اوس روز سب افسر قلعه مین داخل
ہوئے سیتاپور کے باغی داخل شہر ہوئے اور رلیٹن فرخ اباد اور بہت سے بدمعاش
شہر اونکے ساتھه ہوئے اور رلیٹن مذکور مین سے جنہون نے باغیون کے ساتھه شامل
ہونیسے انکار کیا وے لوگ مار گئے اور بعض بہاگ گئے۔ فوج باغی نے قلعه کا محاصره کرلیا
اور برابر دس یا باره روز تک خوب توپون اور بندوقون سے اگ برسائی اخر کار جبکه
قلعه مین اسباب جنگ اور سامان رسد کا نه رہا تو سب صاحب رات کے وقت دریا کی
جانب قلعه سے نکلکر کشتیون مین سوار ہوکر کانپور کی جانب چلے نواب نے اپنے سوار دوڑائے
که کشتیون کی خبر لاوین ایک کشتی جسمین تین یا چار میمین اور تہوڑے سے بچے

و صاحب لوگ تہے رہتی مین آگ لگی اور باغیون نے پہنچکر کنارے سے بندوقین مارنی شروع
دونو صاحبون کے سر نواب کے پاس لائے گئے جنکو نواب نے حکم دیا کہ شہر مین لٹکائے جاوین
ہم لوگون اور عیسائی قیدیون کو بعد دینے تکالیف ناقابل بیان کے توپ سے اوڑا دیا نواب
یار خان نواب محسن علی خان نے نواب فرخ اباد کے حکم سے اٹھہ ہزار فوج بہرتی کرنی شروع کی
دو نوادمی بڑے مشیر مدار المہام سلطنت فرخ اباد کے ہوئے تہے انکی بلا اجازت کوئی بات
ن ہوتی تہی +

مسٹر جیر صاحب کا بیان

ہ فرخ اباد مین سرکشی ہوئی تو مین قلعہ مین تہا کرنل اسمتہ صاحب نے ایک آدمی نواب
خ اباد پاس بطلب مدد بہیجا نواب نے جواب کہلا بہیجا کہ میرے پاس سلح آدمی نہین جنمین
ہ تو بہین مین مدد دینے سے مجبور اور قاصر ہون اسباب کا قلعہ مین جیر جا سنا جو
ن اسمتہ صاحب کی زبانی صداقت اس خبر کی مجہکو معلوم نہین ہوئی کیونکہ مین کرنل
ی صاحب کے پلٹن کے شامل تہا علاوہ ازین جب کبہی کوئی قاصد آتا تہا تو کرنل اسمتہ صاحب
نکو علیحدہ ایک طرف لیجایا کرتے تہے کرنل کو انڈی صاحب نے خود مجہسے بیان کیا کہ نواب نے مدد
نے سے انکار کیا ہے جب کہ واقعہ قتل گشتیو نمین برپا ہوا تو مین کرہار گانو مین
پہر چلا گیا وہان اول مینے اپنے تئین کہتو نمین پوشیدہ رکہا کیونکہ وہانکے زمیندار استعدے

طاقتمند نہ تہے کہ نواب کے آدمیونکا مقابلہ کرسکتے بعد ازان زمینداروں نے مجہسے کہی بات
بیان کیا کہ نواب کے آدمی چند بار واسطے تحصیل محاصل گانو مین آئے اور بیان کیا کہ اگر تم لوگ
میجر رابرٹسن صاحب اور رچرڈ صاحب کو زندہ یا اونکے سر لاؤگے تو نواب سے بہت انعام ملیگا۔ جبکہ
ہماری کشتی مانپور کے مقابل پہنچی تہی تو ریتی مین اٹک گئی ہم سب قلعہ فرخ آباد کو رات کے وقت
دو بجے چہوڑکر دریا کے راستہ چلے تہے تو تین کشتیون مین سوار ہوئے تہے اور مانپور تک ہم بخیریت
چلے آئے دونو طرف لوگونکا اژدحام تہا اور گولیان مارتے تہے مانپور کے مقابل خاص
ہماری کشتی جسمین مین تہا خشکی مین اٹک گئی سنگہی رامپور زرا پہٹے ہمنے ایک کشتی
سپاہیون کی آتے ہوئے دیکہی سپاہیون نے پچاس گز کے فاصلہ سے بندوقین مارنی شروع کین اور دوسری
جانب سے دہقانیون نے بہی گولیان چلائین کئی صاحب زخمی ہوئے سپاہی اپنی کشتی کو نزدیک لائے ہمنے اول
تو اونکا مقابلہ کیا مگر بعد ازان کچہہ چارہ نہ دیکہہ کر کشتی کو چہوڑا اور دریا مین کود پڑے یہہ ماجرا پانچ
بجے شام کا ہے چالیس آدمی ہم مرد اور عورت اور بچے کشتی مین تہے جنمین سے تیرہ ۱۳ مرد تہے جتنے آدمی
دریا مین کودے سب ڈوب کر مرگئے صرف مین اور میجر رابرٹسن صاحب اور مسٹر جونز صاحب اور پادری فشر صاحب
بچ گئے مین تیر کر آدہی رات کے قریب کرہار گانو مین پہنچا جہان کہ زمینداروں نے میری بہت خاطر
کی چونکہ میجر رابرٹسن صاحب زخمی ہوگئے تہے تو اسواسطے ہم آگے نہ بڑہے مینے اوس شام کو بہت
صاحبون کو اپنی آنکہہ سے مارے جاتے ہوئے دیکہا صدر لینڈ صاحب میرے سامنے زخمی ہوئے اور میرا

بہاگی کشتی مین مارا گیا اور لفٹننٹ طامسن بہی کشتی ہی مین قتل ہوئے طامسن صاحب کی لڑکی دریا
مین کہڑی تہی جسوقت قتل ہوئی جو لوگ کہ کشتی مین سوار ہوکر ہماری طرف حملہ کرنیکو آئے تہے اون
مین علاوہ سپاہیون کے بہت سے مسلمان بہی شامل تہے اور نیز کہی رام پور پر ایک بڑا گروہ
سپاہیون اور مسلمانونکا جمع تہا اور اونہون نے وہان تین توپین لگادی تہین اور میجر اونکو
کرنل آستہ صاحب کی کشتی پر گولے مارتے ہوئے دیکہا کنارہ اودہ کی جانب گنوار لوگ بندوقین چلاتے تہے

مسترجوزف ڈور کا اظہار

میرا نام جوزف ڈور ہے عمر میری ۲۰ سو برس کی ہے پیشہ محرری کرتا ہون جب فتحگڈہ مین سرکشی ہوی
تو مین گاڑی خانہ مین تہا کالے خان مع اپنی بیوی کے میرے ساتہ رہتا تہا کالے خان ذات کا ٹہٹہان
تہا اور اوسکی بیوی عیسائی تہی سولوین جون ۱۸۵۷ء کو مینے ڈونڈی پٹتی ہوئی سنی مضمون
اوسکا یہہ تہا کہ خلق خدا کی اور ملک بادشاہ کا اور حکم نواب رئیس بہادر کا ــــ
یہہ مینے تین بجے سہ پہر کو سنا مین اوسوقت کمال غمگین بیٹہا تہا اوسوقت کالے خان آیا اور
مجہکو غمگین دیکہہ کر تشفی کرنے لگا اور کہا کہ تم کچہہ خوف نکرو مین تمہارے ساتہہ مرنیکو تیار ہون جو
اپنی بیوی اور بچون کو میرے پاس چہوڑ کر چلا گیا اور چراغ جلے روتا ہوا آیا اور کہنے لگا کہ نصیر الدین
اور وزیر خان کوچوان نواب کی طرف سے علی بخش حوالدار دسوین پلٹن پاس آئے اور بیان
کیا کہ پلٹن مذکورہ سب عزا نالے لنگی اور اپنے افسرونکو قتل کریگی ستروین تاریخ جونکو

ایک گشتی چٹھی مشتہر کی گئی تھی کہ سب عیسائی قلعہ مین چلے جاوین مگر مینے اوسکو نہین دیکھا ساڑھے
نو یا دس بجے کے قریب دسوین پلٹن نے سرکشی کی اور نواب کے پاس جاکر اوسکے سر پر تاج رکھا
۱۸ وین جون کو پلٹن عیسائیون کو مارتی پھرتی تھی مین معہ اپنے قبایل اور کالے خان کے
وزیر خان کے مکان پر جا رہا اوسنے مجھے دو روز تک اپنے مکان مین رکھا بعد اسکے کالے خان قلعہ
کو چلا گیا وزیر خان کوچوان وزیر خان خیمہ دوز کے پاس جو میرا محافظ تھا ایا اور کہا کہ تم
مسلمان ہو عیسائیون کو اپنے گہر سے نکالو ورنہ تم مارے جاؤگے مین لاچار اوسکے گہر سے
معہ اپنی بیوی اور بچہ کے باولے کتے کی طرح بہاگا اور کہاجن پور پہنچا یہہ مقام اگرہ کی سڑک
پر فرخ اباد سے نو میل کے فاصلہ پر واقع ہے وہانسے مین بلونت پور کی جانب بہاگا وہان
میرے اقا مستر میکلین صاحب کے کارخانہ کی کوٹھی تھی مگر کمال گنج کے تہانہ دار نے مجھے گرفتار
کیا وہان کوئی سپاہی نہ تھا صرف نواب کے ادمی تھے مین انتیسوین ۲۹ یا تیسوین ۳۰ جون کو گرفتار
ہوا میری مشکین باندہ لین اور مجھے اور میری بیوی اور کرسچن بچہ کو پا پیادہ گہسیٹتے
ہوئے فرخ اباد واپس لائے جب کہ مجھے نواب کے سامنے لے گئے تو وہان ایک سیاہ فام شخص
موجود تہا اور ایک پست قد گندم رنگ ادمی تہا مین انکے نامون سے واقف نہ تہا مگر جب مین
باہر ایا تو معلوم ہوا کہ ایک اونمین سے احمد یار خان تہا جسکو مستر لوئز اور اوسکے بیٹے نے
ہمراہ قید کیا ہمارے ساتھ پچیس ہندوستانی اور الیل سنگہ سکہہ حوالدار او نیلین دو والے

بہی قید تہے مجہے اور قیدیون کے نام یاد نہین کالے خان کو توپ سے اوڑا دیا مینے اوسکا سر باہین جانب بعض درخت کی
لٹکتا ہوا دیکہا جسسے وہ مجہسے جدا ہوا تہا مینے اوسکو نہین دیکہا تہا معلوم ہوا کہ چار روز پیشتر میری گرفتاری کے
وہ گرفتار ہوکر توپ سے اوڑا دیا گیا مین ۲۲ روز قید خانہ مین رہا اکیسوین روز نواب کی طبیعت بیمار ہوگئی
اور اوسکے گہر کے لوگون نے خیال کیا کہ باعث تشدد اور ظلم کے نواب صاحب کی طبیعت بیمار ہوئی ہے اس
خیال سے صلاح دی کہ بیچارے باقی ماندہ قیدیون کو رہا کر دینا مناسب ہے چنانچہ دوسرے روز ہمکو پا بجولان
نواب کے سامنے لائے مینے نواب کو بچہونے پر لیٹے ہوئے دیکہا ہم اوس وقت سولہ قیدی تہے اور نواب کے پاس سلحدار اور بہت سے
آدمی حاضر تہے اول ہم مین سے ہندوستانی قیدیون کو بلایا گیا اور ہر ایک کو بعد توڑنے بیڑی کے کہا گیا کہ تیری
رہائی ہوئی تجہکو لازم ہے کہ نواب صاحب کی صحت پانے کے واسطے خدا سے دعا مانگ تب ہم عیسائی ایک ایک کرکے
سامنے لائے گئے اول مسٹر نولز نے رہائی پائی اور بعد ازان میری بیڑی توڑی گئی مجہسے نواب کے حق مین دعا
مانگنے کے واسطے حکم ہوا مینے کہا کہ مجہکو تمہارے ہاتہون سے اسقدر تکلیف ہوئی ہے کہ مین دعا مانگنے کے قابل
نہین ہون جب کچہہ ہوش مین اونگا اور اچہا ہوجاونگا دعا مانگونگا نواب اوس وقت بیماری
کی تکلیفون مین تہے کہنے لگے کہ یہ عیسائی سچ کہتا ہے اسکو چہوڑ دو وہ چار پیسے مجہکو
قید مین ملتے تہے مگر اوسمین سے بہی لوگ چوری کرتے تہے اور مجہکو شاید ایک پیسہ کی خوراک
نصیب ہوتی تہی بہت تنگ تہا مین اور ان دنون مین نواب بالکل مالک تہا جو چاہتا تہا سو کرتا تہا
جب مین گرفتار ہوکر نواب کے سامنے لایا گیا تہا تو مجہسے سیاہ فام شخص مسمی احمد یار خان نے

پوچہا تہا کہ تو کون ہے مینے جواب دیا کہ مین ڈور صاحب ہون اور میکلمش صاحب کا کرانی ہون تب اوسنے اپنے ادمیون کو حکم دیا کہ اسکو قید کرو اور پیرونمین زنجیر ڈالدو اور مجہسے کہا کہ جب دس یا بارہ قیدی اکہٹے ہو جاوینگے جب تم لوگ توپ سے اوڑا دئے جاؤگے —

جیمس نولنؔ کا اظہار

میرا نام جیمس نولن ہے مین فوج کی بہرتی الہ اباد کا ڈرم میجر تہا اور اخیر مین دسوین پلٹن متعینہ فتحگڈہ مین ڈرم میجر مقرر تہا اٹہارہ دین جون کو بگلون کی اواز آئی مین یہہ سنکر دریافت کرنیکے واسطے باہر نکلا کہ بگل کسکے حکم سے پہونکا گیا ڈاک بنگلہ مین جاکر اوس روز کے افسر سے پوچہا کہ بگل کی اواز کا کیا باعث ہے صاحب ممدوح اپنا بچہونا باندہ رہے تہے اور قلعہ جانے کو تیار تہے اور اور صاحب لوگ بہی اونکی ملاقات کو آئے تہے صاحب ممدوح نے مجہسے کہا کہ اب تم اپنی جان جس طرح مناسب سمجہو بچاؤ اوسی شام کو مینے بہاگ کر اوس تیلی کے گہر مین پناہ لی جو مجہکو تیل دیا کرتا تہا اوس رات کو اوسنے مجہے اپنے گہر رکہا میرا گہر چہاونی کی لین مین تہا اور تیلی کا گہر صدر بازار مین تہا مجکو تیلی جسکا نام خیالی تہا میرے پاس ایا اور مجہسے کہنے لگا کہ میرے گہر سے باہر نکلجاؤ والا مین اور تم دونو مارے جاوینگے مین اسکے گہر سے نکل کر ایک خدمتگار رسیر سالہ عورت کے پاس گیا اوسنے مجہے اپنے گہر مین رکہا بعد ازان مینے دیکہا کہ پلٹن کے لوگ اور راجہ نواز وغیرہ اپنی پیٹین باندہ رہے ہین —

مینے اونسے پوچہا کہ تمہارا کیا ارادہ ہے اونہون نے بیان کیا کہ ہم نواب کے پاس چلنے
ہین وہ ہمکو نوکر رکہا چاہتا ہے وے لوگ مجہکو بہی شہر لے گئے مین اوس روز وہان
تمام دن اور رات بہر کہڑا رہا دوسرے روز شام کو ۱۰ پلٹن کے سپاہیون نے مجہے گرفتار
کیا وے لوگ مجہے اور میرے دونو بیٹون اور مسٹر گومز انگریزی نویس اور وصل نواز
ولیم صوبہ اور کو پکڑ کر اپنے لشکر مین لیگئے ایک نے اونمین سے ہمسے کہا کہ تم مجہکو سو روپیہ دو
تو مین تمکو بچاون مینے اوسکو پچاس روپیہ دئے اور مسٹر گومز نے دس روپیہ۔ بعد ازان
مینے علیحدہ ہوکر اپنے تئین ایک درخت کے پیچہے چہپایا جب سپاہی وہانسے چلے گئے تو نواب کے
لوگون نے مجہے زخمی کیا اب مین اپنے کنبہ سے جدا ہوگیا اور پریشان پہرا کیا جبکہ صاحب
لوگ کشتیونمین سوار ہوکر قلعہ چہوڑ کے بہاگے تو مین میجر رابرٹسن صاحب کی کشتی مین
سوار ہوا مگر سب صاحب اور میمین اور بچے مارے گئے یا ڈوب گئے مگر مین بچکر کمال گنج کی
طرف بہاگ گیا اسجگہہ ایک رسالہ دار نے مجہے گرفتار کرکے تہانہ دار کے پاس بہیجدیا اوسنے
بندہیہ چلان مجہکو فرخ اباد بہیجا جہان نواب کے مکان کے پیچہے امام بارہ کے سامنے
قیدخانہ مین مقید رہا مینے نواب کو اوسوقت نہین دیکہا ۲۳ وین جولائی کو میم لوگ
جو قید مین تہین توپ سے اوڑائی گئین میری بیوی اور بچے بہی اوسی روز توپ سے
اوڑا دیئے گئے مین مقید ہوکر ۲۶ وین جولائی کو فرخ اباد لایا گیا تہا جہان

مین قید تہا اوسنگہہ ڈور صاحب اور رو دو سکہہ اور کالے خان سپاہی
بہی قید تہے دونو سکہون اور کالے خان کو قید خانہ سے لیجا کر توپ سے
اوڑا دیا مین تیئسوین اگست تک جیلخانہ مین رہا جانکی فقیر بہی میرے
ہمراہ قید تہا مگر اوسکو پہر چہوڑ دیا تہا اتفاقاً نواب بیمار رہو گیا لوگون نے
صلاح دی کہ براہ صواب قیدیون کو خلاص کرو نبجے چنانچہ ۳۱ تاریخ
اگست کو مجہے نواب نے جیلخانہ سے رہا کیا بعد رہائی کے مین صدر بازار مین آیا
اور پلٹن کے موچی کا گہر تلاش کیا اوسنے مجہے اپنے گہر مین جگہہ دی اور ۳۱ اگست
سے ۲ اکتوبر تک مین اوسکے مکان مین رہا ۔ اگر گنگا سنگہ اور اور سپاہیون کو میرا
فرخ اباد مین مقید ہونا معلوم ہو جاتا تو وے لوگ کبہی مجہے زندہ نچہوڑتے

تاریخ بغاوت ہند

جلد چہارم

سرکشی فرخ آباد

فرخ آباد کی سرکشی کا احوال ہمارے عنایت فرما سید اصغر حسین صاحب ڈپٹی انسپکٹر فرخ آباد نے بہت صحیح اور دلچسپ لکھا ہے اوسکو ہم باجازت جناب سید صاحب موصوف بشکوری تمام بغاوت ہند مین درج کرتے ہین **قوله** سبحان اللہ کیا شان اوس خالق زمین و آسمان کی ہے کہ جب چاہے آن میں آن مین تمام کارخانہ امکان کو نیست و نابود فرما دیے اور اوسکی اندک نگاہ غضب سے ایک دم مین جملہ نظم عالم درہم و برہم ہو جاوے چنانچہ ایک شمہ اوسکی قدرت کا وہ تہا جو بہ اوسط ۱۸۵۷ع وقوع مین آیا اور ایک نمونہ اوسکی سطوت کا یہہ تہا جس نے اوایل ۱۸۵۸ع مین جلوہ ظہور پایا طرفة العین مین

دلون کو پھیر دیا عقول کو سلب کر لیا نیا ڈھنگ بنایا عجب نیرنگ دکھایا جسطرح اس
فساد و بدنظمی کا ایک لمحہ مین پھیل جانا بعید از عقل معلوم ہوتا تھا ویسی ہی پھر اوسکا اصلاح
پاتا دور از قیاس مفہوم ہوتا تھا ایسے حوادث کے دیکھنے اور سننے سے قلب مین
قدرت اوس قادر مطلق کی قرار پاتی ہے اور ایسے ہی سوانح سے عظمت اوس
سلطان لم یزل کی دلون پر چھاتی ہے اسیواسطے علم تاریخ منجملہ علوم شریفہ کے
شمار کیا جاتا ہے اور ماہر اس فن کا ہر مجلس و محفل مین بہ تشریف و قبول لیا جاتا
ہے مگر بہت پرانے اور قدیم حالات کا خوب صحیح قلمبند ہونا اشکال بل من قبیل المحال
سے ہے ممکن نہین کہ ہر ایک معاملہ ہر ایک مورخ کے پیش نظر آئے ہون یا وہ لوگ اون
سوانح کو بے روُ رعایت اپنے بادشاہ وقت کے تحریر مین لائے ہون کسواسطے
کہ کسی مورخ کا مزاج خود خوشامد گوئی کی طرف مایل ہوا ہے اور کسی بادشاہ کی طبیعت
خوشامد پسند نے مورخ مجبوری اوس طرز پر قائل ہوا ہے کسی کے دل مین عبارت آرائی
سمائی ہے کسی کی خواہش نظم کی جانب آئی ہے ان سب صورتون مین خلاف ورزی
سے چارہ اور مبالغہ سے کنارہ نہین ہو سکتا لیکن ہزار ہزار شکر اوس پروردگار کا
ہے کہ اس زمانہ مین جسقدر بادشاہ وقت یعنی گورنمنٹ انگریزی کو جھوٹ سے نفرت
اوسیقدر مولف اوراق کو بھی راستی سے رغبت ہے اور اس سانحہ غدر نے

جو کچھ ظہور پایا ہے تہوڑا سا میرے انکہون کے سامنے وقوع مین آیا ہے اور تہوڑا
بروایت معتبر اور متواتر کے شنیدہ ہے پس وہ بہی مثل چشم دیدہ ہے لاجرم اس واقعہ کو
راست و درست حیطہ تحریر مین لاتا ہون اور تماشائیان عالم بوقلمون کو نیرنگی زمانہ کی
سناتا ہون * واضح ہو کہ بنیاد اس شہر فرخ آباد کی نواب محمد خان غضنفر جنگ سے
بعہد فرخ سیر بادشاہ سنہ ۱۱۲۶ ہجری مین ہوئی اور اللہ غنی اسکی تاریخ ہے نواب
محمد خان نے بزمان عروج اپنے کے راجہ انوپ شہر پر فتحیاب ہو کر قصبہ قایم گنج اپنے
بیٹے کے نام سے آباد کیا اوس زمانہ مین راجپوتان ٹہٹیلہ ساکنان اینٹھی نے قاسم خان
خسر نواب محمد خان کو موضع جمال پور مین جو اب بنام قاسم باغ متصل فتحگدہ مشہور
ہے مار ڈالا محمد خان نے بعد حصول اجازت بادشاہ کے راجپوتان اینٹھی کو خارج
کر کے اور قلعہ کو جو اب فرخ آباد مین ہے اور قدیم بنایا ہوا راجہ ورودیہ خسر راجہ
ارجن کا تہا قبضہ سے ٹہاکران مذکور کے اپنے قبضہ مین لیکر شہر فرخ آباد بسایا اور
شہر پناہ اور اور عمارات عالی تعمیر کین اور قلعہ کو بہی تعمیر اور آباد کر کے سکونت
اختیار کی اور یہہ شخص ایسا نمک حلال تہا کہ جب محمد شاہ بادشاہ درپئے تخریب
امراء سادات کے ہوا اور اونہون نے بتوقع احسانات سابقہ کے محمد خان سے
مدد چاہی محمد خان نے بنظر حق نمک کے سادات کو مدد نہ دی بلکہ بادشاہ کا مدد گار

سادات کو قتل کیا اور بجلدوی اس حسن خدمت کے منصب ہفت ہزاری اور خطاب غضنفر جنگ اور ستر ہزار روپیہ نقد اور خلعت اور جاگیر کثیر پائیے اوس کے بعد قائم خان مخاطب به قائم جنگ بڑا بیٹا اوسکا مسند نشین ہوا پھر احمد خان عرف غالب جنگ سوتیلا بہائی اوسکا ریاست پر بیٹھا ان بعد دلیر ہمت خان مظفر جنگ اوسکا بیٹا جانشین ہوا اوسکے بعد امداد حسین خان ناصر جنگ اوس کا لڑکا مسند پر بیٹھا جب سعادت علی خان نواب اودہ نے ۱۵ فروری سنه ۱۸۰۱ع کو روہیلکھنڈ مع فرخ آباد کے تفویض سرکار انگریزی کے کیا سرکار سے نو ہزار روپیہ ماہیہ ذات خاص نواب کا اور دو ہزار روپیہ سالانہ واسطے خرچ امام بارہ کے اور تین ہزار تین سو روپیہ خرچ ڈیوڑہیات اور اور جاگیر وغیرہ مقرر ہوئین اور ذات خاص نواب کو حکم عدالت سے بری کیا اور نواب کے رشتہ دارون اور توابع اور متوسلون کے واسطے بہی مشاہرے اور جاگیرین مقرر کر دین اور خاص قلعہ مین گرفتاری کسی مجرم کی معرفت عملہ پولیس کے نہ ہوتی تہی بلکہ نواب کو لکہا جاتا تہا وہ مجرم کو گرفتار کر کے بہجدیتے بتیہ ۲۰ محرم سنه ۱۲۲۸ ہجری کو ناصر جنگ نے وفات پائی خادم حسین خان شوکت جنگ لڑکا اوسکا جانشین ہوا ۲۹ شوال سنه ۱۲۳۰ ہجری کو جب اوس نے انتقال کیا تب تجمل حسین خان ظفر جنگ بیٹا اوسکا گدی پر بیٹھا دسوین نومبر سنه ۱۸۲۶ع کو اوس نے انتقال کیا تو تفضل حسین خان

چیرا بہائی اوسکا جواب باغی ہوا جانشین ہوا اور بدستور مشاہرہ اور جاگیر ازرو
معاہدہ کے تا ماہ جون ۱۸۵۵ع جاری رہا مگر سنہ ۱۸۵۵ع یا ۱۸۵۶ع مین تفضل حسین خان کو
لہ انگریزی پڑہا ہوا تہا بوبی نامی کرسچن سے انس پیدا ہوا تہا اور وہ عورت نابالغہ
ہمراہ اپنی والدہ کے کہ مسز ڈیوٹن نام تہا بہ بہانہ تعلیم انگریزی اوس کے
قلعہ مین رہا کرتی تہی اوس کے اور یگانون کو یہہ بات ناگوار معلوم ہوئی اور اونہون
نے استغاثہ بحضور مسٹر کننگہیم صاحب بہادر کلکٹر و مجسٹریٹ اوس عہد کے پیش کیا
صاحب موصوف نے ہرچند تفضل حسین خان سے کہا کہ بوبی کو ہمارے پاس بہیجدو
مگر اوس نے لطائف الحیل مین ٹالا تب صاحب ممدوح نے صدر مین تحریر کرکے بذریعہ
کوتوال فرخ آباد کے بوبی کو طلب کرکے فہمایش مناسب واسطے تعلیم پانے کے اسکول
مین مقام کانپور روانہ کردیا اور اوسوقت سے عملہ پولس کو اختیار گرفتاری مجرم کا
اندر قلعہ سے حاصل ہوگیا اسقدر خلاصہ حال خاندان بنگش کا اسواسطے لکہا گیا کہ ناظرین
اس کتاب کو معلوم ہوجاوے کہ سرکار نے نسلاً بعد نسل اوس کے اوپر کسطرح نظر التفات
رکہی اور سلسلہ عطاے مشاہرہ وغیرہ ابواب اور جاگیر کا جاری رکہا اور اوس نے
کسقدر بے جنبی کو برتا ۰ جبکہ بغاوت کی خبرون نے جابجا شہرت پائی اور ہر ایک جگہہ
کی فوج ہندوستانی نے نافرمانی اور بغاوت اختیار کی اور اپنی اپنی چہاونی جلادو

صاحب لوگون کو جو اون کے ساتہہ تہے قتل کر خزانہ لوٹ جیلخانہ توڑ کر اسے دہلی چلے گئے
تو اس ضلع کے بہی دیہات بعیدہ مین بسبب شہرت ایسے اخبارات کے رعب او انتظام
سرکاری مین اندیکے خلل واقع ہونے لگا اور عرائض تحصیلدارون اور تہانہ دارون کی
مشعر کثرت واردات اور اس مضمون کے کہ زمیندار لوگ اداے خراج سرکاری مین
لطائف الحیل کرتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ جب معاملہ عملداری یکسو ہوگا تب ادا کرینگے
حکام نے ہر ایک تحصیل مین احکام بنام تحصیلداران مشعر نہ بہیجنے زر ارسال تا حکم ثانی اور
اجازت نوکر رکہنے بیس بیس جوانون سواے تعداد معمولی جاری کیے اور تعلقداران
کلان اس ضلع کے نام مثل رانی گور تعلقہ دار تروا اور چودہری بجے چند صاحب تعلقہ دار
بشن گڈہ اور لکہا سنگہ تعلقہ دار الہ گنج اور جعفری بیگم صاحبہ تعلقہ دار شمس آباد
اور کنور ہردیو بخش صاحب تعلقہ دار کتیاری واسطے آمادگی اعانت سرکاری اور
نوکر رکہہ لینے سپاہیان جدید کے نافذ فرمائے چنانچہ ہر ایک تعلقہ دار نے کچہہ کچہہ سپاہی
اپنے اپنے اعتمادی فرخ آباد بہیجے اور کنور ہردیو بخش خود معہ اپنے رشتہ دارون
اور سپاہیون کے اکر حاضر ہوئے اور صبح سے شام تک بنگلہ پر صاحب مجسٹریٹ بہادر کے
رہتے تہے جب خبرین فسادات افواج علیگڈہ و اٹاوہ و مین پوری و شاہجہانپور کی
شائع ہوئین اوسوقت حکام نے زیادہ تر تدبیرین حفاظت کی کرین اور امیر خان

رسالدار ساکن فتحگڈھ کو جو بطریق رخصت یہاں آئے تھے واسطے بھرتی کرنے سوارونکے
اجازت دی اور جو سوار بطریق رخصت مئو قائم گنج وغیرہ دیہات مین آئے اونکو بھی
بلوا لیا اور سوار جا بجا واسطے خبر رسانی آمد باغیان کے تعینات کر دیئے اور خاص پلٹن
ڈفل کو جو اس چھاونی مین متعین تھی کرنیل اسمتھ صاحب بہادر نے بحسن تقریر اور فہمایش مناسب
کے تھامے رکھے تھے اور ہر روز دو دو تین تین مرتبہ پریڈ جا کر نصائح کرتے تھے
اور سب افسران انگریزی پلٹن کے خاص چھاونی مین جہان سپاہی مقیم تھے شب باش
ہوتے تھے الغرض ایسی فہمایش مناسب سے مادہ فساد دلون مین سپاہیان ڈفل نوکر
قدیم کے نہ آنے پایا مگر مزاج سپاہیان ڈفل بھرتی جدید کا البتہ متغیر ہوتا تھا ۲۴ مئی سنہ ۱۸۵۷ء کو
بروز عید مستری فرخ آباد مین دو بدمعاش آپسمین اتفاقاً لڑ پڑے اور چند آدمی جو وہان کھڑے تھے
متفرق ہو کر بھاگے تمام فرخ آباد اور کمپو مین شہرت ہو گئی کہ باغی شہر مین آ گئے
اور دوکانین اور دروازہ مکانات ہر ایک کے بند ہو گئے اوسیوقت صاحب مجسٹریٹ
بہادر نے باستماع اس خبر کے خود سوار ہو کر کمپو کے ساکنین کی تسلی کی اور دروازہ
کھلوائے اور شہر مین بھی کنور ہردیو بخش صاحب کے ہمراہ جا کر تشفی دی اور دروازے
وا کرائے اور ایک محرر فوجداری واسطے پڑھنے عرائض ضروری مشعر اخبار باغیان
اور تحریر احکامات انتظامی کے ہر وقت شب و روز بنگلہ پر صاحب مجسٹریٹ بہادر کے

رہا کرتا تھا اور جسقدر اخبارات متوحش چارون طرف سے آتے تھے اوسیقدر ساکنان
کمپ کو خوف و ہراس زیادہ ہوتا جاتا تھا یہان تک کہ اکثر روساے کمپ فرخ آباد مین
جاکر اقامت پذیر ہوئے اور اسباب قیمتی اپنا از قبیل زیور وغیرہ زمین مین دفن کرایا
اور کنوؤن مین ڈال دیا اور کوٹھریون مین چنوا دیا اور کچھ ٹھاکر اور اہیر وغیرہ گنگا پار
کے مسلح بسلاح بہ بہانہ تلاش چاکری کوچہ بکوچہ منتظر وقت تاراج غارت کیے پہرا کرتے تھے
چنانچہ ایک مرتبہ صاحب مجسٹریٹ بہادر کو کہ اکثر مصروف گشت رہا کرتے تھے آٹھہ دس
آدمی اس قسم کے ملے اون سے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو کسی نے کہا کہ ہم بتقریب نہلوی
یہان آئے ہین کسی نے کہا کہ ہم بتلاش معاش یہان وارد ہین الغرض صاحب ممدوح نے
تزلزل تقریر سے ارادہ فاسدان کا دریافت کرکے اونہین مقید کیا اوسی زمانہ مین
ڈاک شاہجہان پور کی بند ہوگئی اور مشہور ہوا کہ کچھ باغی براہ علیگڈہ علاقہ امرت پور مین
آیا چاہتے ہین مسٹر لوئس صاحب بہادر جنٹ مجسٹریٹ براد انسداد وہہ علیگڈہ مین
تین روز تک مقیم رہے جب اودہر کچھہ آثار آمد کے نپائے تب پہر کمپو مین تشریف
لائے تیسوین مئی کو سنا گیا کہ ایک رسالہ پورب سے آتا ہے چنانچہ صاحب ممدوح
براد انتظام گورسہا گنج تشریف لیگئے مگر وہ رسالہ قبل از رونق افروزی صاحب
ممدوح کے آگے کو چلا گیا تھا اور مسموع ہوا کہ ان لوگون نے مقام کرادلی پہنچکر افسران

انگریزی اپنے رسالہ کو تلف کیا صاحب جنٹ وہین ڈاک بنگلہ گورسہاگنج مین مقیم رہے
دوسری جون کو صاحب موصوف نے بوساطت کوچبان ڈاک گاڑی کے سنا کہ فوج باغی
علاقہ اودھ کے مشہور گھاٹ علاقہ قنوج سے عبور کرکے آتی ہے صاحب ممدوح کے پاس
اسقدر جمعیت نہ تھی کہ اون سے مقابلہ کر سکتے بلکہ جریدہ تن تنہا تھے لہذا کمپو مین واپس
آگئے اور وہ فوج کہ جسمین پانچ یا چھہ سو ترکسوار اور کچھہ تلنگے تھے سرائے میران مین آئے
اور تحصیلدار منشی گردہاری لال سے خزانہ مانگا مگر تحصیلدار نے براہ عذر کہا کہ خزانہ
یہان نہین رہا ہے صدر مین بحفاظت سپاہیان داخل کیا ہے اور اون کو شربت
وغیرہ پلوا کر بلطائف الحیل رخصت کر دیا اون لوگون نے گورسہاگنج مین پہنچکر ۳
جون کو گورسہاگنج کا بروشت خانہ لوٹ کر ڈاک بنگلہ جلا دیا باستماع اس حال کے
صاحب ڈاک کلکٹر جو محصول سڑک کا بمقام خداگنج لیا کرتے تھے سواری ڈاک
گاڑی کمپو مین آگئے اور مشہور ہوا کہ یہہ فوج بھی یہان آنیکا ارادہ رکھتی ہے
چنانچہ صاحب مجسٹریٹ بہادر نے سوار متعین کر دیئے کہ خبر تحقیق کی پہنچاوین
اور دو تین روز پیشتر سے کرنیل صاحب نے ایک توپ پر پہیہ لگا قلعہ پر رکھوا
کے لگوا دی تھی اس مراد سے کہ جب آواز اس توپ کی ہو اوسوقت سب صاحب
لوگ قلعہ فتحگڈھ مین چلے جاوین مگر صاحب مجسٹریٹ بہادر اور چند صاحبون کو

یہہ رائے تہی کہ پلٹن ڈفل ہرگز محل اعتبار نہین ہے بہتر ہوگا کہ کتیاری مین کنور ہردیو بخش
کے ہان گنگا پار چلے جاوین اور بعض صاحبان سوداگر وغیرہ کا یہہ منشا تہا کہ بسواری کشتی کلکتہ
یا الہ آباد کو روانہ ہون چنانچہ ۲۳ اکشتیون پر اسباب ضروری مسٹر برون صاحب بہادر کلکٹر
و مجسٹریٹ اور مسٹر لوئس صاحب بہادر جنٹ مجسٹریٹ اور ڈاکٹر مالتہی صاحب اور جج صاحب
سوداگر وغیرہ کا طیار رہتا تہا اور شب کو اونہین کشتیون پر آرام فرماتے تہے جس روز
فوج مذکورہ گور سہا گنج مین مقیم ہوئی بوقت شب علاقہ امرت پور مین جانب شمال
کسی گانو کو کسی دوسرے گانو والون نے جلا دیا اور شعلہ اوسکا نظر آنے لگا
صاحب مجسٹریٹ بہادر نے ایک سوار واسطے دریافت حال کے بہیجا وہ نامرد موقع
تک نہ گیا اثنار راہ سے واپس اکر کہدیا کہ باغیان شاہجہانپور قریب آگئے اور اوسی
وقت ایک سوار نے جو واسطے خبر رسانی گورسہا گنج کے متعین تہا خبر لیکر آیا کہ گورسہا گنج
کے باغی بہی اسی جانب کو آتے ہین صاحب مجسٹریٹ بہادر نے یہہ خبرین سنکر کشتیان
کہلوا دین حالانکہ باغیان گورسہا گنج نے قصد اسطرف کا نہین کیا تہا بلکہ بعزم دہلی تحصیلی
چہبرامئو مین وارد ہوکر خزانہ تحصیلی کو کہ اوسیوقت محمد تقی تحصیلدار باستماع اس
خبر کے خزانہ اپنے رتہہ پر بقصد پہنچا دینے بتن گدہ کے لدوا رہے تہے لوٹ لیا
تحصیلدار کو گرفتار کرکے کہا کہ اور بہی خزانہ جو تمہارے پاس ہو بتاؤ ہر چند انہون نے

معذرت کي مگر نہين مانتے تہے اور تحصيلدار کو مارے ڈالتے تہے آخر کار ايک تاجر سوداگر
ساکن مراد آباد شناسا اون کا تہا که اوسکي شفاعت سے جان بخشي تحصيلدار کي
ہوئي اور مدرسه سرکاري مين اگر کچہه کتابين جو مدرس وہان کا اوٹہا نه سکا تہا تلف
کر دين اور مدرس بہي بہاگ کر روپوش ہو رہا صاحب لوگ جو کشتيون پر سوار ہو گئے
تہے جب کشتيان اون کي مقابل موضع کسم کہور کے پہنچين تو زميندار ان و ساکنان
کسم کہور نے بطمع غارت کے گوليان چلائي شروع کين اد ہر سے بہي جواب
دندان شکن پايا الغرض کشتيان آگے بڑہي چلي گئين ناگاه راسي بچارے ايک گولي
گوله برستر رچرڈ صاحب سوداگر کے لگي آخر کار جن صاحبون کي يه راے تہي که
اله آباد جاوين ان کي کشتيان آگے بڑہ گئين اور جس کشتي پر سٹر روبن صاحب مجسٹرٹ
اور رتہار نہل صاحب جج اور لوئس صاحب جنٹ مجسٹرٹ اور جون صاحب سوداگر اور
ڈاکٹر مالکلم صاحب اور اور چند صاحب لوگ مع اپنے اپنے اہل و عيال کے تہے اور
اون کو اپنا ضلع خالي کرنا پسند نه تہا انہون نے بمقام دہرم پور گڈہيا مين کنور درگ بخش
کے ہان قيام کيا اور کمپ فتحگڈہ مين کرنيل اسمتہ صاحب بہادر نے خبر آمد افواج
کو سہاگنج کي سنکر ايک مورچه کہدوايا صبح ميني ۹ جون کو بنظر مال اندليشي اور
حفظ مال سرکار کے بباعث نه موجود ہونے حکام سول کے فتحگڈہ مين جانا

کہ خزانہ کلکتری کو کہ بہ تعداد دو لاکہہ اسّی ہزار تہا کوٹہی کچہری کلکتری سے
اوٹہا کر قلعہ مین لیجاوین چنانچہ خزانہ بحراست سپاہیان ذُفل اور سوداران کلکتری
کے صاحب قریب پریڈ کے پہنچا تو سپاہیان جدید پلٹن ذُفل نے لیجانے خزانہ سے
قلعہ مین انکار کیا کرنیل صاحب موصوف نے بنظر مصلحت اوس خزانہ کو بحفاظت سپاہیان
مذکورہ مین پریڈ پر رہنے دیا مگر کیا خوب تدبیر اور تقریر کرنیل صاحب کی تہی کہ باوجودیکہ
سپاہیان ذُفل آمادہ فساد تہے اور اس حرکت سے اون کا مادۂ فاسد اظہر
من الشمس ہو گیا تہا لیکن پہر بہی اونہون نے نہایت مناسب بہ تقاریر شایستہ کین
کہ سپاہیون کو حوصلہ اور جرأت اوس خیال فاسد کی نہ ہی بلکہ سپاہیون سے قسم بہی
لیلی کہ سرکار سے دغا نکرین گے اور خزانہ کا تصرف بہی اپنے قبضہ اقتدار مین
رکہہ کر تنخواہ دو ماہہ جملہ سپاہیان م افسران پلٹن اور سواران کلکتری کو اور
اہلکاران ملازمان کوتوالی شہر دکمپ کو تقسیم کر دی چونکہ اوسوقت تک نواب رئیس فرخ آباد
حسب صلاح و مشورہ مولوی وزیر علی نائب اپنے خیرخواہ سرکار انگریزی کا
تہا اور پیشتر سے مستر تہارنہل صاحب مجسٹریٹ گورنر نے اوسکو اجازت دی تہی کہ ہر وقت
بر بہی تدبیر شایستہ انتظام کرے لہذا اوس نے شہر مین منادی باواز ڈہول کرا دی کہ حکم
اودو ہزاری اسد عا یا بے خوف و ہراس رہے کوئی کسی پر ظلم و تعدی نکرے ہو ...

توپ ہوگا اور یہہ بات اس نظر سے تہی کہ عبور افواج باغیہ کا وقتاً فوقتاً اس راہ سے
ہوگا جب سب جان لین گے کہ یہان عملداری نواب کی ہے تو کچہہ ضرورت ادہر آنیکی
نہ ہیگی بالا بالا دہلی کو چلے جاوینگے کرنیل صاحب بہادر کو اس راز سے اطلاع نہ تہی
ادہون نے حال منادی کا سنکر خط شکایت کا لکہا بجواب اوس کے مولوی مذیرعلی
نائب رئیس نے اگر اصل حال سے اگاہ کر دیا اور جواب بہی بشرح حقیقت حال کے لکہکر بہیجا
چونکہ کرنیل صاحب نے بجز انتظام فوج کے انتظام ملکی مین اپنی دست اندازی نہ کی تہی
اور رپورٹ اس حال کی حکام بالا کو لکہہ کر منتظر حصول اجازت کے تہے چوتہی جون کو
بسبب تشریف نرکہنے حکام سول کے کچہ مین غدر رہا اور قفل دو کانون کے ٹوٹنے لگے
پانچوین جون کو مرزا کلب حسین خان ڈپٹی کلکٹر نے روبکار لکہہ کر بذریعہ خط کے ملازمان
رئیس واسطے چوکی پہرے کچہری کے بلوالیئے اور امینون اور اسٹامپ قیمتی ہزارہا روپیہ کو
جو کچہری کلکٹری مین بے حفاظت پڑا تہا پہرہ مین رکہوایا اور احکام مناسب برائے درستی
انتظام کے جاری کیئے اور چونکہ باستثنا تحصیلدار امرپور کے سب تحصیلدار اور اکثر تہانیدار
اپنے اپنے حکومت گاہون سے چلے آئے تہے اون کو بمشورہ اور اجازت کرنیل صاحب
کے اپنی اپنی تحصیلون اور تہانون پر عود الی جانیکی ہدایت کی اور مولوی محمد تجمل حسین خان
صاحب بہادر صدر الصدور بہی اپنی کچہری بدستور کرتے رہے اوسی تاریخ ایک پلٹن باغی نے

ملک اوده سیسے براه بهدی گهاٹ عبور کیا اور خزانه تحصیلی سرای میران کو لوٹ لیا منشی
گروهاری لعل تحصیلدار کی تلاش کی وه بحکمت عملی بهاگ کر روپوش هوییے اور مدرسه سرکاری
مین جاکر کچهه کتابین وغیره اسباب سرکاری جو مدرس کیے لیجانیے سیے رهگیا تها لوٹ لیا
اور مدرس روپوش هو گیا ۔ آٹهوین جون کو حکم اجرایے مارشل لا یعنی قانون جنگی بنام کرنیل
اسمتهه صاحب بهادر پیشگاه حکام بالا سیے آگیا اور صاحب ممدوح سینے کپتان و یبرو ٹ
صاحب کو که مراد بهرتی سواران بریلی سیے آییٔے تهیے منتظم اور مهتمم محکمجات کلکٹری اور
فوجداری کا کیا قیدیان محبس نے هر چهار سمت سیے خبرین محبس شکنی کی سنکر کمال شورش کر رکهی تهی
داروغه محبس کو بهی سخت سست کهتیے تهیے اور کهانا بهی نهین کهاتیے تهیے اور چلاتیے تهیے
که سب اضلاع کیے قیدی چهوٹ گئیے هم کو کیون نهین رها کرتیے هو ۔ نوین جون کو علی الصباح
مستر و یبرو ٹ صاحب واسطیے انتظام جیلخانه کیے محبس مین تشریف لیگئیے هریا سنگهه
قیدی سینے کنامی بعند موضع کٹیا تهانه محمد آباد کا تها اور بمقدمه قتل عمد زیر تجویز صدر نظامت کا
تها اور باعث اغوا قیدیان وهی هوا تها ایک کهپرا صاحب موصوف کی طرف مارا صاحب
موصوف کی بهون اور پیشانی پر خفیف زخم آیا اوسیوقت صاحب ممدوح نے کرنیل صاحب کو
اطلاع کی اور کرنیل صاحب نے ایک کمپنی ڈفل کو حکم دیا که مفسدین کو گولیون سیے اوڑا دو
چنانچه سپاهیون نے جیلخانه پر جاکر باڑین مارین ۸ قیدی زخمی هو ییٔے اور ۶ جان سیے

مار گئے بعدہ کرنیل صاحب بہادر نے تنخواہ لیا یہہ جملہ عملہ کلکٹری و فوجداری و دیوانی کی تقسیم
کر دی لیکن عملہ سررشتہ تعلیم نے بسبب اسکے کہ ان کی تنخواہ کا بل منظور ہو کر نہین آیا تہا
باوصف کہنے چند آدمیون کے طلب نہ کی دسوین جون کو مستر پرودن صاحب کلکٹر و مجسٹریٹ
بہادر بہی بدریافت اس امر کے کہ کوئی فوج باغی اسطرف کو نہین آئی ہے شہر مین
تشریف لائے لیکن باوراک اس امر کے کہ حکم مارشل لا بیشگاہ حاکم بالا سے بنام کرنیل
صاحب بہادر کے آگیا ہے اور اون کی طرف سے دیبرٹ صاحب بہادر کارفرما ہین
کچہہ دست اندازی کام مین نہین کی اور جو عملہ اون کے پاس حاضر ہوا اون سے کہدیا
کہ باطاعت قرار واقعی صاحب ممدوح کے کام انجام دو اور خود دہرم پور کو واپس گئے ۔
بارہوین جون کو صاحب جج اور لوئس صاحب اور اور صاحب لوگ جو دہرم پور مین تہے
اس خیال سے کہ پلٹن ڈفل مطیع و خیرخواہ ہے رونق افروز محکدہ ہوئے مگر
پرودن صاحب بہادر دو وجہ سے تشریف نہ لائے ایک تو یہہ کہ انہین ہرگز اعتماد
اس پلٹن پر نہ تہا دوسرے یہہ کہ بسبب اجرار کار بہ اختیار دیبرٹ صاحب بہادر کے چندان
ضرورت بہی اپنی تشریف آوری کی نہ متصور کرتے تہے الغرض یہہ اجرار کار جلد کچہریون کا
ہونے لگا چودہوین جون کو ایک خط پلٹن ڈبائی کا بنام افسران پلٹن ڈفل بایں مضمون
آیا کہ ہم لوگ اپنے افسرون کو قتل کر کے آئے ہین تم بہی اپنے افسرونکو قتل کرسکے

ہمارے ساتھ چلو بو علی بخش وغیرہ صوبہ دارون نے یہہ خط کرنیل صاحب کو دکھایا
کرنیل صاحب نے فرمایا کہ بجواب اس کے لکھہ بھیجو کہ تم دلی چلو ہم بھی آتے ہین مگر سپاہیون
نے یہہ جواب نہ لکھا بلکہ لکھہ بھیجا کہ ہم نے قسم کھائی ہے کہ ہم ایسی حرکت نکرینگے لیکن
تم سے کسیطرح معترض ہون گے اور اوسیوقت کرنیل صاحب نے پل گہتیا گہاٹ کا تڑوا دیا
اور ناوین ڈبوا دین تا کہ عبور باغیون کا ممکن نہو ٭ سولہوین جون کو منگیا کہ حکام صدر سے
تاریخ پہانسی دینے ایک مجرم قتل عمد کی مقرر ہوئی تہی اور وارنٹ آگیا تہا کپتان ہیرسٹ
صاحب تہا اور اوسکی پہانسی دلوانے کے واسطے محبس تشریف لیگئے اوسوقت صوبہ دار
یا جمعدار کسی کمپنی پلٹن ڈفل نے جو جیلخانہ پر متعین تہا صاحب سے کہا کہ اسکی پہانسی دینے
مین احتمال بلوہ سپاہیان کلی ہے بالفعل سپاہی اطاعت حکم مین انکے پہلو تہی کرتے
ہین صاحب نے بنظر مصلحت پہانسی ملتوی رکہی ٭ سترہوین جون کو چند سواران للکرنے
قلعہ پر نواب رئیس کے گئے اور کہا کہ پلٹن آتی ہے اوس کے استقبال کے واسطے
کچہہ آدمی بھیجو اور یہی وقت جوانمردی اور ملک گیری کا ہے اگر اب بہی نکروگے
تو کرشمجنون مین شمار کیے جاؤ گے چونکہ نواب ابلہ محض تہا اوس نے وزیر خان کوچبان
اور شبراتی خان پہلوان وغیرہ دو تین آدمیون کو ہمراہ سواران مذکور کے کر دیا
اوسیوقت بو علی بخش صوبہ دار بہیجا اور رضا بخش حوالدار اور امیر خان صوبہ دار اور

گرور سنگه جمعدار پلٹن ڈفل نے صاحبان فوج کو خبر تحقیق آمد افواج باغیہ اور ارادہ فاسد
پلٹن ڈفل سے آگاہ کر دیا حکام مع صاحبان سول وغیرہ کے مع ۳۵ آدمی
معہ کالیخان سپاہی کے قلعہ فتحگڈہ مین چلے گئے - اٹھارہوین جون کو جب سپاہیان
ڈفل کو یقین ہوا کہ آج باغیان سیتاپور داخل فتحگڈہ آباد ہون گے تب اس طمع پر
کہ استحقاق ہمارا ثابت ہو جاوے صبح کے وقت دو کمپنی لیٹیت وگرانڈیل طیار ہوکر معہ
چند ہندوستانی افسروان کے قلعہ مین جاکر نواب کو مسند نشین کیا اور توپین سلامی کی
وغواشن اور پھر وہان سے معاودت کر کے کمپو مین شلک سلامی سر کی بوقت سہ پہر
فوج باغی سیتاپور قریب سات سو سپاہی و افسران ہندوستانی پلٹن ڈبالی سے
اور قریب پانچ یا چھہ سو سپاہی و افسر پلٹن غلہ کے اور دو تین سے سوار رسالہ آغا حسین
کے باعانت بولند سنگہ وغیرہ زمینداران گنگا پار کے دریا عبور کر کے بمقام ٹرا باغ
فروکش ہوئی اور یہان آکر دیکھا کہ خزانہ فرخ آباد قریب تین لاکھہ کے قبضہ
سپاہیان ڈفل مین ہے اونہون نے چاہا کہ اس خزانہ کو اپنے قبضہ مین کرین
اور ایک گارد اپنا واسطے لے آنے خزانہ کے بھیجا سپاہیان ڈفل مانع ہوئے
اور طرفین سے تکرار ہو کر نوبت بہ تفنگ پہنچی اور ڈفل والون کے طرف سے
دو تلنگہ اور ڈبالی والون کے تین تلنگہ مارے گئے اور فریقین آمادہ جنگ ہوئے

اس اثنا میں مسٹر یقین کے صوبہ دار وجمعدار نے صلاح کرکے کہا کہ آپس میں جنگ وجدل
مناسب نہیں ہے چونکہ ڈفل والوں کے پاس میگزین وغیرہ سامان جنگ درست تھا
مگر تعداد میں باغیان سیتاپور سے کم تھے اور سیتاپور والوں کے پاس سامان
حرب بالکل نہ تھا اور شکستہ حال اور اجنبی وارد تھے غرض یقین نے خوف ایک دوسرے کا
کرکے مصالحت کرلی اور یہہ ٹھہرایا کہ صبح کو خزانہ تقسیم کرین گے اور نشان پلٹن ڈفل کا
ڈبالی والوں نے بنظر اطمینان اپنے پاس رکھہ لیا اور باغیان سیتاپور اپنی فرودگاہ پہ
آئے شب میں سپاہیان ڈفل نے خفیہ خزانہ بحصہ رسدی تقسیم کرنا چاہا
مگر بسبب بدانتظامی کے ہلڑ ہوگیا جس قدر جس کے ہاتھہ لگا وہ اوس نے لیا اور اکثروں
کے ہاتھہ ایک کوڑی بھی نہ آئی جن تلنگوں نے دو دو چار چار توڑے لیے تھے
شب ہی میں اپنے وطن کو راہی ہوئے مگر اونہیں گانوں والوں نے صبح تک
معمورہ عدم میں ڈالا اور ان کے روپیوں کو اپنے تصرف میں لائے اور جسقدر تلنگے
محروم رہے تھے وہ علی الصباح پائین باغ میں نواب کے فروکش ہوئے + انہوں نے
جون کو سپاہیان سیتاپور نے بیگمات کا اسباب پیش بہا خود لوٹا اور بدمعاشان
دیہات اور کسب کو اجازت لوٹنے کی دی اور بعد اس کے بنگلوں میں آگ لگادی
لکھا سنگہ تعلقہ دار الہ گنج نے اسباب مہاراجہ دلیپ سنگہ کا مالیتی ہزار روپیہ کا

از قبیل خیمہ ہاے سفرو پشمینہ اور شیشہ آلات وغیرہ لوٹ کر سات کشتیان اسباب
سے پُر بار کرکے اپنے گہر بہیجدین زان بعد سپاہیان سیتاپور اور ڈفل کے بستی
والون کے گہرون کو لوٹتے رہے اوسی روز نواب غلام علی خان کو کہ بعہد
انگریزی تہانہ دار محمد آباد کے تہے کوتوال فرخ آباد کا مقرر کیا یہ شخص بڑا کارگذار
تہا باوجود ایسی بدعملی اور شورش اور خودسری سپاہیان نافہم کے حفاظت رعایا
کی بہی کی اور سپاہیون سے بہی اپنے تئین محفوظ رکہا شب کو افسران پلٹن ڈبالی
وغیرہ نواب کے پاس آئے نواب نے کہا کہ اب قلعہ پر دہاوا کرنا چاہیے اونہون نے
فرمایش کی کہ سیڑہیان بنوا دو ہم دو گہنٹہ مین قلعہ خالی کرلین گے مگر سپاہیان ڈفل کو
بہی ہمارے ساتہ دہاوہ کی اجازت دو چنانچہ اکیاون جون کو سپاہیان ڈفل
کہ دو تین سو آدمی رہگئے تہے تیار ہوکر پاس پلٹن ڈبالی کے آئے اور ڈبالی والے
بہی مسلح و طیار تہے ڈبالی والون نے قلعہ پر حملہ کرنیکے واسطے کہا ڈفل والون نے
جواب دیا کہ پہلے نشان ہمارا ہم کو دیدو اور تم دہاوا کرو اسمین ہم شریک رہین گے سیتاپور
والون نے کہا کہ ہم نشان نہ دین گے تمنے خزانہ لوٹ لیا ہے وہ ہم کو دیدو الغرض
اسی بات پر فیمابین تکرار ہوئی اور ڈبالی والون نے اون پر گولیان برسانا شروع کین
اور ڈفل والے جانب فرخ آباد بہاگے اور باغیان سیتاپور نے اون کا تعاقب کیا

دروازه شہر تک چالیس بچاس تلنگہ ڈفل کے مار گئے نواب نے یہہ بات سنکر سیتاپور والون
سے فہمایش کردی کہ اگر شہر کے اندر آوینگے تو تمام شہر لٹ جاویگا اور خلق اللہ تباہ
ہو جاویگی بہتر ہے کہ اب ڈفل والون کا تعاقب نکرو اور سیتاپور والون نے کہلا بہیجا
کہ تم منادی کرادو کہ کوئی شخص سپاہی ڈفل کو اپنے گہر مین جگہہ ندیوے اور شہر سے
نکال دیوے جاوین چنانچہ منادی ہو گئی کہ جو کوئی ڈفل کے سپاہی کو اپنے گہر مین پناہ
دیویگا وہ دم توپ کیا جاویگا کچہہ سپاہیان ڈفل نے ڈاڑہی موچہہ مونڈا اپنی ہیئت
بدل کر شہر مین رہنا اختیار کیا اور کچہہ سپاہی شباشب اپنے اپنے وطنون کو
چلے گئے اون مین بہی اکثر لوگ شبہہ مال راہ مارے گئے اور سیتاپور والون نے
مالداران شہر آباد کو اس حیلے سے کہ ان کے ہان سپاہی ڈفل مخفی اور پناہ گزین ہے
تنگ کرنا اور لوٹنا شروع کیا شب کے وقت نواب نے افسران فوج سیتاپور کو بلا کر
کہا کہ شہر کے تباہ کرنے سے کچہہ حاصل نہین ہے بہتر ہے کہ پہلے قلعہ خالی کراؤ اون
لوگون نے کہا کہ تم تنخواہ دو ماہہ دیدو تب قلعہ پر دہاوا کرینگے بائیسوین جون کو
پہر سپاہیان سیتاپور نے کمپو کے رہنے والون کو اس حیلہ سے کہ تلنگے ڈفل کے
مخفی ہین لوٹا اور دو ایک حلوائی وغیرہ دوکاندار دن کے ہان دو ایک تلنگے ڈفل کے مخفی
بہی نکلے اونکو مار ڈالا اور پناہ دہندہ کا اسباب و گہر لوٹ لیا تیئسوین جون کو نواب

پہر افسران فوج سیتاپور کو بلا کر فہمایش کیا کہ تمہاری تنخواہ کی ہم سبیل کر دینگے مگر
اب تک تم سے کوئی حسن خدمت بجز لوٹنے بہیلے مانسون کے وقوع مین نہین آئی
اونہون سنے کہا کہ ہم برہمنون سے ساعت نیک دریافت کرکے وہا واکرینگے چنانچہ
برہمنون نے ۵ تاریخ کو ساعت بتائی جو ۲۲ بہیوتین جون کو ان لوگون سنے چند قلی مزدور
گرفتار کرکے مکانات اور درخت جو سامنے قلعہ کے مارج دمانع گولی و گولہ چلانے
کے تہے منہدم کرانے شروع کیئے اس اثنا مین قلعہ سے دو بندوقین چلین اور
دو قلی اور ایک تلنگہ سیتاپور کا مارا گیا سپاہیان باغی سنے بہی گولیان چلائین
مگر قلعہ مین کسی کا زیان نہوا اور صاحب لوگون سنے اس اثنا مین کہ جب تک سپاہیان
سیتاپور لوٹ کہسوٹ مین مصروف رہے بہت سامان قلعہ مین جمع کرلیا تہا بونسے
لٹہون کے قلعہ مین بکثرت تہے وہ سب فصیل قلعہ پر چڑہا کر اوپر رکہدیئے تہے اور
دو باتین حاصل تہین ایک یہہ کہ اوسکی آڑمین گولے بخوبی چلاسکتے تہے اور دوسرے
یہہ کہ جب باغی سیڑہی لگا کر قصد چڑہنے کا کرین وہی لٹہہ کہسکا دیوین کہ اوس سے
نردبان بہی ٹوٹ جاوے اور باغی بہی ضایع ہون توپین بہی ہر چہار طرف برجون
پہ لگادی تہین اور ایک توپ بہت بڑی گراب سے طیار کرکے محاذی صدر
دروازہ قلعہ پر لگائی تہی اور تین صندوق سیکڑین بہی منجملہ نو صندوقون سے کے

جو پلٹن دو مل کے قبضہ مین سے تہے معرفت بابو ایشان چندر دیب کے کہ ملازم کارخانہ قلعہ
فتحگڈہہ کا تہا خرید کرا منگائے تہے اور قلی اور مزدور واسطے اوٹہانے لکڑ اور
لٹہون کے کچہہ وزیرنان گماشتہ نین سکہہ متوفی سوداگر حسب فرمایش کرنیل
اسمتہہ صاحب بہادر کے قلعہ مین بہجوا دئے تہے اور کچہہ مزدور مولف اوراق نے
حسب ارشاد مستر لوئس صاحب جنٹ مجسٹریٹ قلعہ مین پہنچا دئے تہے ۰ جو بیسوین
تاریخ کو باغیان ستیا پور بڑا باغ فرودگاہ اوّل اپنی سے باغ نشیتم مین کہ قریب
قلعہ کے ہے آکر فروکش ہوئے اور چہبیسوین جون سے جنگ عظیم شروع ہوئی یہہ
لڑائی بہی نمونہ قدرت الہی تہی اور ایسی تہی کہ قابل یادگار ہے یعنی مولف اوراق
بہی اس ایام مین اکثر قلعہ مین جاتا تہا جب سے باغی نشیتم باغ مین آئے تب سے راہ آمدو رفت
مسدود ہوئی مینے بچشم خود دیکہا کہ صاحب لوگون کو اس موسم اشتداد گرمی مین کہ
ہمیشہ سے عادی طعام نفیس اور آب برف اور خس کی ٹٹیون کے تہے اور فرش تکلف
اور نرم پر استراحت کیا کرتے تہے آب تازہ بہی نصیب نہ ہوتا تہا اور کہانے کی کچہہ
قید نہ تہی جو ملا سو کہایا اور وقت بہی کہانیکا معین نہ تہا اور شب و روز مین شاید دو دفعہ یا تین
گہنٹہ باری باری سے سوتے تہے اور عین تمازت آفتاب اور دہوپ مین پہرہ دیتے تہے
کرنیل اسمتہہ صاحب بہادر کو ایکروز دیکہا کہ انکہین اون کی کثرت بیداری سے ورم کر آئی تہین

تہین اور رومال چارنہ پانی سے بہگا کر بار بار سر پر رکہتے تہے اور بندوق کندہے پر رکہے ہوئے دروازہ قلعہ کے اندر کیطرف پہرہ دیتے تہے اور وہان تخمیناً پندرہ یا بیس صاحب لڑنے والے تہے اور ان مین بہی صرف چار صاحبون پر محصورین کو بڑا بہروسا تہا یعنی باعتبار انتظام و تدبیر کے کرنیل اسمتہہ صاحب اور باعتبار نشانہ اندازی کے میجر ٹکر صاحب اور جون صاحب سوداگر اور ہیرن صاحب تہے اور سوا تین صندوق میگزین کے اور کچہہ سامان قلعہ مین بالکل نہ تہا مگر کسیطرحکا خوف و ہراس ان صاحبون کی تقریر سے پایا نہین جاتا تہا بلکہ کہتے تہے کہ ہم سب باغیون کو تباہ کر دینگے کچہہ ڈر کی بات نہین ہے یہہ لوگ کچہہ ہمارا نہین کر سکتے ہین اور اسطرف پلٹن ڈبائی کہ بہت پرانی پلٹن معرکہ دیدہ و جنگ آزمودہ اور پلٹن غلہ اور رسالہ آغا حسین اور نشانہ اندازان نواب اور بعض زمینداران دیہات سب تہے بااینہمہ اوہر سے ہزارہا آوازین بندوقونکی اور صدہا گراب توپون کے خالی اور بیکار محض جاتے تہے اور قلعہ کا کوئی گولا خالی نہین جاتا تہا شاید کہ سو آوازون مین دس آوازین بیکار ہوتی تہین ورنہ ہر ایک آواز مین کوئی باغی زخمی اور کوئی ہلاک ہو جاتا تہا اور ایک حکمت صاحب لوگ یہہ کرتے تہے کہ اپنی ٹوپی بانس یا لکڑی پر رکہہ کر اندر کے بلند رکہہ دیتے تہے باغیون کو یہہ گمان ہوتا تہا کہ کوئی صاحب ہے جب اون کے نشانہ انداز مقابل مین آکر اوس ٹوپی پر نشانہ چلاتے تہے

تو صاحب اوس نشانہ انداز پر گولی مارتے تھے وہ زخمی یا ہلاک ہوجاتا تھا قلعہ مین سوا
اوس توپ کے جو دروازہ کے مقابل کہی تھی ایک اور توپ چہوٹی تھی جو فصیل پر مقابل
فوج باغیہ کے چڑھی تھی اور کوئی توپ قابل کار نہ تھی مگر قلعہ سے توپ بہت کم چلتی تھی
اسواسطے کہ گولہ وہان نہ تھا تمام لڑائی مین چھہ یا سات آوازین توپ کی قلعہ سے ہوئین
ایک آواز مین باغی والون کی توپ کا پہڑیتا ٹوٹ گیا کہ اوسی وقت دوسری توپ عوض
مین قلعہ سے حسب الطلب اون کے نواب نے بھیجدی اور یہہ بھی سنا گیا تھا کہ دو ایک
دفعہ شب مین ایک یا دو صاحب لوگ باہر بھی نکلے تھے مگر موقع باطل کرنے توپون کا نہ پایا
اور نہ نکل جانیکا موقع ملا کسواسطے کہ ایک سمت قلعہ کی کے دریا حایل تھا اور باقی سمتون
شہری دل باغیون کا پڑا ہوا تھا ستائیسوین کو نرد بانین ہمراہ وہان سے تیار ہوکر
آئین لیکن بروقت نصب کرنے کے معلوم ہوا کہ سیڑہیان چہوٹی ہین اس تاریخ کو بھی
ہنگامہ کارزار گرم رہا اٹھائیسوین کو یہہ تجویز ہوئی کہ سرنگ کہود کر دیوار قلعہ کی اوڑا دیجے
چنانچہ سرنگ کا کہودنا شروع ہوا اور طرفین سے بدستور سرگرم پیکار رہے
یکم جولائی کو سرنگ مین آگ دی مگر مطلب اون کا حاصل نہوا یعنی دیوار نہ اوڑی صرف
بقدر دو یا تین فٹ کے مٹی دیوار کی البتہ اوڑ گئی دوسری جولائی سے پہر سرنگ کا
کہودنا شروع مگر صاحب لوگون نے اوس جگہہ پر جہان تک سرنگ آنیکا خوف تہا

بہت سے بیٹے چھپکر آگ لگادی کہ کئی روز تک وہ آگ جلتی رہی آخر کار باغیوں نے
روئی کے گٹھے اور تیل اس مراد سے منگوا لیا کہ دروازہ قلعہ سے دور تک بہ
بورسے تیل میں بھگو کر چن دیں اور پہاڑوں میں آگ دیں تاکہ دروازہ قلعہ جل جاوے
تب وہاں سے کی راہ کھل جاویگی باغی خود محاذی دروازہ کے پاس نہیں آتے تھے
دور توپ لگاتے تھے اس جہت سے کہ صاحب لوگوں نے مشہور کرا دیا
تھا کہ دروازہ کے نیچے دور تک سرنگ کھودی ہے جب باغی یہاں آوینگے
یا توپ لاوینگے تب سرنگ اڑا دیجاویگی غرضکہ جسوقت باغی بورسے روئی
کے محاذی دروازہ قلعہ کے لاتے تھے صاحب لوگ گولی مارتے تھے اور انکا
کام تمام ہو جاتا تھا بالآخر شب پنجم بر لائی کو جب قلعہ میں باروت معدوم رہی اور
گولیاں بھی صرف ہو گئیں اور جون صاحب اور ہیرن صاحب اور میجر ٹکر صاحب
بعد مدہ گولہ تفنگ باغیان راہی ملک بقا ہوئے اور صاحب لوگوں نے اپنے گھوڑوں کو
گولیوں سے مار دیا اور بہت سا اسباب کہ جسکا نکال لیجانا اوسوقت میں مناسب نہ تھا
دریا میں ڈال دیا اور سب صاحب تین کشتیوں پر کہ پہلے سے زیر قلعہ بنظر مآل اندیشی
زنجیروں سے مستحکم کر کے باندہ رکھی تھیں سوار ہو کر شباشب راہی سمت کانپور ہوئے
مگر ملاحوں نے براہ شرارت دو چار کوس جا کر کشتیوں کو خشکی میں سند ریو کے ڈال دیا

اور زمینداران اور باشندگان دیہہ سندرپور نے کشتیون پر گولیان چلائین تیر وغیرہ
کئین مگر صاحب لوگ محفوظ رہے اور صاحبون کی گولیون سے صدہا گنوار زخمی
ہوئے اور ایک زمیندار جان سے ہلاک ہوا اس اثنا مین صبح صادق ہو گئی اور
صاحب لوگون نے کرانہ سندرپور پر موضع بہوجپور کے سامنے ناوین لگا دین
اور حاضری طیار ہونے لگی اب باغیون کا حال سنئے صبح صادق ہوتے ہی باغی
بدستور توپین چلانے لگے اور گولیان مارنے لگے مگر قلعہ سے کچھہ جواب نہ پایا
اسمین اون کو فی الجملہ تحیر تہا ایک آدمی بہیجا ہوا زمینداران مذکور کا خبر لایا
کہ صاحب لوگ قلعہ خالی کر گئے اور بہوجپور کے پاس ناوین لگی ہین یہان سے چند سوار
اور تلنگہ معہ توپ کے جا پہنچے اور توپ اور بندوقین چلانی شروع کین مگر گولہ اور
گولی وہان تک نہین پہنچتی تہین لہذا کشتیان باطمینان تمام ٹہیری تہین جب تلنگون
نے توپ کو ایک بلند مکان پر لگایا اور وہان سے گولہ چلانا شروع کیا ایک
گولہ ایک کشتی پر پہنچا تب صاحبون نے کشتیان آگے کو بڑہائین تہوڑے سے تلنگون
نے کشتیون پر سوار ہو کر تعاقب کیا اور چارون طرف سے گولیون کا مینہہ برسنے
لگا اور ایک کشتی ملاحون نے براہ شرارت چر پر چڑہا دی تب سب صاحب لوگ دو
کشتیون پر سوار ہو کر چلے اس دار و گیر مین ایک کشتی جسپر صاحب جج اور ایوس صاحب

سوار تھے آگے نکل گئی اور کانپور مین نانا نے اون کو مانوذ کر کے قتل کیا اور
ایک کشتی کے صاحب لوگ کچھ زخمی ہو کر گنگا مین ڈوب گئے اور ابرٹ سین صاحب
گڈہ کپتان قلعہ فتح گڈہ زخمی ہوئے مگر دریا تیر کے ایک گانوں مین پڑے رہے
اور بسبب نہ ہونے تیمارداری کے چند روز بعد فوت ہوئے اور ڈیوڈ چرچ صاحب
سوداگر تیر کر موضع کڑہار مین پناہ گیر ہوئے اور وہان کے زمیندارون نے تا تسلط
انگریزی انکو بکمال حفاظت محفوظ رکھکر بروقت آنے لشکر انگریزی کے مع الخیر پہنچا دیا
اور جون صاحب سوداگر کے چھوٹے بھائی چند سے موضع کہیرا مین مقیم رہے
بعدہ کنور ہردیو بخش انکو اپنے گانون مین لائے اور وہ ہمراہ سترپروبن صاحب
بہادر کلکٹر و مجسٹریٹ کے قیام پذیر رہے اور دو میم لوگ زخمی اور تین بچے اور
کالیخان سپاہی پلٹن ڈفل کا جو ابتدا سے صاحبون کے ساتھ قلعہ مین تھا اسیر پنجہ
باغیان ستیاپور ہوئے چنانچہ باغیان مذکور اون میم صاحبون اور بچون اور
کالیخان کو زندہ اور دو صاحبون کا سر کاٹ کر نواب کے پاس لائے نواب نے
سر تو پہکوا دیے اور میم صاحبون اور بچون کو اپنے محل مین رہنے کا حکم دیا اور
کالیخان کو حوالات کیا اور مجروحون کا علاج معرفت بخشو ڈاکٹر کرایا اور جو سپاہی پولائی کو
باغی کانپور سے بھاگے ہوئے فرخ آباد مین آئے اور اونہون نے خبر شکست

نانا اور بدستور ہو جانے انتظام سرکار کے مقام کانپور بیان کی اوس روز
بوقت شب کے افسران ٹربائی و غلہ نے نواب کے پاس آکر کہا کہ جس قدر عیسائی
خواہ ہندوستانی خواہ انگلستانی تمہارے یہان مقید ہین ہمکو دو کہ ان کو دم
توپ کرین ورنہ انگریز ان کی مخلصی اور جان بری کے واسطے بالضرور قصد اسطرف کا
کرین گے مگر بعضے کہتے ہین کہ نواب کو ایسا خون ناحق پسند نہ تہا لیکن افسران پلٹن
سے بہی بہت خائف و ہراسان رہتا تہا اوس نے یہی جواب دیا کہ ابہی کچھہ تعجیل ضرور
نہین ہے بعد چلے جانے ان سفلون کے نواب نے اپنے مشورہ کارون سے پہر صلاح
کی کہ اگر ان چوبیس یا تیئیس بیگناہون کا خون ناحق کرونگا تو قطع نظر فساد
قلبی اور باز پرس عقبی کے انگریزون کا مین بڑا مجرم ہو جاونگا مشیرون نے
کہا کہ ہر چند یہہ امر حق ہے مگر اگر آپ اس بات مین تامل فرماوین گے تو یہہ بہایم
سپاہ پوچکے آپکو خیر خواہ انگریزون کا تصور کرین گے اور آپ کی جان لین گے
اور سعادت حسین خان آپ کے بہائی کو اپنا سردار بنا دین گے بعدہ شب بست و چہارم
ماہ مذکور کو یہہ افسران ٹربائی اور گلہ متقاضی ہوئے اور پہر نواب نے بلطائف
الحیل ٹالا بالآخر بائیسوین جولائی کو وے لوگ پہر آئے اور نواب سے الجہنے
لگے ہر چند اوسوقت مین ممکن تہا کہ نواب اون کو نہ دیتا مگر نواب کے دل پر خوف انکا تہا

ورنہ اندک جوانمردی نواب سے وے لوگ بچ سکتے تہے منجملہ ان بائیس ادمیون کے
پرمانامی چمار تہا کہ وہ سابق سے مجنونانہ طرز رکہتا تہا اور تدبیر معاش سے معطل ہوکر
ایوس صاحب سوداگر کے بنگلہ پر رہا کرتا تہا ایوس صاحب کے ملازم کچہہ اوسکی نان و
نمک کی خبرگیری کرتے رہتے تہے مگر اوسکو جنون مین یہہ جنگ اگئی تہی کہ انگریزی کپڑے
جو ایوس صاحب اوسکو بطریق خیرات دیا کرتے تہے پہنتا تہا چنانچہ جب یہہ فساد ہوا
تب بہی وہ اسی لباس سے بعالم بے تعلقی پہرتا تہا اوسکو تلنگون نے باشتباہ
انگریز گرفتار کرکے نواب کے ہان بہیجدیا تہا اور ایک شخص ہونکل نامی عیسائی ساکن
دیہات قریبہ اسی شہر کا تہا کہ تلنگے حال اوسکے عیسائی ہونیکا دریافت کرکے
اوسکو اور اوسکی جورو اور بچون کو گرفتار کرکے نواب کے ہان لائے
اور ایک گورہ مجنون کہ عرصہ ممتد سے بعالم کمال عسرت و افلاس کے گداگری
سے بسر کرتا تہا اور ایک شخص کیو صاحب کرانی کہ وہ بہی بہت مدت سے بسبب
کمال تہیدستی رنڈیون کے ہان رہتا تہا اور عرصہ سے اوس گورہ نے اور ایک شخص
فریمبرز نے اپنا مذہب ترک کردیا تہا اور کیو صاحب بہی شروع اس غدر سے مسلمان
ہوگئے تہے مگر تلنگے ان سب کو گرفتار کر لائے تہے اور باقی چند عیسائی اور
چند وہ میمین اور بچے تہے کہ ناو پر سے سنگی رام پور کے ماخوذ ہوکر ائے تہے

الغرض یہہ سب بیچارے بیگناہ پریڈ پر لائے گئے پہلے تو ان پر گراپ توپ کا مارا گیا
مگر اسمین بہت لوگ بچ گئے دو ایک البتہ صدمہ گراپ سے ہلاک ہوئے باقیون کو
تپنچہ اور تلوار سے بضربات مکرر قتل کیا بالآخر یکم جنوری ۱۸۵۸ع کو چند پلاٹن گورہ
شاہی اور رسالہ ہاٹسن صاحب بہادر اور پلاٹن سکہہ اور مندراسی اور ولایتی رسالہ
اور چند توپخانہ انگریزی بہمراہی جناب کمانڈر انچیف صاحب بہادر و جناب مسٹر برو
صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ اور مسٹر جان پاور صاحب بہادر کلکٹر و مجسٹریٹ و
مسٹر کیپر صاحب بہادر جنٹ مجسٹریٹ کے وارد نواح خداگنج ہوئی سپاہیان ڈبائی
و غلہ اور سواران رسالہ نے بارادہ مقابلہ پل خداگنج پر جاکر مورچہ لگایا اور پل کو
جلادیا چار پہر خوب لڑائی ہوئی بعدہ غلہ اور ڈبائی اور رسالہ کے سوار بہاگ گئے
اور سرکاری فوج نے دبا دا اور تعاقب کیا صدہا باغی مارے اور نواب نے
اونتیسوین دسمبر سے ڈاک اپنی جانب بریلی کہ وہان تسلط باغیان تہا بٹھلادی تہی
اور اسباب ضروری واسطے ہمراہی اپنے کے باربرداری پر لدوا کر رکہا تہا اور
شتر سوار خداگنج تک جابجا تعین کر دیئے تہے کہ وقتاً فوقتاً خبر جنگ پہونچاتے
رہین اکتیسوین دسمبر کو وقت شب کے خبر پہنچی کہ ڈبائی اور غلہ کے سپاہی بہاگے
آتے ہین اور افواج ظفر امواج انگریزی ان کے تعاقب مین مارتی چلی آتی ہے

اوسیوقت نواب ڈواک پر سوار ہوکر فرار ہوئے الغرض دوسری جنوری ۱۸۵۸ء کو
فوج سرکاری نے کمپ فتح گڈہ مین پہونچکر انتظام شروع کیا اور پہلے ایسا کچہہ
بندوبست کیا کہ حسن مہابت اور رعب سرکار انگریزی کا زیادہ تر سابق سے
دلون پر چہا جاوے ہرچند کہ مقابل سرکشی و تعدی رعایا کے کچہہ تدارک بندید نہوا
چونکہ بعضے رعایا سکنہ کمپ بسبب تعدی سپاہیان باغی کے اور اور دیہات مین چلی گئی
تہی اور بعضے اس جہت سے کہ وہ ایام غدر مین مرتکب تقصیرات ہوئے تہے بخوف
سرکار خبر آمد لشکر فیروزی پیکر کی سنکر جلا وطن کرگئے تہے اور بعضے فقط
اس خیال سے کہ مبادا بروقت آمد فوج قاہرہ کے امتیاز دوست و دشمن کا نرہے
کمپ فتح گڈہ سے چلے گئے تہے صرف دو چار دوکاندار باقی رہگئے تہے بروز ورود
لشکر انگریزی گرانی اجناس بہت رہی اوس کے دوسرے روز سب سے پیشتر
مولف اوراق کہ بخوف باغیان فتح گڈہ سے دیہہ کنور ہردیو بخش مین معہ اہل و
عیال مقیم ہوا تہا آیا بعدہ بتدریج سب ساکنین آکر آباد ہوگئے ۔ ۔ ۔ ۔

باغیون کے انتظام کی کیفیت ہرچند کہ تمام ہندوستان
علی الخصوص دوابہ مین صورت برہمی انتظام کی تہی اور ملک مین کسیطرح امن نہ تہا
کوئی شخص مالک مستقل یا دانشمند منتظم نہ تہا کہ انتظام کی صورت ہوتی مگر جو کچہہ

ان لوگون سے نے بطور خود کیا تہا وہ لکہا جاتا ہے کہ جب نواب فرخ آباد گدی
نشین ہوا تو مولوی ہدایت علی جو عملداری سرکار انگریزی سے تحصیلدار محمد آباد
تہا نواب کا مشیر اور نائب ہوا اور سپاہیان ڈبائی بسبب نہ بہم پہونچنے رسد
خاطر خواہ سے رعایا شہر کو تنگ کرنے لگے نواب نے بمشورہ مولوی مذکور سے
غلام علیخان کو جو بعہد انتظام سرکاری تہانہ دار تہا بمشاہرہ ماہواری [illegible] کے تاریخ
اٹہارہوین جون ۱۸۵۷ء کو کوتوال فرخ آباد مقرر کیا اور خاص شہر مین چہہ
تہانہ دار بمشاہرہ بیس بیس روپیہ سے اور فی تہانہ دس دس برقنداز اور کوتوالی
مین سو برقنداز بمشاہرہ پانچ پانچ روپیہ سے مقرر کیئے ۔ چہٹی جولائی کو مولوی
ہدایت علی دیوان کل سے نے بحکمہ کلکٹری و فوجداری و دیوانی کہولے اور نواب
عشرت خان اور سید محمد تقی رئیس قایم گنج بعہدہ مشیر تدبیر قرار پائے اور
تحصیلدار اور تہانہ دار وغیرہ مطابق انتظام انگریزی سے مقرر ہوئے اور
ستر اور ساٹہہ اور پچاس تنخواہ تہانہ دار کی مقرر ہوئی مگر کچہہ اجرای کار نہین
ہوتا تہا اور تحصیل بند تہی بعدہ یہہ تجویز ہوئی کہ احمد یار خان برادر نسبتی عشرت خان کا
ناظم غربی اور محسن علیخان رسیندار سلطانپور کہرٹہہ پرگنہ قایم گنج شرقی مقرر
ہون اور نصفی ضلع جانب غربی انتظام مین ناظم غربی سے اور نصفی ضلع جانب

مشرقی انتظام مین ناظم مشرقی کے سپرد ہے اور تو مین اور پلٹن اور رسالہ بھرتی جدید
دونون ناظمون کے تحت حکم رہین اور یہہ لوگ دورہ بھی اپنے اپنے علاقہ کا
کرکے تحصیل کرین اور آٹھہ قسطین اس حساب سے کہ ابتدا کوار سے لغایت پوس
آٹھہ آنہ اور ابتدا پھاگن سے لغایت جیٹھہ آٹھہ آنہ تجویز ہوئین اور تدارک تحصیل
کی یہہ صورت ٹھہری کہ اول تحصیلدار دستک پیادہ کی ایک ہفتہ تک بحساب دو آنہ
یومیہ کے بعدہ دستک سوار بحساب آٹھہ آنہ یومیہ کے کرین اور منجملہ طلبانہ کے
چہارم حق سرکار باقی پیادہ اور سوار کو دیا جاوے اور اگر باوصف اجراء
دستکات مذکورہ روپیہ ادا نہ ہو تو بزور آوری تعلیقہ جایداد منقولہ و غیر منقولہ
سوا آلات کشاورزی کے کرکے اشتہار میعادی ایک ہفتہ کا بمراد نیلام جاری
کرین اور اگر اسامی سے زمیندار کو زر لگان وصول نہوتا ہو تو تحصیلدار معرفت
کسی اہلکار کے بمقابلہ اسامی و پٹواری کے وصول کرادے اور نالش سرسری اور
سوال داخل خارج وغیرہ کے قاعدے حسب قواعد عہد انگریزی کے رہے
اور یہہ بھی قرار پایا کہ فوجداری کے جو مقدمات خفیف ہون تحصیلدار فیصل کر دین
اور مقدمات سنگین کو بعد تحقیقات کے محکمہ نواب مین بھیجین اور تھانہ دار مقدمات
نقب زنی سو روپیہ تک مرتب کرکے تحصیلدارون کے پاس بھیجدین اور تحصیلدار

اوسکو فیصل کردین اور تحصیلدارون کو اختیار بقید ایکسال اور دوسو روپیہ تک
جرمانہ کا ہوا اور نقب زنی زائد از سو روپیہ کے مقدمات نواب کے پاس
بہیجے جاوین ہنوز اس دستور العمل کا اجرا نہین ہونے پایا تہا کہ یہہ سب معاملات
باختیار ناظمان شرقی و غربی کے ہوگئے اور تین مفتی خاص شہر مین باختیارات
مذکورہ مقرر ہوئے اور مقدمات دیوانی مین دسوان حصہ مقدار ڈگری کا حق مفتیان
قرار پایا اور سوالات کاغذ سادہ پر تا وای آٹھہ آنہ فیس کے گذرنا مقرر ہوا مگر یہہ
انتظام بہی کامل جاری نہ تہا بلکہ محسن علیخان اپنی حکومت سے اپنی مرضی کے موافق
اور احمد یار خان اپنی حکومت سے اپنی راے کے موافق کرتے تہے لیکن امورات
عظیمہ مین البتہ پابند حکم اور مشورہ نواب کے تہے اور نیز ان ہندوستانی پلٹنون
ڈہائی و غلہ اور رسالہ کے حکومت نواب کو نہین مانتے تہے اور نہ پابند کسی
ضابطہ کے تہے بلکہ جو مقدمہ چاہتے تہے مفتیون کے ہان سے اوٹہا کر آپ حکم
دیتے تہے اور بعض مقدمات مین مفتیون کو سخت وسست بہی کہا کرتے تہے اور ترتیب
مثل کے بہی پابند نہ تہے صدہا معاملات مین زبانی حال سنکر حکم زبانی دیتے تہے
چنانچہ گاو قصابون کو گاوکشی سے اور خاکروبون کو بیلون کے لادنے سے
ممانعت قطعی کردی تہی ایک مرتبہ بجرم خلاف ورزی اس حکم کے خاکروبان شہر کو

۲۵ سپاہیون سینے خوب مارا زان بعد ا لندا وکلی دونو باتون کا ہوگیا بالاخر بیچھینوین
نومبر شروع کو افسران پلٹن سینے یہہ دیکھہ کر کہ سرشتہ تحصیل بخوبی جاری نہین
ہوتا ہے ٹہاکر پانڈےسے صوبہ دار ڈبائی کو بلقب کلکٹر مقرر کیا گنگا سنگہ صوبہ دار
غلہ کو بہی کہ اسپنے تئین کپتان کے لقب سے ملقب کرتا تہا اختیار کلکٹری کا دیا
اور شیو غلام دچہت صوبہ دار رہا در پلٹن ڈبائی کا بطور حاکم بالا ان دونون پر
ہوا اور تحصیل معرفت سپاہیان پلٹن ڈبائی اور غلہ سے شروع ہوئی اور گنگا سنگہ کی
مہر مین کندہ ہوا کہ گنگا سنگہ کپتان اور ٹہاکر پانڈے کی مہر مین کندہ ہوا کہ مہر
کچہری کلکٹری سلطانی بحکم ہنومان جیو * ٹہاکر پانڈے سینے اپنی کچہری مین پانچ روپیہ
ماہی کس متعینہ سے مقرر کیئے اور دستک تلنگہ کی پانچ روپیہ اور سوار سے دس روپیہ
اور اپنی دستک سو روپیہ ماہانہ ٹہرائی مگر نواب سینے بندوبست ابکاری وگذرات
بطور انگریزی سے کیا تہا اور پرمٹ دروازہ شہر پر قایم کی تہی اور عہدہ اخبار
نویسی بطور دربار ہندوستانی جاری کرکے ایک ایک اخبار نویس ایک تحصیلی
مین اور ایک خاص شہر مین مقرر کیا تہا آخرالامر جب شروع نومبر مین بالکل انتظام
مفصلات کا افسران ڈبائی نے اپنے قبضہ مین کر لیا تو نواب فقط انتظام
خاص شہر کا کرتا تہا پانچوین یا چہٹی نومبر کو ایک شاہزادہ دہلی سے بہاگ کر یہان آیا

نواب نے انتظام خاص شہر کا اوس کے حوالہ کر دیا اور انتظام جنگی کی یہہ کیفیت تھی
کہ ایک پلٹن ڈبائی اور ایک پلٹن غلہ اور ایک رسالہ آغا حسین کا اور ایک پلٹن نجیبان
موسوم بہ حیدری باقری یا اصغر علیخان کمیدان اور ایک پلٹن نجیبان باقری
شبراتی خان پہلوان اور ایک پلٹن علی غول شاہ آبادی اور ایک پلٹن محمد میر خان
کمیدان اور ایک پلٹن بہرمار اور ایک رسالہ محسن علیخان کا اور ایک رسالہ احمد یار خان کا
تھا اور تخمیناً دو سو گولہ انداز مشاہرہ چہہ روپیہ ماہواری کے تھے اور تنخواہ ماہواری
پلٹن ڈبائی اور غلہ کی اور رسالہ آغا حسین کی ستر ہزار روپیہ تھی اور کمیدانون
کی تنخواہ ڈیڑہ ڈیڑہ سو روپیہ اور سو سپاہیون پر ایک تمندار اوسکی تنخواہ تیس روپیہ
اور سپاہیون اور نجیبون کے سات سات روپیہ ماہواری تھے مگر سوا پلٹن ڈبائی
و غلہ و رسالہ آغا حسین کے کسی کو کبھی پوری تنخواہ نہ ملی کبھی نہیں بلکہ مدد خرچ فی کس
ایک ایک روپیہ پیدل اور دو دو روپیہ سوار کو ملجاتا تھا اور نوکران جدید تین سے
بقدر نصف کے حاضر اور نصف اپنے اپنے گہرون پر رہتے تھے سپاہیان ڈبائی
و غلہ و رسالہ آغا حسین البتہ مشق قواعد کی کرتے رہتے تھے مگر ہر روزہ نہیں بلکہ جب
سپاہیون کو منظور ہوتا تھا تو قواعد کرتے تھے لیکن مہینے میں ۳ یا ۴ مرتبہ ضرور
قواعد ہوتی تھی اور باقی پلٹن بہرمار وغیرہ کو دو ایک آدمی کار وان قواعد بطور

ہندوستانی اور علی غول کو قواعد بطور اہل روم تعلیم کرتے تھے یعنی ان بولیوں سے
کہ (بندوق علی کتف) (سَلّ السیوف) بندوق علی منکب) وجہول الشمال)
(وجہول الیمین) اور اسی قسم کے الفاظ کہتے تھے مگر بہت غلط کہ تصحیح اون کی
خیلے دشوار تھی زر تنخواہ سپاہیان ڈفلی وغلہ ورسالہ پہلی مرتبہ نواب نے مالداران
شہر سے بطریق تاوان وجبر بنام بہادو قرض کے لیکر تقسیم کی اور اس تحصیل کے
واسطے ملتان خان پٹھان مقرر ہوا بار دوم پھر اسی طور سے لینا چاہا مگر کمال تشدد
سے بعض آدمیوں سے کچھ روپیہ ملا اور بعض اسی تاوان کے باعث جلائے وطن
ہو گئے اور جن سے بجبر لیا اون کی یہہ صورت تھی کہ ڈبالی کا دروازہ مقرر کرکے
بٹھا جاتا تھا اور کھانا پینا اونکا تا زمانیکہ روپیہ نہ دے بند کیا جاتا تھا اور
بعضوں کو گرفتار کرکے تا ادائے زر قید کرتے تھے اور بعض کے اطفال خردسال کو
تکلیف دیتے تھے چنانچہ فدا حسین خان زمیندار دھومری علاقہ علیگنج ضلع ایٹہ
فرخ آباد میں قیام پذیر تھے پہلے تو اون کا گھر کمپو میں سپاہیان ڈبالی نے
لوٹا بعدہ ان پر الست روپیہ تاوان کا باندھا اون کے دو چھوٹے بچوں کو کارد
ڈبالی نے قید کیا بالآخر اوس شخص نے بہ تقاضائے محبت اولاد اثاث البیت
بقیہ بیچ کر روپیہ دیا کچھ دیہات سے بھی روپیہ تحصیل ہو کر آیا اور تنخواہ تقسیم ہوئی

اکثر زمینداروں نے روپیہ نہ دیا تب سپاہیان ڈہائی و غلہ خود اپنا کارد یا کمپنی
جہان جیسا مناسب ہوا ایجا کر تحصیل کرنے لگے اور ادہر بحکم نواب ساہوکاروں کے گھر
کہدنے شروع ہوئے گو بردہن داس لچھمی نراین کا گہر کہودنا آغاز تہا کہ بسبب آمد
لشکر انگریزی کے سب معاملہ ملتوی رہ گیا اور جب اٹاوہ کا حال نواب نے سنا
کہ وہان کوئی حاکم کاروان نہین ہے وہان بہی چاہا کہ کسی شخص کو ناظم مقرر کر کے
بہیجین چنانچہ مراد علی خان نامی وہان کا ناظم قرار پایا وہ بہی بعد چند سے
بسبب آمد فوج سرکاری کے شکست کہا کر بہاگ آیا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

بیان اون لڑائیون کا جو ساتھہ سرکار انگریزی کے وقوع مین آئین

اس ضلع مین بجہت اس کے کہ اکثر رعایا یہان کی کسیطرح دشمن سرکار نہ تہی اور
منشا فساد صرف مفسدان ڈہائی و غلہ سے تہے اون لوگون نے مقابلہ سرکار ایسی
مار کہائی کہ پہر اون کو حوصلہ مقابلہ کا باقی نرہا اور ایسے بہاگے کہ پیچہے پہر کر نہ دیکہا
اس جہت سے یہان بہت کم لڑائی ہوئی فقط ابتدا مین مقابلہ قلعہ فتحگڈہ سے ہوا
کہ جسکا حال مفصل مشرح لکہا گیا ازان بعد دوسری لڑائی ماہ نومبر ۱۸۵۷ع
مین ہوئی یعنی جب کہ مسٹر گہنشام و پاور صاحب سرکار انگریزی کی طرف سے
متعلم کاسگنج ہو کر آئے تہے احمد یار خان کو یہہ حوصلہ پیدا ہوا کہ کاسگنج وغیرہ

جہان تک ممکن ہو سب اپنے قبضہ اقتدار مین لائیے لہذا اون لوگون نے اس پرگنہ مین
بہی تہانہ اپنا بٹہایا جو بے صاحب موصوف وہان کا انتظام باجازت سرکار
بطور خود کرتے تہے سرکار کی جانب سے کچہہ فوج جنگی مثل پلٹن گورہ وغیرہ وہان
متعین نہین ہوئی تہی اور نہ احمد یار خان کو یہہ حال معلوم تہا کہ کوئی شخص سرکار کی
جانب سے بطور خود وہان کا انتظام کرتا ہے بلکہ یہہ سمجہا تہا کہ جو بے صاحب بطور
باعث نہ ہونے کسی مالک کے خود حاکم بن گیا ہے لہذا اون لوگون نے اوسی
طرف کا قصد کیا مگر جب انہون نے تہانہ کاسگنج مین بٹہایا تو جو بے صاحب نے اوسکو
اوٹہا دیا باطلاع اس حال کے احمد یار خان اور محسن علیخان ناظمان اور ولی داد خان
مالاگڈہ والا بجمعیت چار ہزار سوار و پیادہ کے جو بے صاحب پر چڑہ گئے اور
جو بے صاحب کے ساتہہ جماعت قلیل تخمیناً سو سوار و پیادہ مع ایک ضرب توپ کے
تہی پاو گہنٹہ تک ہنگامہ کارزار گرم رہا بعدہ فوج ناظمان نے دہاوا کیا اور جو بے صاحب کو
مار ڈالا اور توپ لے لی اور کاسگنج مین اپنا تسلط کر لیا اوس کے چند روز بعد
فوج سرکاری علیگڈہ سے بمقام گنگیری آئی اور مقابلہ افواج باغیہ مذکورہ سے
ہوا چنانچہ ناظمان مذکور تاب مقابلہ کی نلا کر پس پا ہوئے اور پٹیالی مین آ کہ ٹہیرے
فوج انگریزی تعاقب کنان اون کے پیچہے آئی اور پٹیالی مین بہی ہنگامہ پیکار گرم ہوا

اور خوب آتشباری ہوئی بالاخر ناظمان مذکورنے شکست فاش کہائی اور حکیم
نوازش علی نائب احمد یار خان ناظم کا قتل ہوا اور توپین اور بہت اسباب قبضہ مین افواج
انگریزی کے آیا اور دونو ناظم اس بدحواسی اور پریشانی سے بیسر و سامان بہاگ کر
گنگا پار چلے گئے کہ اوسوقت مین بعضون کا گمان یہہ ہوا تہا کہ محسن علیخان مارا گیا
اور احمد یار خان مفقود الخبر ہے تین چار روز بعد معلوم ہوا کہ دونو شخص گنگا پار
ہین اور اسقدر خوف افواج سرکاری کا ان کے دلون پر چہایا ہے کہ اب اسطرف
منہہ نکرینگے زان بعد چوبیسوین دسمبر کو رستم وقت جناب کمنڈر انچیف صاحب
بہادر افواج ہندنے معہ فوج جرار کانپور سے جانب فرخ آباد کوچ کیا اٹہائیسوین
تاریخ دسمبر کو میران کی سرای مین داخل ہوئے اور اکتیسوین تاریخ دسمبر کو فوج
جرار اور لشکر قہار سرکار دولتمدار بطریق یلغار گوسہائے گنج مین خیمہ زن
ہوا اوّل جنوری ۱۸۵۸ع کو جناب کمنڈر انچیف صاحب بہادر نے دو پلٹن زیر حکم
برگیڈیر عیدرین ہوپ صاحب بہیجین تاکہ پل ای کالی ندی کو جو پلٹن باغی نے
بخوف عبور لشکر سرکاری کے خراب کر دیا تہا مرمت کرین دوسری تاریخ جنوری کو
عینوقت سلطان عالم افروز خاور نے نیزہ سے خطوط شعاعی ہاتہہ مین لیکر
فوج کواکب ظلمت کو منہزم کیا اور شاہ قمر کو درہ کوہ باختر مین بہگا دیا پلٹن گورہ

سکہہ کی ساز و یراق سے آراستہ اور سلاح جنگ سے پیراستہ اور رسالہ سواران تہور
نشان مع التواب عظیم الشان آتش فشان مقابلہ پر آسیئے پل کے نزدیک گرد و نواح
کے دیہات مین دشمنون نے مورچہ جمار کہا تہا تین پہر طرفین سے گولے توپون کے
چلتے تہے اور کلیجے رعد کے دہلتے تہے سپاہیان پلٹن ڈبالی نے اپنی توپ کلان کو
محصول گہر گور سپاہ کی علام گردش مین ایک پلپایہ کی آڑ مین لگائی تہی اور وہی
جگہہ پناہ کی بنائی تہی آخر کار گولہ اندازان سرکار نے دوربین لگا کر موقع توپ
دریافت کیا اور ایسی چالاکی و قدر اندازی سے گولہ مارا کہ دشمن کی توپ مذکور
پہہ بنیہ پر سے گر گئی بنی ہوئی بات باغیون کی بگڑ گئی خوف و ہراس اون پر چہا گیا
ادبار کا وقت آگیا بلاتحاشہ شکست کہا کر بہاگے اور فوج سرکاری نے
کالی ندی پایاب اوتر کر دہاوا کر دیا اور مخالف کو گولہ تفنگ کی زد پر دہر لیا اور
گولیون کی بوچہار کی اور صداے مار مار تہی اور باغیون سے صورت فرار
نمودار تہی اور ہاے واویلا کی پکار تہی لاشون پر لاشین گرتی جاتی تہین
دریاے خون مین لاشین تیرتی نظر آتی تہین ۵ کہین نیزہ ہاتہون مین لیے نیزہ دار
پیاپا ندے کرتے ہوئے مار مار ٭ کہین مستقبضون کے کہونسے چلے ٭ کہین حلق
بسمل سے خنجر ملے ٭ کہین کوئی ستاگر اگولی کہا ٭ اوڑی پنسک پانی کی جا خون بہا

تر سے ہوئے کشتون کے مغز چاک + رفل سے ہوئے کتنے پیوند خاک + بہت سے
تہے نامرد روتے کہڑے + چہپے کتنے لاشون مین اوندہے پڑے + پڑی تہی گلے
مین کسی کے کمند + کسی کا جدا تیغ سے بند بند + الغرض کمال گنج تک فوج ظفر موج
سرکاری نے تعاقب کرکے حملہ ہاے مردانہ اور کار رستمانہ سے باغیون کو
بہگایا جب شام کا وقت آیا بافتح وظفر معاودت فرماکر گورسہاے گنج مین آکر خیمہ زن
ہوئے تیسری تاریخ جنوری کو جناب صاحب سپہ سالار ہند معہ فوج ظفر موج فتحگڈہ مین
داخل ہوئے وہان میدان خالی پایا دشمن فتحگڈہ بالکل خالی کرکے بہاگ گئے تہے
فتحگڈہ مین بہت سامان توپ اور پارچہ وغیرہ کا ملا دشمن بدحواس ہوکر بہاگے
تہے اون کو اس اسباب کے خراب کرنے تک کی بہی فرصت نہ ملی + + + +

تتمہ فرخ آباد

فرخ آباد کے صاحبان انگریز جو باغیون کے ہاتہہ سے قتل ہوئے اون کی
تین تفریقین ہین اوّل تفریق وہ ہے جو کہ تین روز پیشتر سرکشی کے یعنی
چوتہی تاریخ جون ۱۸۵۷ع کو کشتیون مین سوار ہوکر کانپور چلے گئے اس جماعت مین
صاحب لوگ اور میمین اور بچّے سب ملاکے قریب اکیس بیس متنفس تہے یہہ لوگ
کانپور مین پہنچ گئے اور بارہوین تاریخ ماہ مذکور کو ناناکے حکم سے قتل ہوئے

جب فرخ آباد مین سرکشی
ہو گئی یعنی ساتوین تاریخ جون کو
جتنے صاحب لوگ وہان موجود
تھے داخل قلعہ فتحگڈہ ہوے
اور باغیون سے برابر مقابلہ
کرتے رہے جیسا کہ اوپر
مفصل بیان ہوا ہے
ان سب صاحبون اور میمون
محصورین قلعہ فتح گڈہ کے
[12] نامون کی فہرست ہمنے
حاشیہ پر لکھی ہے ان کی
پہر دو تفریق ہو کر مارے
جانا اسطرح پر ہوا جب کہ
قلعہ سے تاب مقابلہ باغیان
کی نہ ہی اور سامان رسد

[illegible]

اور جنگ ختم ہو گیا تب صاحبان نے قلعہ خالی کرنے کی تجویز کی اور تیسری
تاریخ ماہ جولائی کی شب کو آدہی پہر دو سے نیچے قلعہ سے اوترکر اور تین کشتیون
مین سوار ہوکر دریا کی راہ کانپور روانہ ہوئے تہوڑی دور چلکر ایک کشتی
اٹک کر رہ گئی اور نہ چل سکی اور سب لوگ دو کشتیون مین سوار ہوکر چلے اتنے
مین باغیون کو بہی خبر مل گئی اور اونہون نے تعاقب کرکے سنگی رامپور سے
کشتیون کو جا پکڑا ایک کشتی جسمین میجر رابرٹسن صاحب اور اور صاحب لوگ اور
میمین سوار تہین خشکی مین اٹک گئی اوس کے سب آدمی باغیون کے ہاتہون سے
تہ تیغ ہوئے اور کچھ ڈوب کر مر گئے اور کچھ زندہ گرفتار ہوئے اور اس کشتی کے
سوارون مین سے صرف میجر رابرٹسن صاحب اور جرچر صاحب اور جونز صاحب بچ گئے
میجر صاحب کے زخم کاری لگا تہا اونہون نے چند روز بعد ایک گانو مین وفات
پائی — دوسری کشتی آگے بڑہی ہوئی چلی گئی اور باغیان فتح گڈہ سے
ہاتہہ نہ لگی اسمین کرنیل اسمتہ صاحب اور کرنیل گولڈی صاحب اور تہارنہل صاحب جج
اور اور میمین اور بچے اور صاحب تہے یہہ کشتی نوین تاریخ ماہ جولائی کو
بٹہور پہنچی وہان برناناکے آدمیون نے ان سبکو گرفتار کرکے کانپور روانہ
کیا سب صاحب لوگ باستثناء میمون اور تہارنہل صاحب جج اور کرنیل اسمتہ صاحب

اور کرنیل گولڈی صاحب دسوین تاریخ ماہ جولائی کو ناناکے حکم سے مار گئے
اور پندرہوین تاریخ ماہ جولائی کو قتل عام کے روز صاحبان موصوفین بہی معہ تمام
میمون اور بچون کے قتل ہوئے ۔ وہ کشتی مذکورہ بالا جسکو سنگی رام پور
کے نزدیک فرخ آباد کے باغیون نے پکڑ لیا تہا اوسمین سے باغی لوگ
چند میمون کو زندہ ہی فرخ آباد پکڑ لائے تہے بخشو نٹیو ڈاکتر کے اظہار
سے معلوم ہوتا ہے کہ اوس نے جونز صاحب کی میم اور صدرلن صاحب
کی میم اور بچہ کو نواب کے خاص محل مین دیکہا بچہ زخمی تہا نواب نے نٹیو ڈاکتر
مذکور کو علاج کے واسطے بلوایا مگر اوس نے انکار کیا جبکہ صدرلن صاحب کی
میم صاحبہ نے طلب کیا تو نٹیو ڈاکتر موصوف نے جانا قبول کیا اوسکا بیان ہے
کہ میم لوگ قید مین تہین اور جیلخانہ کے نجیب اور برقنداز کا پہرہ رہتا تہا
جبکہ مین میمون کے پاس جاتا تہا تو برقنداز میری بہی نگرانی کرتے تہے
نصف مہینے سے کچہہ زیادہ عرصہ مین میمین جو بیمار تہین اچہی ہوگئین سترہ
یا اٹہارہ میمین اور بچے نواب کی قید مین تہے اور فی میم کو ایک آنہ روز خوراک
کے واسطے ملتا تہا جونز صاحب کی میم اور صدرلن صاحب کی میم مجہکو دیکہہ کر رونے
لگین مین بہی اون کی تکلیف کو دیکہہ کر بے اختیار رویا مجہے اونہو نے

نواب کے پاس جانیکو فرمایا مینے تہوڑا پانی گرم کیا اور نواب کے پاس گیا اوسنے
مجہے تراب علی کے پاس بہیجدیا کہ کچہہ روپیہ مجہکو میمون کے واسطے دیے اوسنے
مجہے پانچ یا چہہ روپیے دیے مینے کچہہ کپڑے ضروری میمون کے واسطے
خریدے گنگا سنگہ متعلقہ پلٹن ڈہائی اور آغا حسین رسالدار رسالے سے آئین
اور وہ صبح اور شام نواب کے پاس روزانہ حاضر ہوتے تہے اور سمجہاتے تہے
کہ میمون کو اپنے ہان مت رکہو انکو کسی کنوئے مین ہلکوادو یہہ گفتگو مینے خود سنی
انہون نے نواب سے کہا کہ اگر تم یہہ بات نہین کرسکتے تو انکو ہمارے پاس
بہیجدو نواب نے جوابدیا کہ جو تمہاری خوشی ہو وہ کرو مین اکثر اوقات میمون کے
پاس جایا کرتا تہا مگر جب کہ ان سب کو توپ سے اوڑانے لیگئے تو مین خوف
کہا کر بہاگ گیا دوپہر کے وقت میمون اور بچون کو کرانچی مین بہر کر خاص نواب کے
ملازم پریڈ کے میدان مین لیگئے زخمیون کو چارپایون پر ڈال کر لیگئے نواب
اوسوقت اپنے گہر مین تہا مینے ان قیدیون کے ہمراہ کوئی سپاہی نہین دیکہا
صرف برقنداز ہمراہ تہے مین نہین جانتا کہ قلعہ کے دروازہ سے پرے باہر
ان بیچارون پر کیا گذری وہ حال مینے بچشم خود نہین دیکہا جس سواری پر کہ
سب قیدیون کو لیگئے تہے بیل اوس کے واسطے نواب نے خود اپنے دیئے تہے

جب کہ قیدیون کو قتل کے واسطے لے چلے تو مین بہاگ گیا + + تمام احوال فرخ آباد
پڑہنے سے نواب رئیس فرخ اباد کا خطاوار ہونا اور انگریزون کی قتل مین
شامل ہونا بخوبی ثابت ہوتا ہے اسمین کسیطرحکا شک وشبہہ نہین ہے
کہ اگر وہ چاہتا تو اسطور پر قتل کبہی نہ ہونے دیتا جب کہ باغی لوگ چوتہی ماہ جولائی کو
قتل دریا ختم کر کے آئے تو نواب نے قاتلون کی بڑی خاطر کی اور اون کو عہدے
دیئے اور جن میمون اور بچون کو کہ سرکش لوگ قید کر لائے تہے اون کو
نواب نے خاص اپنے مکان مین مقید رکہا اور اس واردات کے بعد نواب کی سواری
تزک وشان سے شہر مین نکلی اور قلعہ مین جا کر ایک ولی کی قبر پر فتح کی عوض مین شکریہ
کے بطور ایک جہنڈا چڑہایا اور جن میمون اور بچون کو کہ قید کیا تہا اون کو قریب
بیس روز کے اپنے مکان مین قید رکہا اور اپنی مرضی سے تیئسوین تاریخ ماہ جولائی کو
کے قریب سپاہیون کے حوالہ کیا جنہون نے اون کو معہ اور عیسائیون کے
پریڈ کے میدان مین قتل کیا اور تعجب کی بات ہے کہ نواب صاحب کو ہرنی صاحب
کی میم کے بچانے مین کچہہ مشکل نہ ہوئی میم مذکور کو اس نے بچا کر اپنی ما اور بہن کے
ہمراہ رکہا کالیخان ایک وفادار سپاہی دسوین پلٹن جو صاحبون کے ہمراہ
قلعہ مین تہا اور بعد ازان باغی اوسکو کشتی پر سے زندہ پکڑ لائے فرخ آباد مین

نواب کے آدمیون کے ہاتہہ سے قتل ہوا اسیطور پر دو وفادار سکنہ گورسہائے گنج
کے قریب گرفتار ہوکر مارے گئے علاوہ اس کے نواب نے زمیندارون کے نام احکام
بہیجے کہ چیرچیر صاحب اور میجر رابرٹسن صاحب جو گانوین پوشیدہ ہین اون کو حوالہ
کردو ان زیادتیون اور بیرحمیون مین عشرت خان پٹہان اور ملتان خان سالار سپہ
اور ہدایت علي اور محمد تقي تحصیلدار نواب کے صلاح کار اور مشیر تہے علاوہ
ان کے اہم وین پلٹن کے صوبہ دار گنگا سنگہ اور شیو غلام وجہت اور لکا بیگم
اور رسالدار آغا حسین اور غلام علي خان کوتوال اور تراب علي سررشتہ دار
ان صلاحون مین نواب کے مشیر تہے ان سب خونخوارون کي صلاح سے یہہ
روسیاہي کے کام ہوئے وزیر علي جو نواب کے نائب تہے ان کي رائے
ہمیشہ ان زیادتیون کے خلاف رہي وہ کبہي بیگناہون کے قتل مین شامل نہوئے
اسي باعث سے لوگ ان سے ناراض تہے بلکہ ایکمرتبہ دربار عام مین اونپر
گولي چلائي گئي تہي اگر نواب اپنے نائب کے کہنے پر چلتا تو کاہیکو اس درجہ پر
پہنچتا اور اوسکو اوس زمانہ مین اختیار کامل حاصل تہا اگر وہ چاہتا تو اون کے
کہنے پر چل سکتا تہا ۔ ۔

ضمیمہ

جبکہ ڈہائي دن کي تحصیلداري کہاسکے بنام میان اسد علي خان کے ہاتہہ لگي اور

نواب فرخ آباد کی جانب سے عامل بنکر بیٹھے تو نجی مین آنکر ایک خط جیمس گارڈنر
صاحب تعلقہ دار فتح پور کو لکھا اوسکا مضمون بعد القاب معمولی یہہ تہا ——
مین آپ کی ملاقات کا بہت مشتاق ہون آپ نے سنا ہوگا کہ کل ضلع فرخ آباد
کی حکومت اب نواب کے ہاتہہ مین آگئی ہے اور میرے اپنکا احوال بطور تحصیلدار
کا سکنج زیر حکم نواب صاحب ممدوح نیز آپ نے سنا ہوگا لیکن بڑے تعجب کی بات
ہے کہ باوجودیکہ بہت گانو آپ کی زمینداری کے نواب صاحب کے علاقہ مین ہین
جنکا محصول آپ حاکمان سابق کو برابر دیتے رہے اب آپنے کوئی مختار یا اپنا
ہٹواری معہ خراج لغایت ۱۲۶۴ فصلی نہین بہیجا اب مجہکو نواب صاحب نے احکامات سخت
بابت تحصیل روپیہ کے بہیجے ہین اور ہر روزہ بابت طلب حساب اور زر باقی پروانہ چلے
آتے ہین لہذا مین مکلف خدمت ہون کہ آپ مہربانی فرماکر زر مالگذاری بہ تعجیل تمام عنایت
فرمایئے تاکہ موجب خوشنودی مزاج نواب صاحب ہو اگر آپ روپیہ بہیجنے مین کچہہ دیر
کرینگے تو نواب صاحب آپسے ناراض ہونگے اور اپ مخمصہ مین پڑ جاوینگے
اگر آپ روپیہ نہ بہیجین تو جواب اس خط کا صاف ارقام فرماوین تاکہ مین بجنسہ اوسکو
نواب صاحب کی خدمت مین بہیجدون * مورخہ دوم ستمبر ۱۸۵۷ء مطابق سنہ ۱۲۷۴ ہجری

جواب خط مرقومہ بالا کا جواب جو جیمس گارڈنر صاحب نے اسد علیخان نے بہیجے

نام لکھہ کر بہیجا اوسکا مضمون یہہ تہا — آپکا عنایت نامہ متضمن اس بات کے کہ ضلع
فرخ آباد حکومت نواب مین آگیا اور آپ زیر حکم نواب بطور تحصیلدار کا سگنج تشریف
لائے ہین اور میری نسبت شکایت کرتے ہین کہ ابہی تک میرے زر باقی مالگذاری
لغایت سنہ ۱۲۵۴ فصلی نہین ادا کیا اور ادا نکرون گا تو اسمین ناراضگی نواب کی ہو گی
آیا تمہارے لیق آقا پر ہزار ہزار افسوس کرتا ہون کہ وہ اسقدر احمق ہین اور صلاح
بدمین مبتلا ہین اور آپ اسقدر کوتہ اندیش ہین کہ آپ نواب صاحب کو اور اپنے تئین
مالک اور حاکم اس ضلع کا تصور کرتے ہین کیا ابہی تک آپنے نانا صاحب بتہور والے کی
خرابیون کا احوال نہین سنا کیا ابہی تک نواب مالاگڈہ اور محمد غوث خان سکندرہ
والہ اور مولوی عبد الجلیل کے احوالات آپ پر روشن نہین ہوئے ہین اسمین شک
نہین کہ جو احوال ان کا ہوا ہے وہی تمہارا اور تمہارے آقا کا بہی ہونیوالا ہے
مجہے یقین ہے کہ ہمارے بخشنے والے خدا اوسکی برکت سے پہر یہہ ضلع تحت حکومت
انگریزی مین جلد آنیوالا ہے اور امید ہے کہ مین تمکو اور تمہارے منحوس آقا کو
رسیون سے لٹکتا ہوا دیکہون گا اور تمکو مجہسے مالگذاری زر باقی کی امید کہنا محض
خام خیالی ہے سوا سرکار کمپنی بہادر کے کسیکی مجال اور طاقت نہین ہے
کہ ہندوستان سے خراج تحصیل کرے تمہارے جیسے نواب اور تم جیسے اون کے

ئب اگر ایسا خیال بہی کرو تو تمہاری بڑی گستاخی ہے تمنے اور تمہارے نواب
نے سنا ہوگا کہ جب چیونٹیون کی موت کے دن نزدیک آتے ہین تو اون کے
پر نکلا کرتے ہین وہی تمہارا اور تمہارے آقا کا بہی حال معلوم ہوتا ہے بہت
مناسب ہوگا کہ اس میرے خط کو تم نواب کے پاس اون کی اطلاع کے واسطے
بجنسہ فرخ آباد بہیجدو مگر شبہہ مجہکو یہہ ہے کہ قبل اس کے کہ یہہ خط فرخ آباد
پہنچے جنرل لیو لاک صاحب بہادر فرخ آباد پر آجاوینگے اور نواب صاحب کو
خلعت فاخرہ پنہاوینگے اور اس دنیا کو ایسے ایک شیطان سیرت آدمی سے
جیسا تمہارا آقا ہے پاک کرینگے . . . .

تاریخ بغاوت ہند

حصہ پنجم

جلد دوئم

ہمیرپور کی بغاوت

ترجمہ چٹھی از طرف صاحب کمشنر الہ آباد بنام صاحب سکرٹر گورنمنٹ

از مقام الہ آباد مورخہ ۲۲ اکتوبر ۱۸۵۸ء

بہت صحیح اور قابل اعتبار کے احوالات بغاوت ضلع ہمیرپور جو جبکہ دستیاب ہوئے ہیں واسطے اطلاع جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کے گذرانکر اپنے تئین مشرف کرتا ہون — جبکہ مئی مہینہ میں اخبار رنج اور خطرات میرٹھ اور دہلی ہمیرپور میں پہنچا تو لائیڈ صاحب مجسٹریٹ و کلکٹر ہمیرپور نے اپنے ضلع میں انتظام اور امن رکھنے کے واسطے کوشش بلیغ کی اور تدابیر پیشبندی اور معقول عمل میں لائے پولیس میں بہت سے آدمی بھرتی کرکے گھاٹون کی نگرانی کے واسطے مقرر کیے اور جمنا پر جو کشتیان تھین اونکو غرق آب کیا اور حکم دیا کہ ضلع میں جو کوئی باغی آوے وہ گرفتار کیا جاوے اور بوندیلکھنڈ کے سرداروں سے مدد منفصلہ ذیل منگوائی ایک توپ اور دو سو آدمی راجہ چرکھاری نے بھیجے اور پچاس جوان

باونی کے نواب کے ہاتھ سے آ گئے اور جاگیردار بہری نے ایک توپ اور ہاتھی جوان انتظام کے
واسطے دئے پلٹن تلنگہ نمبر ۵۶ مین سے کچھ سپاہی زیر حکم ایک صوبہ دار کے خزانہ پر متعین تھے
اور انکی حرکات مشکوک سے لائیڈ صاحب کو خوف اور شک واقع ہوا پانچوین تاریخ جون
تک لائیڈ صاحب مجھکو روزانہ لکھتے رہے اور اونکو اپنے تبدیلے سرداروں کی مدد پر اعتبار کلی تھا
اور اونکو توقع تہی کہ وہ سرکش سپاہیوں پر غالب اوینگے اور ارادہ صاحب ممدوح کا
مصمم تہا کہ جان بہی جاتی رہے تو بہی علاقہ کو نہ چھوڑونگا ۱۱ تاریخ جون کو الہ اباد مین سرکشی
ہوئی اور پھر مینے کوئی چٹھی لائیڈ صاحب سے نہ پائی بلکہ جو چٹھیات کہ اونکی میرے پاس آتی
تھین وے بہی تلف ہوگئین جو احوال مجھکو وہانکا معلوم ہوا وہ وہانکے ہندوستانی رئیسون کی
زبانی دریافت ہوا جبکہ الہ اباد اور کانپور مین سرکشی ہوگئی تو ہمیرپور مین بہی خلل پڑ گیا
مگر ۱۳ تاریخ جون تک وہان بظاہر کوئی فساد برپا نہین ہوا ۱۴ تاریخ جون کو دس بجے
صبح کے دو صاحب لوگ جنوب کی جانب سے بہاگے آئے اور لائیڈ صاحب کے مکانمین پناہ گیر
ہوئے ایک کا نام لفٹنٹ برون تہا جو کہ پلٹن ہندوستانی نمبر ۵۶ مین افسر تہے اور دوسرے
صاحب کے نام کا مجھکو پتا نہ لگا کہ کون تہے اوسی تاریخ تین بجے سہ پہر کو ہمیرپور کے سپاہیون نے
سرکشی کی سب تبدیلے جوان جو رئیسون کے ہانسے مدد کے واسطے آئے تہے سپاہیون کے شامل
ہوئے اور بازار قتل اور لوٹ اور غارتگری کا گرم ہوا۔ جبکہ لائیڈ صاحب نے دیکہا کہ سپاہی

ہی سپاہیون کے ساتھہ ملگئے اور خزانہ لٹ گیا اور جیلخانہ ٹوٹ گیا تو صاحب ممدوح معہ
ڈونلڈ گرانٹ صاحب اور دو مسافر صاحبون مذکورہ بالا کے کشتی مین سوار ہوکر جمنا
پار چلے گئے سپاہی یہہ دیکھہ کر بڑے غضب مین آئے اور اونہون نے مین سے چند آدمی
اوس پار دریا کے صاحبون کی تلاش مین پہنچے صاحبان موصوفین نے اپنے تئین جنگل
مین پوشیدہ رکھا اور متلاشی سپاہی مایوس رات کے وقت واپس آئے اور عیسائی رشتہ دار
ہمیرپور کے بہی وہانسے بہاگے مسٹر مرے صاحب جاگیردار اور مسٹر کرافرڈ صاحب سررشتہ
کلکٹری اور بنشر صاحب انگریزی محرر دفتر مجسٹریٹ معہ اپنی بیوی کے اینسلی صاحب کی
کوٹھی مین انکر پوشیدہ ہوئے مگر باغیون نے باستثنا بنشر صاحب اور اونکی بیوی اور ایک
میم رشتہ دار کے سبکو قتل کیا مگر یہہ لوگ بہی آخر قتیل ہوئے ۔ مجہکو معلوم نہین کہ کب اور کس واسطے
لاڈ صاحب اور گرانٹ صاحب اوس پار سے پہر ہمیرپور کے قریب آئے مگر یہہ تحقیق ہے
کہ ۱۹ تاریخ جون کو دونو صاحب موضع رمیری مین ایک پل کے نیچے چہپے ہوئے تہے جہان
گرگنڈ رہنے اونکو دیکھہ کر پکڑوا دیا سپاہیون نے دونو صاحبون کو گرفتار کرکے نہایت
بیرحمی کے ساتھہ قتل کیا اور انہین کے ہمراہ بنشر صاحب اور اونکی میم اور ایک اونکی
رشتہ دار میم اور ایک ہندوستانی عیسائی معہ بیوی اور دو بچون کے قتل ہوئے
۲۰ تاریخ جون کو ایک ترپ سوار اور ایک کمپنی پیادہ کانپور سے ہمیرپور کو آئی ہلاکت

بیچانے مین اپنے بہائیون کی مدد کرین ۲۱ جون کو وے لوگ ہمیرپور سے چلے گئے اور رشید بیگ حرام
بہی اوسی تاریخ اپنے اپنے گہرون کو راہی ہوے جب تک کہ سپاہی ہمیرپور مین رہے
اونہون نے دولتمندون کو خوب لوٹا اور طرح طرح کی زیادتیان کین اونکے چلے جانے کے
بعد دہقانیون نے خوب لوٹ کہسوٹ مچائی موضع رمیری کے زمیندارون نے آپس
شورش اور فساد برپا کیا اور آپسمین خونریزیان کرتے رہے - ۲۹ جون نانا کا اخبار لیکے
ہمیرپور مین پہنچا اوسنے کچہ صورت انتظام کی ڈالی پہلی تاریخ جولائی کو ڈپٹی کلکٹر وحید الزمان
پروانے بنام تحصیلدارون اور تہانہ دارون کے جاری کئے کہ اپنی اپنی جگہون مین رہکر
ناناصاحب کی اطاعت اور فرمان برداری مین سرگرم رہین ان پروانون پر وحید الزمان
اور گنگا سہائی سررشتہ دار کے دستخط ہین جبکہ ۱۷ جولائی کو جنرل ہیولاک صاحب نے
کانپور فتح کیا تو ہمیرپور مین بہی نانا صاحب کی عملداری مین تنزل ہوا اور پہر ایک تہ
ہان کا ل بدعملی پہیلی قبل اسکے مستر کارنی صاحب نے چکاری والے راجہ کو ہدایت فرمائی
تہی کہ ضلع کا انتظام کرے مگر راجہ موصوف سے سرانجام اس امر کا نہو سکا کانپور وغیرہ
حوالی کے اضلاع مین غدر اور سرکشی کے ہوجانے کے بعد نو روز تک لائیڈ صاحب اور گرانٹ
صاحب نے ہمیرپور مین رہکر حکومت انگریزی قایم رکہی اور حتی الوسع ضلع مین انتظام کرنیکے
واسطے کوشش بلیغ کی باوجودیکہ ہرطرف خطرہ اور اندیشہ سخت تہا مگر صاحبان موصوفین

اپنے علاقہ کو نہ چھوڑا مگر جبکہ دیکھا کہ تبدیلے جو مدد کے واسطے بھیجے گئے تھے وے بھی منحرف ہو گئے اور دغاباز نکلے اور اب انتظام غیر ممکن ہے تو لاچار بھاگے صاحبان ممدوحین نے اپنے فرض کو بہت عمدہ طرح پر اور بڑی عزت کے ساتھ انجام دیا اور خدا کرے کہ انکا تاوان ہی اپنے کئے کا پہنچیں اور بے عوض پاسئے نہ رہیں فقط

وقایع دیگر ۲

ہمیرپور ایک چھوٹی سی جگہہ ہے کانپور سے تیس میل جانب جنوب واقع ہے اور زیادہ سے جانب شرق پچاس میل کے فاصلہ پر ہے اور موقع اسکا وہان ہے جہان کہ بیتوا اور جمنا دریا آکر ملے ہین ایک وقایع وہانکا بطور مختصر ایک ہندوستانی صاحب نے بچشم خود دیدہ لکھا ہے وہ یہہ ہے ـ چند روز بعد کانپور کی سرکشی کے ۴ تاریخ جون کو ہمیرپور مین سرکشی ہوئی چند روز پہلے سے توپون کی آواز ہمیرپور مین بخوبی آتی تہی اس باعث سے ایک تہلکہ پیدا ہوا اور سرکشی کے ـ لائیڈ صاحب مجسٹریٹ اور کلکٹر ہمیرپور اور مسٹر گرانٹ صاحب جائنٹ مجسٹریٹ نے روکنے سرکشی مین بہت سی کوشش فرمائی اور غالب یہہ ہے کہ اگر فوج راجہ صاحب چرکاری جو قریب پانچ سو کے تہی اور پچہ سو سرکاری ہرچند از نمک کا پاس کرتے تو لائیڈ صاحب اور گرانٹ صاحب کی تجویزین بیکار نجاتین اور صاحبان موصوفین ابہی تک بقید حیات ہوتے ـ چودہوین تاریخ ماہ مذکور کو سوار نوکر ہمراہی بدمعاشون کے تلوار اور

اور لاٹھی سے مسلح ہوکر ہر ایک عیسائی اور بنگالی کو مارنے لگے جس کسی پر انگریزی زبان
جاننے کا بہی شبہہ تہا اوسکے بہی جان کے دشمن ہوگئے ۔ سب اسسٹنٹ سرجن ہمیر پور
کی جان بمشکل بچی باغیون نے اونکو قتل کے واسطے بہت تلاش کیا مگر وے ہزار دقت
اونکے ہاتون سے بچے اور مدت تک کہی جگہہ چہپے رہے ۔ ۲۰ تاریخ جون ناناصاحب نے واسطے
قتل بنگالیون کے مقرر کی تہی مگر انگریزی فوج قریب آجانیسے وہ اس ارادہ کو پورا نکرسکا
سب اسسٹنٹ سرجن ہمیرپور کو دو مہینہ تک گنوارون نے چہپا رکہا بعد ازان بمشکل تمام کلکتہ پہنچے بعد ہمیر پور کے صوبہ دار کی
بیوی نے صوبہ دار کو بہت سمجہایا کہ قتل عیسایان بچا ہے اور اوس نیک رحیم عورت کے سمجہانیسے صوبہ دار کا دل بہی نرم ہوا تہا
مگر سپاہیون کی انکہون مین خون اوتر رہا تہا وے کب ایسی بات سننے تہے مسٹر ٹی ۔ کے ۔
لایڈ صاحب کو پریڈ کے میدان مین لاکر کہڑا کیا اور اونکو گہٹنون پر کہڑا کرکے سوارون نے اونکے گولیان
مارین دو گولیان تو خالی گئین اور تیسری گولی صاحب ممدوح کے بازو پر لگی صاحب ممدوح نے
آہ تک بہری بلکہ پوچہنے لگے کہ کیا ابہی تک فوج انگریزی نہین ائی ۔ تب سپاہیون نے اونکو
گہیر لیا اور تلوارون سے اونکا کام تمام کیا بعد ازان صوبہ دار کچہری کلکٹری کی جانب بگی مین
سوار ہوکر چلا گیا ۔

جہانسی کی بغاوت

رپورٹ از طرف کپتان ۔ پی ۔ جی ۔ اسکاٹ صاحب

پندرروز پیشتر سرکشی کے کپتان ڈن لاپ صاحب نے جو باضین بازو پلٹن نمبر ۱۲ کے
حاکم تہے اور زیر حکومت اعلی جنگی جہانسی کی اونکے سپرد تہی چٹہیات امد میجر اسکین صاحب
سپرنٹنڈنٹ اور کپتان گورڈن صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جہانسی کو میجر کرک صاحب کی
خدمتمین روانہ کیا اون چٹہیون کا مضمون یہہ تہا کہ ایک شخص لکمن راو ملازم رانی جہانسی کا
سپاہیان پلٹن نمبر ۱۲ کو سرکشی کرنیکے واسطے بہکاتا اور ترغیب دیتا ہے اوسوقت تک
یہہ معلوم نہ تہا کہ آیا رانی نے اوسکو یہہ حکم دیا تہا یا اوسنے بذات خود آپ کام کیا۔ کپتان
ڈن لاپ صاحب کو جو ذومین رسالہ بے ایمان کی جانب سے کبہی بدگمانی اور کسی طرح کا خوف
نتہا اور درواقع مین رسالہ مذکور نے اخر وقت تک اپنی خصلت اصلی کو چہپائے رکہا اور گانو
اور جہانسی مین اول سرکشی پہلا ورن کو کرنے دی اور خود کچہہ نہ بولے مگر جبکہ سرکشی شروع ہوگئی
تو انسے زیادہ تشنہ خون اور کوئی فوج مین بہے نہ تہا۔ احوال مرقومہ ذیل مینے تین ہندوستانی
آدمیون سے معلوم کیا ہے جو کہ بروقت سرکشی وہان موجود تہے ایک اونمین سے انگریزون کے
ہمراہ قلعہ جہانسی مین تہا چونکہ ان تینون کے اظہار مقامات نوگانو اور رہہوبا اور باندہ مین
ہوئے اور انکے بیان مین اتفاق ہے تو مجہے یقین ہے کہ جو انہون نے کہا ہے صحیح ہے۔ چوتہی
تاریخ جون کو صرف ساتوین کمپنی بارہ وین پلٹن نے سرکشی کی کمپنی مذکور بسرداری حوالدار گور بخش کے
قلعہ ستارہ کہ جہان خزانہ تہا چلی گئی اوسوقت کپتان ڈن لاپ صاحب نے باقی کمپنیان پلٹن مذکور اور رسالہ کو

پریڈ کے میدان مین جمع کیا اونہون نے متفق ہوکر بیان کیا کہ ہم آپکے ساتھہ مین اور کبھی نمک
حرامی نکرینگے دوسرے روز ۶ تاریخ جون کو جب کہ کپتان صاحب ڈاک خانہ مین چند چٹھیان
روانہ کرکے واپس آتے تھے اور پریڈ کے میدان کے قریب پہنچے تھے کہ اوسوقت سپاہیون
پلٹن نمبر ۱۲ نے اونکو اور انسن تیلر صاحب کو قتل کیا سوارون نے لفٹننٹ کیمبل صاحب
کو بھی زخمی کیا مگر صاحب ممدوح قلعہ کے اندر بھاگ آئے لفٹننٹ ٹرنبل صاحب قلعہ تک نپہنچ سکے
صاحب ممدوح پاپیادہ تھے اور راستہ مین ایک درخت پر چڑہ گئے مگر باغیون نے اونکو بندوق سے
ماردیا۔ لفٹننٹ برگس صاحب متعلقہ پیمایش معہ اپنے کارپردازون کے اوننونمین قلعہ
جہانسی مین رہتے تھے چوتھی تاریخ جون کی شام کو میجر اسکین صاحب معہ میم صاحبہ اور دو بچون کے
اور کپتان گورڈن صاحب متعلقہ فوج پیادہ مدراس اور ڈاکٹر میکاگین صاحب
متعلقہ پلٹن نمبر ۱۲ معہ میم صاحبہ اور لفٹننٹ پاوئز صاحب متعلقہ پلٹن نمبر ۷ معہ بیوی اور بچہ
اور دو میمین اور رائی سے اور اور عیسائی قلعہ مین آگئے ان صاحبون نے قلعہ کے اندر بہت سامان
رسد جمع کیا اور دروازہ قلعہ کو پتھرونسے چن دیا تاکہ کھل نسکے۔ ساتوین تاریخ جون کو باغیون نے
قلعہ پر حملہ کیا مگر صاحبون نے اندر قلعہ سے خوب بندوقین چلائین جنسے دشمن کا بہت نقصان
ہوا کپتان گورڈن صاحب قلعہ کے اندر گولی سے مارے گئے ۔ اور سب بالاتفاق یہہ کہتے
ہین کہ لفٹننٹ پاوئز صاحب خاص قلعہ کے اندر مسلمانون کے ہاتھ سے زخمی ہوئے ـــــ

ایک شخص جو قلعہ کے اندر تھا بیان کرتا ہے کہ کپتان برگس اور اور صاحبون نے لفٹنٹ بائنز صاحب
کو خون الود پڑا ہوا دیکھا اونکی گردن مین زخم کاری لگا تھا اونہون نے بیان کیا کہ مجھکو چار
ادمیون نے کو مار ڈالا ایک اونمین سے منشی اور ایک جمعدار اور دو چپراسی تھے یہہ چارون
پیمایش کے دفتر سے متعلق تھے اور ایک گوئندہ اس امر کو اسطور پر بیان کرتا ہے کہ
لفٹنٹ بائنز صاحب نے کپتان برگس صاحب کے خدمتگار کو قلعہ کے دروازہ سے پہرہ ہٹاتے
ہوئے دیکھا تاکہ دروازہ کھلجا دے اوسوقت لفٹنٹ صاحب موصوف نے اوس
ادمی کو مار ڈالا مگر اوسکے بہای نے یہہ دیکھکر صاحب کو تلوار سے زخمی کیا کپتان
برگس صاحب نے فوراً اوس ادمی کو گولی سے مار دیا۔ اونکو فوج باغی نے میجر اسکین
صاحب نے بہت پختہ اور قسمیہ عہد کیا کہ آپ لوگ دروازہ قلعہ کا کہولکر بلاشک باہر آجاوین
اپ لوگون کی جان کے خواہان ہم نہین ہین چنانچہ صاحب لوگون نے دروازہ قلعہ کا
کہول دیا اور باہر نکلے سواے لفٹنٹ بائنز صاحب کے جو زخمی پڑے تھے اور سب صاحب
لوگ اور بیبیون اور بچون کو باغیون نے شہر کے قریب باغ مین لیجاکر قتل کیا۔ راوی
جو قلعہ مین تھا بیان کرتا ہے کہ قاتلون نے صرف جان نیوٹن بارہوین پلٹن کے سارجنٹ کو
مع اوسکی بیوی اور چار بچون کے چہوڑ دیا رانی کی فوج بہی بالاتفاق باغیون کے حملہ مین شامل
تہی اور نمک کے محکمہ کے لوگ اونکے ساتہہ تہے ایک صاحب مسمی اسٹوارٹ صاحب متعلقہ

تک جہانسی کے قریب سے ایک ہندو کی پوشاک پہن کر بہاگے تہے اور ۱۴ جون ۵۹
ہمسے انگریلے کبرائی کے مقام سے وہ پہر ہمسے علیحدہ ہوگئے افسوس ہے کہ پہر ہمنے اونکی
خبر نہ سنی کہ کیا ہوا اونکے رخصت ہوتے وقت ہمنے اونکو خبردار اور مطلع کردیا تہا کہ جہانسی کے
قریب وجوار کے لوگ افسرون انگریزی کا سر کاٹ کر لٹکا دیتے ہین - بارہوین پلٹن
مین سے جہانسی مین صرف ساٹہہ آدمی زیر حکم لفٹننٹ رئی ولیس کے متعین تہے اور ہندوستانی
افسر اونکے نیچے جمعدار لعل محمد تہا چالیس سوار رسالہ چہارم کے بہی وہان مقیم تہے مہوبا کے
مقام مین مجہسے ایک شخص نے جو جہانسی سے آتا تہا کہا کہ مینے لفٹننٹ رئی ولیس صاحب
کوللت پور کی جانب گہوڑا دوڑاتے ہوئے دیکہا ہے یقین ہے کہ صاحب ممدوح بچکر
نکل گئے ہونگے - یہہ رپورٹ مینے صرف اپنی یاد سے لکہی ہے کوئی کاغذ میرے پاس
نہین ہے جسکی رو سے لکہہ سکون تمام کتابین اور کاغذات جو ہم لوگ زمین
چہوڑ آئے جلکر خاک ہوئے -

قتل جہانسی

قتل جہانسی کی بابت ایک شخص کا بچشم خود دیدہ اسطور پر بیان ہے کہ ہم سے پیشتر کپتان
صاحب گوردن کی عادت تہی کہ شب کو قلعہ مین چلے جایا کرتے تہے اور ونکو اپنے بنگلو مین
رہتے تہے کپتان برگس صاحب اور اونکے متعلقین دفتر نے قلعہ کے اندر خیمے کہڑے

کرلئے تہے۔ اور سب تیاریان اس امر کی کرلی گئی تہین کہ جسوقت کچہہ فساد برپا ہوگا تو سب
صاحب قلعہ کے اندر چلے جاوین گے۔ پانچوین تاریخ جون کو جہانسی کی فوج نے سرکشی کی
سب صاحب اور میمین اور بچے قلعہ کے اندر داخل ہوئے مگر چند صاحب جہانسی چہوڑکر
بہاگ گئے چنانچہ ایک صاحب جنکے نام سے مین واقف نہین بہاگ کر بروا ساگر مین پہنچے
اور وہان ایک ہندوستانی سررشتہ دار متعلقہ نہر مسمی صاحب راے سے ملاقی ہوئے اور
اپنی گہڑی اور گہوڑا حوالہ صاحب راے کے کیا اور خود ہندوستانی لباس پہن کر
پاپیادہ وہانسے روانہ ہوئے صاحب ممدوح روانہ ہوئے ہی تہے کہ اتنے مین سوار لوگ
آن پہنچے اور صاحب کے گہوڑے کو پہچان کر صاحب راے کو گرفتار کیا اور اونکو
معہ تہانہ دار کے جہانسی لیگئے لفٹننٹ ٹرن بل صاحب قلعہ کے اندر نہ پہنچ سکے لاچار
ایک درخت پر چڑہ گئے باغیون نے اونکو دیکہہ لیا اور گولیون سے مار ڈالا۔ پانچوین
جون کی شام سے اٹہوین تاریخ دوپہر تک سب صاحب قلعہ جہانسی کے اندر بمقابلہ باغیون
پیش آئے میم لوگون نے کہانا پکانے اور کہلانے اور گولیان ڈہالنے مین بڑی مدد کی
سب اہل فرنگ مرد اور عورت اور بچے شمار مین پچپن تہے سب دروازون قلعہ کے
پیچہے صاحبون نے پتہر چن دئے تہے اور قلعہ کے اندر سے اسقدر بادرستی دشمنونکا
مقابلہ کیا کہ ایک توپ جو دشمن دروازہ قلعہ کے نزدیک لے آئے تہے چہوڑکر بہاگ گئے

رات کے وقت رسی وغیرہ لگا کر بمشکل تمام وہ اپنی توپ کو وہانسے کہینچ لائے + لفٹننٹ
پائز صاحب اول شخص تہے جو خاص قلعہ کے اندر مارے گئے۔ اونکا قتل ہونا
اسطور پر ہوا کہ کپتان برگس صاحب کے پاس دو ادمی نوکر تہے وے دونو اپسمین
بہائی تہے ایک اونمین سے کپتان صاحب کے پاس جمعدار تہا اوسنے کہا کہ مین قلعہ
باہر جاونگا اونکو سمجہا دیا گیا کہ اگر تم قلعہ سے باہر نکلنا چاہوگے تو اوسوقت گولی سے
مار دئے جاوگے مگر اون دونونے باہم ملکر یہہ کہا کہ بہوکے مرجانیسے بہتر ہے کہ گولی
سے مارے جاوین۔ یہہ کہکر وے دونو قلعہ کا دروازہ کہولنے لگے اوسوقت ایک گولی سے
مار ڈالا اوسکے نے لفٹننٹ پائز صاحب کو جو نزدیک کہڑے تہے اپنی تلوار سے قتل کیا
اوسیوقت کپتان برگس صاحب نے اوس شخص کو مار ڈالا۔ بعد ازان کپتان برگس صاحب
قلعہ کے اندر مارے گئے باہر سے ایک گولی اونکے سر مین جا کر لگی ان صاحب نے پچیس
ادمیون کو کم سے کم اپنے ہاتہونسے ہلاک کیا تمام ہندوستانی ادمی اونکے نشانہ کی بڑی
تعریف کرتے تہے اخر کو باغیون نے رانی سے مدد چاہی اور رانی مددکو رسے توپین اور
ہاتہی لیکر قلعہ پر حملہ کیا اور ایک دروازہ کو کہول دیا اوسوقت باغیون نے صاحبون سے
کہا کہ اگر اپ ہمکو اپنے ہتیار دیدوگے تو ہم جان بخشی کرینگے صاحب لوگ اونکے قول پر اعتبار
کرکے باہر اگئے اوسوقت باغیون نے سب صاحبون اور میمون کی مشکین باندہ لین

اور تہوڑی صلاح کے بعد سبکو قتل کیا بعض میمین جنکے بچے تہے اونکو اونہون نے قبل اپنی
ماری قتل کے دوبارہ ہوتے ہوئے دیکہا سوار لوگ اس ظلم مین سرغنہ تہے۔ یہہ واقعہ
اٹہوین جون کی سہ پہر کو واقع ہوا

بنگالی محرر کا اظہار

مین ملک بنگالہ کا باشندہ ہون اور کلکٹر پرمٹ جہانسی کے دفتر مین انگریزی نویسی
نوکر تہا پانچوین جون کو تین بجے کے قریب جبکہ ہم سب دفتر مین تہے اوسوقت بندوقون کی
آواز میگزین کی جانب سے سنکر کمال متحیر ہوئے اوسوقت دو چپراسی اور ایک دفعہ دار
پرمٹ نے دوڑتے ہوئے آنکر اور کمال پریشانی کے ساتہہ بیان کیا کہ چند سپاہیون نے
ہمسے کہا ہے کہ ایک جماعت غارت گرون کی خزانہ پر آن پڑی ہے اور غالب ہے کہ خزانہ
جلد لٹ جاوے ان چپراسیون اور دفعہ دار کو کارشور صاحب کلکٹر پرمٹ نے بند روپیہ
بابت آمدنی پرمٹ ڈپٹی کمشنر صاحب کے خزانہ مین جمع کرانے کے واسطے بہیجا تہا اوسوقت
ہمارا دفتر بند ہوجانیکے واسطے حکم ہوا اور پیادون کو حکم ہوا کہ احاطہ دفتر مین ہوشیار
رہین چہاونی سے ولش صاحب گہوڑا دوڑاتے ہوئے نکلے اور اونہونے کارشور صاحب
سے کہا کہ آپ جلد معہ اپنے بال بچون کے یہانسے بہاگئے کیونکہ فوج نے بغاوت کی ہے اور
سب کارخانہ تمام ہوا۔ ولش صاحب کے ہمراہ کارشور صاحب بہی لینے گنبے کو بگی مین

سوار کرا کے لیگئے اور وہ دونو صاحب ڈاک بنگلہ پر سلامت پہنچ گئے - مین اور سب عملہ کے لوگ احاطہ دفتر سے باہر نکلکر سڑک پر تماشہ دیکہنے کو کہڑے ہوئے مگر وہانسے کچہہ نظر نہ آیا ہمنے وہانسے پریڈ کے میدان مین ہوکر شہر مین جانیکا قصد کیا چند قدم چلے تہے کہ ایک سپاہی ہمکو ملا اور اوسنے کہا کہ ہوشیار رہو کچہہ سپاہی بارہوین پلٹن نے سرکشی کی ہے اور میگزین کا قبضہ کرلیا ہے - ہم بے خطر آگے بڑہے چلے گئے آگے بڑہ کر ہمنے دیکہا کہ چودہوین رسالہ کے انگریزی افسر سوارونکو لئے ہوئے باقی سپاہیون بارہوین پلٹن کو جنہون نے بغاوت ابہی تک نہین کی تہی سمجہا رہے ہین کہ تمکو چاہئے کہ اپنے جہنڈے کے ساتہہ ثابت قدم رہو اور سرکار کمپنی کو دغا مت دو یہہ دیکہکر ہم آگے بڑہے ہوئے شہر کو چلے گئے راستہ مین ہمنے دیکہا کہ چند سپاہی اسکین صاحب اور گورڈن صاحب کی کچہری کی طرف بہاگے جاتے ہین مگر چونکہ قبل اسکے صاحبان موصوفین اور اور صاحب باستثنا افسران جنگی کے قلعہ مین داخل ہوچکے تہے تو سپاہی اوس روز قتل عیسائیان نکرسکے جبکہ سب عیسائی قلعہ مین چلے گئے تو بعد اسکے کپتان اسکین صاحب نے حکم دیا کہ دروازہ شہر کے بند ہوجاوین دوسرے روز مینے سنا کہ بارہوین پلٹن کے ۵۲ ادمیون نے گذشتہ روز سرکشی کرکے میگزین اور خزانہ کا قبضہ کرلیا باقی فوج نے . ایک روز اور ایک رات خاموش رہی مگر افسرونکا کہنا اونکے دلون پر ہرگز موثر نہوا اون ۵۲ باغیون پلٹن مذکور نے

میگزین پر ایک جھنڈا کھڑا کیا اور سب ویدارون کو شامل ہونیکے واسطے بلایا اور کہا کہ جو کوئی
ہمسے انکر شامل ہوگا اوسکو بارہ روپیہ تنخواہ ماہواری ملیگی چنانچہ ۱۶ تاریخ کی دوپہر تک یہہ
لوگ گرد اپنے سفید جھنڈے کے مقیم رہے اوسوقت تمام باقی فوج بہی اونکے ساتہہ آن ملی
مگر قبل اپنے بہائیون کے ساتہہ ملنے کے اونہون نے اول اپنے افسرونکو مارا جو کہ ایک لحظہ اونسے
جدا نہوسکے تہے اول لفٹنٹ کیمبل صاحب پر حملہ کیا صاحب ممدوح زخمی تو ہوئے مگر بہاگ گئے
قلعہ مین پہنچ گئے۔ اونکا گھوڑا بڑا چالاک تہا ایک چہوٹا دروازہ پہلانگ کر صاحب کو قلعہ
تک بخیریت پہنچا دیا۔ کپتان ڈن لاپ صاحب اور ٹیلر صاحب نہ بہاگ سکے اونکو سپاہیون نے
مار ڈالا وحوالدارون اور ایک سپاہی نے ٹیلر صاحب کو چارپائی کے نیچے چہپا رکہا مگر کچہہ
کارگر نہوا بعد ازان سپاہیون نے بنگلون مین آگ لگانا اور اسباب لوٹنا شروع کیا
اور جیلخانہ توڑ کر قیدیون کو آزاد کیا۔ پچاس سوار اور تین سو سپاہی معہ دو ضرب توپ اور
چپراسیان بریٹ اور پولیس شہر کے نزدیک آئے داروغہ محبس ان سب کے آگے آگے تہا اوسنے جیل
دروازہ انکے واسطے کہول دیا گیا رانی نے یہہ سنتے ہی اپنے محل کے دروازے بند کرادئے
کپتان گورڈن صاحب نے مدد کے واسطے رانی پاس پیغام بہیجا مگر رانی نے انکار کیا کیونکہ
باغیون نے کہا تہا کہ اگر رانی گورڈن صاحب کی درخواست قبول کریگی تو ہم اوسکو مار ڈالینگے
اور محل جلا کر خاک کر دینگے رانی کے سب سپاہی بہی باغیون کے شامل ہوگئے۔ بعد ازان

باغی لوگ قلعہ پر حملہ کرنے گئے مگر اندر سے صاحبوں نے اسقدر بندوقین چلائین کہ باغی قلعہ کے نزدیک نجا سکے۔ اوس روز باغی لوگ پہرہ بندی کرکے قلعہ سے ہٹ آئے اور دروازون پر پرمٹ اور پولیس کے سپاہیون کو حفاظت کے واسطے چھوڑا رات تو چپ چاپ گذر گئی مگر صبحکو اینڈروس صاحب اور پرسل صاحب اور اسکاٹ صاحب سلطانی لباس پہنکر قلعہ سے باہر نکلے اونکا ارادہ یہہ تہا کہ رانی کے پاس جاوین اور اوس سے مدد چاہین مگر راستہ مین لوگون نے اونکو پہچان لیا اور رانی کے محل مین لیگئے مگر رانی نے اونسے ملاقات نہ کی بلکہ حکم دیا کہ انکو رسالدار کے پاس لیجاؤ اور کہا کہ مجھکو سور انگریزون سے کچھہ علاقہ نہین تینون صاحبونکو محل سے گھسیٹ کر باہر لیگئے جہار وکہاروں کے لڑکے نے اینڈروس صاحب کو خاص رانی کے دروازہ پر مار ڈالا اور باقی دو صاحبون کو چار دیواری شہر سے باہر لیجا کر قتل کیا سہ پہر کو باغیون نے پہر قلعہ پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا لیکن محصورین نے پہر دشمنونکو مار کر ہٹا دیا تیسرے روز بڑی لوٹ کہسوٹ رہی بنگالیون پر خصوصاً باغیونکا بڑا غضب تہا کیونکہ مسٹر فلمنگ صاحب ایک بابو کے گہر مین پوشیدہ نکلے تہے اوسوقت صاحب ممدوح کو مار ڈالا دوسرے روز صبحکو تمام بنگالیون کے گہر کی خانہ تلاشی ہوئی مجکو اور دو بنگالیون کو باغیون نے گرفتار کرلیا اور حکم دیا کہ جب تک قلعہ خالی نہو جاوے تب تک ہم قید مین رہین۔ ہمارے قید کرنے کے بعد دشمنون نے پہر قلعہ پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا

اور رانی سے کہلا بھیجا کہ اگر تم ہماری مدد نکرو گی تو ہم تمکو بھی مار ڈالینگے رانی نے مدد دینا قبول
کیا اپنے ایک ہزار آدمی دیئے اور دو بہاری توپین جو اوسنے زمین مین دفن کر رکہی تہین
کہود وادین اسطرح باغیون نے مضبوط ہوکر قلعہ پر توپ اندازی شروع کی مگر قلعہ کو مطلق کچھہ نقصان
نہ پہنچا اور قلعہ کے اندر سے صاحبون کی بندوقون نے دشمن کی فوج مین بڑا قتل کیا اور
یقین تہا کہ اگر ہندوستانی نوکر دغا ندیتے تو قلعہ خالی ہونا آسان نہ تہا کپتان گورڈن صاحب
گولی سے مارےگئے ہندوستانی نوکرون نے دغا سے ایک کہڑکی قلعہ کی کہولدی لفٹننٹ
پاؤل صاحب نے اون دغا بازون مین سے ایک کو قتل کیا مقتول کے بہائی نے اسوقت صاحب
موصوف کو تہ تیغ کیا اوسوقت چند صاحب قلعہ کے اندر گہبرا گئے کہ اب ہزارون کا مقابلہ
کیونکر ہوسکے گا مگر تاہم اونہون نے ہمت باندہ کر اور ایک بلند مکان پر جمع ہوکر بندوقین چلانی
شروع کین جب کہ باغی اندر قلعہ کے گہسے تو اونہون نے صاحب لوگون سے کہا کہ آپ سب
ہتیار رکہدو گے تو ہم اکی جانون کے خواہان نہونگے اسکو صاحبون نے قبول کرلیا اور ظالم
دشمنون کی بات پر اعتبار کیا لیکن معاً باہر نکلنے کے سرکشون نے سب صاحبون کو گرفتار کرلیا
اور جہوکن باغ مین لیگئے وہان تین قطارین کین اول قطار مین صاحبونکو کہڑا کیا اور
دوسری قطار مین سب میمون کو اور تیسری مین بچونکو بعد ازان قتل شروع ہوئی
اول جیلخانہ کے داروغہ نے مسٹر اسکین صاحب کو اپنی تلوار سے مارا بعد ازان سب

بل پڑے اور اول مردون کو اور بعدازان عورتون کو اور سب سے پیچھے
بچون کو ہلاک کیا کپتان اسکین صاحب کے جبکہ زخم کاری لگا تو ایک سپاہی
جو نزدیک کہڑا تہا یہہ کہا کہ تمہارا خیال خام ہے کہ ہم چند انگریزون کے جو تمہارے
ہاتہہ مین ہین مارے جانیسے کل بہادر انگلستان زا ولایت سے نیست ہوجاوینگے
جبکہ کارشور صاحب کے بڑے لڑکے کو قتل کرنے لگے تو بیچارہ لڑکا ہندوستانی
زبان مین قاتلون کی بہت عاجزی کرنے لگا کہ میری زندگی بخش دو یقین ہے
کہ تمکو میری ما اور میرے باپ کے خون سے عوض کافی ملگیا ہوگا اب میرا
مارنا کیا ضرور ہے ــ جبکہ یہہ بے رحم قتل ہو چکی تو سرکشون نے بچے
اور اور بنگالیون کو جو قید مین تہے رہا کیا اس شرط پر کہ تم کسی انگریز کو
اپنے گہر مین پوشیدہ نہ رکہین گے ــ فہرست صاحبون کی جو جہانسی
مین قتل ہوے یہہ ہے حاشیہ پر مندرج ہے ــ

انتخاب اظہار شہاب الدین خوان ساماں میجر اسکین صاحب

تین سال سے مین میجر اسکین صاحب کی خدمت مین نوکر رہا پانچوین
تاریخ جون کو تین بجے کے قریب میگزین کی جانب سے بندوقون کی آواز
آئی اور غل ہوا کہ ڈکیت لوٹنے کو آئے ہین میجر اسکین صاحب کچہری سے

[illegible]

اپنے گہر واپس آئے کپتان برگس صاحب ملاقات کے واسطے آئے تہے
میجر صاحب نے کپتان صاحب کی گاڑی مین صاحب ممدوح کے ہمراہ اپنی میم صاحب
اور بچون اور ربرون صاحب کی صاحبزادی کو قلعہ روانہ کیا۔ اور اپنی گاڑی
مین بیٹھہ کر جوکہن باغ تشریف لیگئے اور وہان گورڈن صاحب سے ملاقی ہوئے
اونکو بہی میجر صاحب نے گاڑی مین سوار کر لیا اور دونو صاحب قلعہ کو چلے گئے
مینے مشعلچی اور خدمتگار کو قلعہ بہیجدیا سات بجے شام کو جب مینے کہانا تیار
کر لیا تو مین اور باورچی دونو قلعہ کو گئے جتنے صاحب قلعہ مین موجود تہے
سبہون نے اکٹہا بیٹہکر کہانا کہایا مین رات کو قلعہ مین رہا۔ احمد حسین
تحصیلدار جہانسی کا دوسرے روز صبحکو میجر اسکین صاحب کے پاس حاضر ہوا
مینے تحصیلدار صاحب سے کہا کہ کچہہ کویلہ اور لکڑی اور مرغیان اور انڈے
وغیرہ بہیجدو اونہون نے سب چیزین بہیجدین اور ساتہہ بنیا اٹہہ اونکے
ہاتہہ مٹہائی بہی بہیجی مینے حاضری تیار کرکے میز پر چن دی بعد حاضری کے میم صاحب
اور گورڈن صاحب نے ٹفن مانگا کوئی خدمتگار اوسوقت نہ تہا سب بنگلہ
کو چلے گئے تہے مینے اور ولدار چپراسی اور کپتان برون صاحب کے خدمتگار نے
ملکر ٹفن بہی میز پر دیدیا بعد ازان مجہکو میجر صاحب نے حکم دیا کہ چاندی کا سامان

جتنا قلعہ مین تہا سبکو لیکے چند خزانچی کے مکان پر دے اور قلعہ مین جتنا ضرور رہو رکہو مینے بموجب حکم
سب سامان لفقری کو دو بکسو نمین بند کیا اور منگل خان اور خدا بخش چپراسیون کے ہمراہ
خزانچی کے مکان پر لے گیا جبکہ میں قلعہ سے باہر جاتا تہا اوسوقت گورڈن صاحب نے مجہکو طلب فرما کر
کہا کہ قبل چلے جانیکے ایسی تدبیر کر جاو کہ ہمکو کہانیکی تکلیف نہو مینے خزانچی کے گہر جا کر دونو صندوق
چاندی کے حوالہ کئے اور کہا کہ سب چیزیں دیکہہ لو اور گن لو خزانچی صاحب نے کہا کہ دیکہنے اور شمار
کرنیکی کچہہ حاجت نہین ہے مینے اون دونو بکسون کو بند کرکے کنجیان اپنے پاس رکہین تب میں
بنگلہ کو گیا اور کچہہ چانول اور دال اور ایک بہیڑ اور چار مرغیان ساتہہ لین غلام محمد چپراسی میرے
ساتہہ تہا جبکہ ہم احسان علی سررشتہ دار کے گہر کے قریب پہنچے تو ہمکو آواز توپ اور بندوقون
کی آئی اوسوقت دو بج گئے تہے شہر کے دروازہ کے قریب ہمنے دیکہا کہ ایجوٹنٹ صاحب
گہوڑا دوڑائے نہایت تیزی کے ساتہہ چلے جاتے ہین اور دو سوار اونکے پیچہے تعاقب کنان
ہین ایجوٹنٹ صاحب گہوڑے پر سے اوتر کر ایک کہڑکی کی راہ شہر مین داخل ہوئے
سوارون نے گہوڑا صاحب کا لے لیا اور ہمارے دونوکے لاتین اور تہپڑ مارے اور کہا
کہ تم افسرون کو کہانا کہلانے جاتے ہو اور ہمکو گرفتار کرکے کوٹہی پر بہیجدیا ہمارے گہر لوٹ لئے
سوارون اور سپاہیون نے پہر جیلخانہ توڑ کر قیدیون کو رہا کیا قیدیون نے ایڈروس صاحب کے
بنگلہ کو جلا دیا اور چند سوار اور سپاہی اور قیدی اور برقنداز میجر صاحب کا گہر لوٹنے لگے

اس اثنا مین یلین ربرام سردار موقع پاکر باغ کی جانب بہاگے بخشش علی دارو غہ جیلخانہ
دو صندوق صاحب کے اپنے برقندازون کے ساتہہ اوٹہوا کر لے گیا اوسی روز چند
صندوق رانی صاحبہ کا باپ مور ولبونت المعروف ماما صاحب کوٹہی سے اوٹہا کر لے گیا اور
گلزار خان برقنداز مجسٹریٹ تین بیل اور ایک گاڑی کہول کر اپنے گہر لیگیا یہہ شخص مع اپنے ہمراہیون کے
باغ مین آیا اور باغبان سے ہماری بابت پوچہنے لگا اوسنے ہماری چہپنے کی جگہہ بتلا دی
گلزار خان نے مجہے پکڑ لیا اور اوسکے دو ہمراہیون نے میری طرف بندوقین کرکے پوچہا کہ میجر اسکین
صاحب کا خزانہ ہمکو بتلا دو مینے کہا کہ میجر صاحب کا روپیہ خزانہ مین رہتا تہا جو کہ لٹ گیا۔
بعد ازان اون لوگون نے جو میرے پاس تہا سب چہین لیا سردار کو بہی اونہون نے
لوٹ لیا اوسکی بیوی کا زیور جو سردار کے پاس تہا لے لیا بعد ازان اونہون نے مجہکو
چہوڑ دیا اور مین باغ مین رہا کیا ساتوین تاریخ جون کو مین دو بوتل دودہ اور چار
پاو روٹیان لیکر قلعہ کی طرف گیا مین قلعہ کے باہر گہاس کی اوٹ مین کہڑا رہا گورڈن
صاحب نے مجہے اوپر سے دیکہا میجر اسکین صاحب بہی اوسجگہہ آگئے اونہون نے ایک رسی
لٹکائی جسمین مینے بوتلین اور روٹیان باندہ دین مینے میجر صاحب کو اطلاع دی کہ
کوٹہی لٹ گئی مجہسے میجر صاحب نے فرمایا کہ تو قلعہ کے اندر آ نہین سکتا لیکن ممکن ہو تو اسطور سے
ہمکو کہانا پہنچاؤ۔ جبکہ مین قلعہ سے واپس آتا تہا تو راستہ مین مجہے چینی نے جو جوہی کا

رشتہ دار تہا پکڑ لیا اور ادمی بہی اوسوقت میرے گرفتار کرنے مین شامل تہے مین اونکو خوب
پہچانتا ہون لیکن اونکے نام سے واقف نہین ہون مجہکو پکڑکر ماما صاحب کے پاس لے گئے
اور بیان کیا کہ ہم اس خوان سامان کو پکڑکر لائے ہین افسران انگریزی کو یہہ خبر پہنچاتا رہتا ہے
ماما صاحب نے حکم دیا کہ مجہکو جمعدار لال بہادر اور رسالدار پاس توپ سے اوڑا دینے کے
واسطے بہیجا دین اول تو جمعدار اور رسالدار نے میری نسبت گولی سے مار دینے کا حکم دیا
مگر پہر اپنے حکم کو منسوخ کرکے مجہے قید مین رکہا دوسرے روز مجہکو مین انکہہ بچا کر قید سے
نکل بہاگا اور شہر مین آکر دیکہا کہ بڑی توپ کڑک بجلی رانی نے حملہ کے واسطے تیار کرائی ہے
اور شہری بدمعاش اور سرکش سپاہی اور رانی کے ادمی سب باتفاق اتشباری کر رہے ہین
تہاکر لوگ بہی ادہر ادہر پہرتے تہے چار یا پانچ بجے شام کو افواہ اوڑی کہ صاحب لوگ
قلعہ سے باہر اتے ہین مین بہی ہجوم کے ساتہہ دروازہ تک گیا اور جب مینے اپنے اقا میجر صاحب
اور میم صاحبہ کو قلعہ سے نکلتے دیکہا تو مینے جہک کر سلام کی اور رونے لگا سواروں اور
سپاہیوں نے ہماری طرف پتہر مارے کہ پہر چہوڑ دو اور علیحدہ ہو جاؤ تمام افسر انگریزی
ایک طرف کو کر دئے گئے اور اونکے سب نوکر قلعہ سے نکلکر مجہسے آن ملے باغی لوگ اور رانی کے
ادمی سب صاحبوں اور میموں کو جوکہن باغ لیگئے اور مجہے اور خدمتگاروں کو گرفتار
کرکے پلٹن کی طرف بہیجدیا اوسی باغ کے قریب تمام صاحبوں اور میموں اور بچوں کو باغیوں نے

قتل کیا بعد اس بے رحم قتل کے بخشش علی جیلر نہ کہ داروغہ اور سپاہی اور رانی کے آدمی
پلٹن میں رسالدار کے پاس آئے اور داروغہ بخشش علی ازراہ شیخی کہنے لگا کہ مینے بڑے صاحب
کو ایک تلوار کے ہاتھ سے مار ڈالا بعد ازان صوبہ دار اور رسالدار اور رانی کے آدمی بیچ کے
میدان مین آئے اور حکم دیا کہ قیدیون کو چھوڑ دو چنانچہ اوسوقت ہماری رہائی ہوئی۔
دوسرے روز صبحکو مین جوکہن باغ کی طرف گیا وہان لاشین صاحبون اور میمون اور
بچون کی برہنہ پڑی ہوئی تہین تیسرے روز مینے سنا کہ سب لاشون کو ایک گڑھے مین
دفن کر دیا مگر کسنے دفن کیا مجہے معلوم نہین جبکہ مین لاشون کو دیکہنے گیا تہا تو مینے اپنے
سر کا چہیترا اوتار کے میم صاحبہ کو اوسمین لپیٹ دیا تہا ایک روز پیشتر قتل کے مینے شہر مین
ڈہونڈی پٹتے سنا مضمون اوسکا یہہ تہا کہ خلق خدا کی ملک بادشاہ کا اور حکم رانی صاحبہ کا
کل کے روز سب انگریز قتل ہو گئے۔ بعد قتل کے کوئی اور ڈہونڈی نہ پٹتی۔ رانی نے اپنی ضرب گاہ
جاری کی محمد شنا ڈاکٹر نے مجہے کہا کہ صاحبان افسر قلعہ سے باہر آنا نہین چاہتے تہے جب مینے اونکو
سمجہایا اور ترغیب دی کہ آپ لوگ ہرگز مارے نہ جاینگے تب وے باہر آئے نجم حسین تحصیلدار اور
احمد حسین تحصیلدار جہانسی کو باغیون نے گرفتار کرکے قید مین رکہا مجہکو دیکہہ کر رونے لگے
جبکہ باغی فوج جہانسی سے روانہ ہوگئی تو مین لکہمی چند خزانچی کے پاس گیا اور پوچہا کہ میجر صاحب کا
چاندی کا اسباب کہان ہے اوسنے بیان کیا کہ باغیون نے سب لے لیا مینے کہا کہ بہلا صاحب

باغیون کو یہہ بات کب معلوم تہی کہ میجر صاحب کا اسباب تمہارے ہان رکہا ہے علاوہ
اسکے مینے باغیون کو کبہی نہین بتلایا کہ میجر صاحب کا اسباب تمہارے ہان رکہا ہے بغیر میرے
بتلانیکے وے لوگ کیونکر اسباب کو جان سکتے تہے یہہ بات سنکر خزانچی چپکا ہو رہا اور
کچہہ جواب ندیا مجہکو میجر صاحب کے نوٹون کی بابت کچہہ معلوم نہین ہے لیکن مدارنجش
خدمتگار نے مجہسے کہا تہا کہ میجر صاحب کا روپیہ لکہے چند کے ہان رکہہ دیا میجر صاحب نے مدار بخش سے کہا تہا
کہ یہہ روپیہ میم صاحبہ اور بچون کے واسطے ہے اور میم صاحبہ اور بچونکو تم اپنی او شہاب الدین
خوان سامان کی حفاظت اور حمایت مین رکہنا مینے سنا ہے کہ مدار بخش ساگر کو چلا گیا ہے
لیکن مجہے ٹہیک نہین معلوم کہ اب وہ کہان ہے مینے لکہے چند کو رانی کے دربار مین جاتے ہوئے
دیکہا اور یہہ بہی سنا کہ رانی کے ہان خزانچی مقرر ہوا تہا ــــ

فرانسس ٹیگ ریلی صاحب کا اظہار

میرا نام فرانسس ٹیگ ریلی ہے پانچوین جون ۱۸۵۷ء کو مین جہانسی مین اسسٹنٹ اوورسیر
کارخانہ عمارات سرکاری کا تہا اوس روز مین بجے مستر جان نیوٹن کوارٹر ماسٹر سارجنٹ
متعلقہ پلٹن ۱۲ میرے پاس آئے اور اطلاع دی کہ اج کچہہ دال مین کالا معلوم ہوتا ہے
کیونکہ پلٹن مین سپاہی اپنی وردی پہنکر تیار ہو رہے ہین مین اونکے ساتہہ گہر سے
باہر آیا مینے دیکہا کہ بیس یا تیس ادمی بارہوین پلٹن کے خزانہ کے مکان پر کہڑے ہوئے

ہم رجوع پکار رہے ہین ہم دو نو مکان مذکور کے اندر جانے لگے جب کہ پچاس قدم کے فاصلہ پر پہونچے تھے
تو ایک سپاہی نے دیوار پر سے کہ پہچکر سے چلا کر کہا کہ بہاگ جاؤ اور دو یا تین سپاہیون نے ہمارے
اوپر گولیان مارین بعدازان ہم پریڈ کے میدان مین آئے وہان دیکھا کہ تمام با مان بازو باندہین
پلٹن کا کرتیان پہنے اور دہوتی کرین بندوقین ہاتہہ مین لئے ہوئے کہڑا ہوا ہے تمام افسر
انگریزی بہی پریڈ پر تہے اوسوقت تک پلٹن کے اون ادمیونکو اپنے افسرونکا ادب اور لحاظ
کچہہ کچہہ قایم تہا لفٹننٹ کیمبل صاحب افسر رسالہ چہارم بے آئین نے اپنے سوارونکو پریڈ کا
حکم دیا اور راشی سوار اوس رسالہ مذکور مین سے ایک بجے اور ادہی کی جانب روانہ ہوئے تہے
اونکو صاحب ممدوح نے حکم بہیجکر راستہ سے لوٹا لیا - سوارون نے صاحب کے حکم کی
تعمیل کی مگر بجاے دفعتہً لیلینے خزانہ کے اونہون نے کہا کہ ہم سپاہیون کو خزانہ کے اندر
بہوکا مارینگے اور اونکو خزانہ پہنچانے دینگے - اوس رات کو لفٹننٹ کیمبل صاحب اپنے
سوارون کی لین مین سوئے اور کپتان ڈن لاپ صاحب اور لفٹننٹ ٹرن بل صاحب
متعلقہ پیمایش اور انسن ٹیلر صاحب اور کوارٹر ماسٹر سارجنٹ نیوٹن اور مین
بارہوین پلٹن کی لین مین شب باش ہوئے چہٹی تاریخ جون قریب دوپہر کے وقت اجگان
اوریّا اور ردیا نے مدد دینے سے انکار کہلا بہیجا یہہ سنکر کپتان ڈن لاپ صاحب نے مجہسے کہا
کہ ایک چہٹی میجر اسکین صاحب کے پاس لیجاؤ میجر صاحب جہانسی کے سپرنٹنڈنٹ تہے اور

قلعہ مین چلے گئے تہے مین چہٹی کو کپتان ڈون لاپ صاحب کے لیکر جا رہا تہا کہ گہوڑے پر چڑہون
اور ایک پہر میرا رکاب مین تہا کہ ایک جوان سپاہی امیر خان نامی میرے پاس آکر کانے مین کہا
کہ صاحب تم پہر پریڈ پر واپس نہ آنا والا سپاہی تمکو گولی سے مار دینگے اور اس امر کی
اطلاع ایجوٹنٹ صاحب کو بہی کرو ایجوٹنٹ صاحب سے مراد اوسکی کپتان ڈون لاپ صاحب سے
تہی اگرچہ صاحب ممدوح اوسوقت اوس بارہوین پلٹن کے افسر اعلی تہے مگر چونکہ وہ مدت تک
پلٹن مذکور مین ایجوٹنٹ رہے تہے تو سپاہی اونکو اوسی نام سے پکارتے تہے مین گہوڑے پر سے
سوار ہوا اور کپتان ڈون لاپ صاحب میرے نزدیک کہڑے تہے مینے اونسے یہہ بات
کہی یہہ سنکر اونہون نے لال بہادر ہندوستانی افسر سے پوچہا کہ تم وفاداری اور پاس نمک
کرو گے یا نہین اوسنے جواب دیا کہ بیشک مین آپکے ساتہہ ہون بعد ازان کپتان صاحب
اسی بات کو سپاہیون سے پوچہنے لگے سبنے ایسا ہی جواب دیا مگر ایک سکہہ سپاہی بولا
کہ صاحب مین تمکو ابہی گولی سے مار ڈالونگا یہہ سنتے ہی لال بہادر اپنی تلوار زمین پر ٹیککر
کہنے لگا واہ بہائی خوب کہا اور اپنی تلوار میان سے نکال کر اپنے سر کے گرد پہرا کر دین دین
پکارنے لگا اوسوقت سکہہ سپاہی نے کپتان صاحب کے گولی ماری اور کپتان صاحب زمین پر
مردہ گرے اوسوقت سپاہیون نے کوارٹر گارڈ سے جو قریب سات گز کے فاصلہ پر تہا
ایک باڑ چلائی اس باڑ سے لفٹننٹ ٹیلر صاحب اور کوارٹر ماسٹر جان نیوٹن

اور حوالدار میجر مارے گئے لفٹننٹ ٹرن بل صاحب بہی زخمی ہوئے گولی اونکے کندھے مین
گہس گئی اور صاحب ممدوح زمین پر گر پڑے مگر پہر اوٹہہ کر اپنا چہہ نالی تپنچہ باغیون کی
طرف چلانے لگے مین یہہ دیکہہ کر سوارون کی لین کی جانب بہاگا کیونکہ گمان یہہ تہا کہ چودہوین
رسالہ کے لوگ وفادار ہین رسالہ مذکور نیم کے درختون کے نیچے تیار کہڑا ہوا تہا لفٹننٹ کیمبل
صاحب اونکے افسر ساتہہ تہے جبکہ مین رسالہ کے نزدیک آیا اور قریب پچاس گز کے
فاصلہ پر تہا اوسوقت چند سوارون نے کیمبل صاحب کی طرف گولیان مارین ایک یا دو
نشانے اونکی بڑی گہوڑی کے جسپر وہ سوار تہے لگے گہوڑی گرنے لگی پہر مینے دیکہا کہ
حیات خان وردی میجر نے صاحب کے نزدیک آنکر اونکے گولی ماری اوسوقت لفٹننٹ کیمبل
صاحب اپنے ہاتہہ سے مجہے اشارہ کرتے جاتے تہے اور چلاتے تہے کہ یہان سے چلے جاؤ
مینے لفٹننٹ کیمبل صاحب کو زمین پر گرتے ہوئے دیکہا یہہ دیکہتے ہی مینے وہانسے گہوڑا
بہگایا قلعہ کے راستہ مین جانب جنوب سرکش سپاہی پڑے ہوئے تہے اور شمال اور
مشرق کی طرف باغی سوار حایل تہے چنانچہ مین مغرب کی سمت کو بہاگا راستہ مین
ایک چاردیواری کا مکان تہا اوس کے ایک حصہ مین بارہوین پلٹن کے افسرونکا
اسباب گہر تہا اور باقی لپتان ڈن لاپ صاحب کے قبضہ مین تہا مگر اوس روز دہ
خالی پڑا تہا مسٹر ولسن صاحب متعلقہ پرمٹ جو اوسمین رہتے تہے مکان چہوڑکر

قلعہ شہر جہانسی مین پناہ پذیر ہوئے تھے اس مکان کے چارون طرف چار فیٹ اونچی
پختہ دیوار تھی مین اوس مکان مین گیا مگر پیچھے سے دیکھا کہ تین سوار میرے پیچھے تعاقب کرتے
ہوئے چلے آتے ہین مین فی الفور دوسری طرف کی دیوار پھلانگ کر گھوڑا بھگائے ہوئے
بروا ساگر کی طرف چلا جب کہ مین بروا ساگر شہر کے قریب پہنچا تو شہر کے باہر میرے محکمہ کا
چپراسی چنی لال ملا وہ مجھکو قلعہ بروا ساگر مین جہان صاحب راسے جواب گرفتار ہوکر آیا
رہتا تھا لے گیا صاحب ر الفنسٹ پائن صاحب کے ماتحت سروے یعنی پیمایش کرنے والا تھا
اور نہر کے تعلق تھا اوسکے کمرے مین خس کی ٹٹیان لگ رہی تھین اوسنے اوسوقت
میری اچھی طرح سے تواضع کی بچھونا سونے کو دیا اور شربت پلایا شربت پیکر مین سو رہا
جب شام ہوئی تو صاحب رانے مجھے رانکو اپنے مکان مین رہنے سے انکار کیا اور اپنے ساتھ
شہر مین بیجا کر اوس مکان مین جہان نہر کے اوزار و ہتیار رکھے تھے رکھا اور کہا کہ
اسی جگہ پہ بات کو رہو مجھکو اتوار کے روز سا تو ین جون ۵۷ء کو سات بجے کے قریب
صاحب را میرے پاس آیا اور بیان کیا کہ باغیون نے مہارانی پور کا خزانہ لے لیا اور
سب افسر لوگ انکے مارے گئے ہیں یا تم اپنا گھوڑا مجھے دو اور بیس روپیہ لے لو مگر چونکہ
میرا گھوڑا ڈہائی سو روپیہ کی قیمت کا تھا اور خصوصاً اوسوقت مین وہ بہت عزیز تھا
مینے بیچنے سے محض انکار کیا صاحب را تب چلا گیا اور دن بھر میرے نظر نہین آیا

قلعہ مین جہان صاحب راے رہتا تہا وہین مینے اپنا گہوڑا منبعد ہوا دیا تہا بعد میرے انکا کے
اوسنے گہوڑا قلعہ سے منگواکر تحصیل مین لا رکہا مکان تحصیل شہر مین تہا تمام دن اتوار کو مین
بہوکا رہا کچہہ کہانے کو نصیب نہ ہوا چنی لال چپراسی نے میرے ساتہہ بالکل لاپرواہی اور استغنا کی
کی۔ شام کے وقت پانچ یا چہہ بجے صاحب رای میرے پاس ایا اور مجہسے کہنے لگا کہ عملداری انگریزی کا
اختتام ہوا اور رانی جہانسی نے باگ حکومت اپنے ہاتہہ مین لی ہے تم یہانسے چلے جاؤ مینے کہا
بہت اچہا تم میرا گہوڑا لا دو اوسنے جواب دیا کہ گہوڑا نہین ملیگا وہ گہوڑا تو مینے لے لیا
اگر تم یہانسے نہین جاؤگے تو مین تمکو گرفتار کرا کے جہانسی بہیجدونگا جہان تحقیقا تم مارے
جاؤگے چنی لال نے مجہکو ایک دہوتی لادی اور اپنی پگڑی باندہنے کو دی اور میری ٹانگین
ایک پرانے کپڑے کی سیاہی سے رنگین اور میرے ساتہہ چلنے کو مستعد ہوا چنانچہ ہم دونو
اوس روز اٹہہ بجے رات کو جہانسی کی جانب چلے مجہے اسجگہہ بیان کرنا چاہئے کہ صاحب رای نے
جو اوسوقت درباب سرکشی اور قتل لوگا نو کے مجہسے کہا تہا وہ بالکل جہوٹ تہا وہان صرف مینہ کے
وسط مین سرکشی ہوئی اور سرکشون نے ایک صاحب کو بہی قتل نہین کیا۔ چپراسی چنی لال نے مجہسے
دتیا تک میرے ساتہہ جانے کا اقرار کیا مجہے امید تہی کہ ہم راتون رات جہانسی کی چہاونی سے
بخیریت گذر کر دتیا کی سڑک پر پہنچ جاوینگے مگر ٹہیک جہانسی کی چہاونی پر صبح ہوگئی۔
اوسجگہہ ایک شخص منا نام اینٹ بنانے والا رہتا تہا مین اوس دن اوسکے گہر مین رہا مینے

اس شخص سے کئی مرتبہ کرکے بارہ سو روپیہ کے قریب کارخانہ سرکاری کے واسطے اوتہین
ی ہین اور قبل   غدر یہہ شخص میرے پاس ڈالیان وغیرہ لایا کرتا تہا مگر اوس روز
حالانکہ مین بہوکا فاقہ سے تہا اوسنے مجہکو ذرا سا بہی کہانیکو ندیا اور چنی لال بہی پروا کرکے
تہوڑی دور چلکے مجہے چہوڑکر بہاگ گیا پیر کے روز اٹہوین جون سات بجے کے قریب جبکہ مین
ن کے مکان مین چہپا ہوا تہا مینے توپون کی اواز شہر سے آتے ہوئے سنی اوسی روز
پہانسی مین قتل ہوئی چہٹی تاریخ کو باغیون نے قیدیون کو جیلخانہ سے رہا کیا اور ساتوین تاریخ کو
سرکش لوگ بڑی توپون رانی کے نکالنے مین مشغول رہے جوکہ زمین مین مدفون تہین اور
اٹہوین کو اونہون نے قلعہ پر حملہ کیا باہر کا دروازہ قلعہ کا باغیون نے توڑ ڈالا انگریزون کے
پاس قلعہ کے اندر توپخانہ نہ تہا مگر اونہون نے اپنی بندوقون سے بہت سے سرکش
مار ڈالے۔ اخرکو مابین صاحبون اور باغیون کے ایک عہدہ نامہ ہوا باغیون نے قسمیہ اقرار کیا
کہ ہم سب صاحبون کو بخیریت تمام کسی جگہہ پہنچا دینگے شاید کہ ساگر پہنچا دینیکا اقرار ہوا تہا
اس اقرار پر سب صاحب اور میمین اور بچے قلعہ سے باہر آئے اور جبکہ جوکہن باغ کے قریب
پہونچے جو کہ شہر سے تہوڑی دور کے فاصلہ پر ہے پہنچے تو بخشش علی دار وغہ جیلخانہ نے
اوسوقت کہا کہ رسالدار میجر کا حکم ہے کہ سب صاحبون کو قتل کرو یہہ کہکر اوسنے میجر اسکین
صاحب کو مار ڈالا۔ پہر تو سرکشون نے قتل عام کی اور سب بچون اور میمون اور صاحبون کو

بیتقلیم مار ڈالا تین روز تک لاشین اوسجگہہ برہنہ پڑی رہین آدمی روز رات کو اٹہہ بجے
قریب مین منا کے گہر سے بلباس ہندوستانی روانہ ہوا ایک پیسا پاس نہ تہا اور بہوک کے
مارے دم نکلتا تہا چہٹی تاریخ دس بجے مینے چہاونی جہانسی مین کہانا کہایا تہا اور [illegible] بجے
سہ پہر کو اوسی تاریخ صاحب راکے نے شربت پلایا ساتوین تاریخ کو صرف پانی پی کر رہا اور
اٹہوین کو بہی منا کے گہر کچہہ کہانیکو نملا صرف پانی پیا غرض چہٹی تاریخ دس بجے سے گیارہوین
تاریخ دس بجے تک کچہہ حلق سے نیچے نہ اوترا دتیا کے قریب ایک کہیت مین گیارہوین تاریخ
دس بجے ایک تربوز نصیب ہوا اٹہوین تاریخ کی رات کو اور نوین تاریخ کی صبح تک مین
اسقدر جلد چلا کہ دس بجے کے قریب مین اوسجگہہ پہنچا جہان سے مقام سیپری دس میل کے
فاصلہ پر تہا مین چاہتا یہہ تہا کہ کسیطور سے کوئی جگہہ علاقہ گوالیار مین جلد پہنچ جاون
اوسوقت جبکہ مین ایک گانوکے قریب پہنچا تو سترہ آدمیون نے مجہے گرفتار کر لیا اور
جہانسی کی طرف واپس لے چلے میری مشکین باندہ لین اور باوجودیکہ میرے پیرون مین
آبلے پڑے ہوئے تہے مگر وے لوگ زبردستی مجہکو اپنے ساتہہ چلاتے تہے بارہ بجے
دسوین تاریخ کو بوقت شب ہم توج دریا کے کنارہ پہنچے یہانسے جہانسی طرف چار
میل کے فاصلہ پر ہے شب ماہتاب تہی مگر مہتاب بادلون کے باعث سے اکثر چہپ
جاتا تہا اسجگہہ سترہ آدمیون مین سے صرف دو آدمی میرے ساتہہ تہے چنانچہ ایک اونمین

بہی اوسوقت اگ لینے چلا گیا مین دریا کے کنارہ پڑا ہوا تہا شخص مذکور اپنی تلوار کو میرے
قریب رکہکر اگ لینے چلا گیا ایک گہنتہ پیشتر دریا پر پہنچنے سے پہلے اپنا ایک ہاتہہ کہول کر
ڈہیلا کر لیا تہا مگر اس لحاظ سے کہ میری مشکین کہلجانا دشمنون پر واضح نہو اپنے ہاتہون کو
بدستور اوسی طور پر پیچہے رکہا غرض اوسوقت کو غنیمت سمجہکر اور اپنا ہاتہہ نکالکر اوس تلوار
لیکر اوس ایک ادمی کو جو میری نگرانی پر تہا راہی عدم کیا یہہ شخص میری طرف پشت کئے
ہوئے بیٹہا تہا تلوار مارتے ہی وہ اوندہا گرا اور پہر نہ بولا مین اوسکو مارکر دتیا کی طرف
بلاتحاشہ بہاگا اور دوسرے روز صبح کو کہیت مین مجہکو ایک تربوز نصیب ہوا جسکا
ذکر مین اوپر کرچکا ہون۔ گیارہوین تاریخ کو دو بجے دتیا مین پہنچا اور راجہ کے محل پر گیا
راجہ صاحب نے مجہے کہانیکو دیا اور بڑی مہربانی کے ساتہہ تواضع کی مین تین روز تک راجہ صاحب کے
ہان رہا بعد ازان اونہون نے مجہکو ایک پالکی دی اور دس سوار ساتہہ کئے کہ مجہکو گوالیار تک
پہنچا دین بعد روانگی مین پالکی مین سوگیا مگر جب جاگا تو دیکہا کیا ہون کہ صرف چار میل
دتیا سے ایا ہون اور فقط تنہا پالکی مین پڑا ہون نہ کہار ہین اور نہ ساتہہ کے سوار لاچار
پالکی سے نکل کر پاپیادہ گوالیار کی جانب روانہ ہوا اور شاید اٹہائیسوین جونکو گوالیار
پہنچا جبکہ مین گوالیار کے علاقہ مین پہنچ گیا تو مجہکو کہانیکو روز ملجاتا تہا مگر خوف کے مارے
دن مین نہین چلتا تہا گوالیار سے مجہکو سوار ہمراہی کے واسطے ملے جو مجہکو دہولپور تک پہنچا گئے

دہولپور سے روانہ ہوکر تیسری[۳] تاریخ جولائی سنہ ۵۸ء کو قلعہ آگرہ مین بخیریت پہنچا پانچوین تاریخ
کی لڑائی مین شامل ہونیکے واسطے خوب وقت پر اسجگہہ پہنچ گیا۔ صاحب راے جو بیان کرتا ہے
کہ میرا گہوڑا لنگڑا تہا غلط اور جہوٹ ہے چہٹی تاریخ کو البتہ ایک نال اوسکا گر گیا تہا مگر پیر
اوسکا بہت اچہا تہا مین ۲ بجے چہٹی تاریخ کو جبکہ مین برواساگر مین پہنچا تو وہان اوسوقت تک
کسیطرح کی بد انتظامی نہین ہوئی تہی چند قیدی جہانسی کے وہان بہی پہنچ گئے تہے مگر کسی
طرح کا فساد ظاہر نہ تہا بلکہ جبکہ مین جہنی لال سے ملاقی ہوا تو اپنے گہوڑے پر سے اوترکر پاپیادہ
اوسکے ساتہہ شہر مین ہوکر قلعہ کو گیا میری کرتی اور ٹوپی اور گہڑی مین ٹہیک نہین بیان کرسکتا
کہ صاحب راے نے لی یا کسی اوسکے ہمراہی نے۔ جبکہ مین آگرہ پہنچا تو مینے اپنی حکایت لفٹننٹ
فلر صاحب متعلقہ سررشتہ تعلیم کے سامنے بیان کی اور شکایت کی کہ صاحب راے نے میرے
ساتہہ نہایت بدسلوکی کی اوسوقت تک مین صاحب راے کے نام سے واقف نہین تہا لہ
مینے لفٹننٹ فلر صاحب سے صرف اوسکی صورت اور اوسکے مسکن کا مقام بیان کیا تہا
اب کہ عرصہ بیس روز کا ہوا کہ مین اپنے نئے عہدہ پر براہ میرٹہہ مرادآباد جاتا تہا تو میرٹہہ مین
لفٹننٹ فلر صاحب سے ملاقی ہوا اونہون نے مجہسے بیان کیا کہ حسن منشی کی بدسلوکی کا تمہنے
مجہسے بیان کیا تہا اور کہا تہا کہ اوسنے ساتوین جون کو برواساگر کے مقام مین تمہارا گہوڑا
چہین لیا تہا وہ اب نہر گنگ پر کپتان مرک صاحب کے ماتحت نوکر ہو گیا تہا مگر بعد ازان کپتان

مرک صاحب نے اوسکو علیگڈہ سے گرفتار کرکے مروا یا وجہہ بجد یاسے مین قسم کہا کر کہتا ہون کہ یہہ شخص جواب عدالت مین ماخوذ ہے وہی شخص ہے جسنے میرے ساتہہ چھٹی تاریخ دسوین جون کو بروا ساگر کے مقام مین ایسی بدسلوکی کی تہی سارجنٹ گریس نے کبہی مجہسے کوئی بات خلاف صاحب لوگ کی نہین کہی بلکہ اوسکا نام تک اونہون نے میرے سامنے کبہی نہین لیا مینے سنا کہ ساتوین تاریخ جون کو سوارون نے جہانسی مین بجرم باندہ نے زین کے میرے گہوڑے پر میرے سائیس کو مارڈالا مینے یہہ بہی سنا ہے کہ لفٹننٹ پائر صاحب افسر اعلی اس شخص ماخوذ عدالت کو قلعہ جہانسی کے اندر خاص اونہی کے ایک تابعدار ہندوستانی سروبر نے مارڈالا یہہ سچ ہے کہ چہٹی تاریخ جون ۱۸۵۷ء کو اس شخص ماخوذ عدالت نے مجہکو ہندوستانی شراب پینے کو دی تہی مگر وہ اسقدر بدبودار اور خراب تہی کہ باوجودیکہ اوسوقت مجہکو شراب کی بہت خواہش تہی مگر مین اوسکو صرف ہونٹون تک لیجا سکا پی نسکا فقط

مسٹر جان ونبل اسٹرٹ صاحب کی سرگذشت

یہہ صاحب جناب اسٹرٹ صاحب مرحوم کلکٹر و مجسٹریٹ بہاگلپور کے لڑکے ہین اور جالون ضلع جہانسی مین ڈپٹی مجسٹریٹ تہے وہ اپنے پہنچنے کا وقایع اسطور پر بیان کرتے ہین

قولہ جبکہ احوال پر اختلال صاحبان جہانسی کا معلوم ہوا اور سنا کہ للت پور کے باغی اپنے بہائی سرکشون کے ساتہہ شامل ہونیکے واسطے جہانسی کو آتے ہین تو لاچار مجہکو بہی

بہاگنا پڑا اور گو میرے ہمراہ ہوئے جنہوں نے بطمع انعام کے جنگل کی راہ باندہ پہنچایا پہنچنا کا اقرار کیا تہا مہوبا مین پہنچکر باندہ کا احوال بہی متغیر سنا اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ صاحب لوگ متعلقہ پلٹن نمبر ۱۲ نوگانو سے بہاگ کر چہتر پور مین آن پہنچے ہین مینے باندہ جانیکا قصد موقوف کیا اور ۱۴ تاریخ جون کو صاحبان موصوفین کی جماعت مین آن شامل ہوا ایک روز بعد سب چہتر پور سے روانہ ہوئے مین ان صاحبون کے ہمراہ ۱۹ تاریخ جون تک رہا اگرچہ کپتان جیکسن صاحب اپنے وقائع مین میرا ذکر کرنا بہول گئے ہین — سپورہ مین ایک واردات ایسی واقع ہوئی جس سے میرا گہوڑا جاتا رہا لوٹیرون نے ہماری جماعت پر حملہ کیا سپاہی نیم خواہ اور رہنما جو ہمارے ساتہہ تہے اونہون نے مجہکو سمجہایا کہ گہوڑا دوڑا کے مرکانو علاقہ چہتر پور مین جاکر مدد طلب کیجیے مین اونکے کہنے سے وہان چلا گیا مگر بجای مدد کے دو گنوارون نے مجہے گہیر لیا جبکہ مین اونسے گفتگو کر رہا تہا تو ایک نے میرے پرتلے مین سے تلوار کہسیٹ لی اور دوسرے نے پیچہے سے تلوار مارنے کو اوٹہائی مینے اتفاقاً دیکہہ لیا اور فی الفور اپنا تمنچہ اوسکی طرف چلایا اس سے اوسکا ہاتہہ کمزور پڑ گیا اور میرے صرف ایک کہروچ تلوار کی لگی مینے وہان سے گہوڑا بہگایا لوگون نے میرا تعاقب کیا تہوڑی دور چلکر کمبخت گہوڑا اڑ کر کہڑا ہو رہا اور کسی طرح سے آگے نہ بڑہا لاچار اوسکو مینے وہین چہوڑا اور پیادہ بہاگ کر اپنی جماعت کے شامل ہوا جبکہ سب صاحب میرے ہمراہی رات کو

برائی سے روانہ ہوئے تو مین وہانکا تہکا ہوا تہا شدت دہوپ مین بیس میل چلنے کے سبب
اسقدر ماندہ اور لاچار ہوگیا تہا کہ اوسوقت اپنے مین اونکے ساتہہ چلنے کی ہمت نہ دیکہی
اونسے انکہہ بچاکر مین علیحدہ ہوگیا اور تہوڑی دیر ارام کرکے مین تنہا وہانسے روانہ ہوا صبح کو
ایک گانو مین پہنچا اوس گانو کے لوگون نے جو کچہہ میرے پاس تہا سب چہین لیا اور
گانو سے زبردستی باہر نکالا اوسوقت پیاس کے مارے جان نکلی جاتی تہی کنوے کی
تلاش مین گانو کے آس پاس پہر اکیا اخر کو چند ادمیونکو گہڑے لئے ہوئے پانی لینے کو
گانو سے باہر آتے ہوئے دیکہا اونکے پیچہے مین بہی ہولیا اونہون نے مجہکو پانی پینے کو دیا
اس اثنا مین چند برہمن زمیندار وہان آگئے اونہون نے میری حالت تباہ دیکہہ کر مجہپر رحم کہایا
اور مجہسے کہا کہ تم ہمارے گانو مین جبتک تمہاری خوشی ہو رہو ہم تمہاری حفاظت
کرینگے مینے بخوشی قبول کیا مگر وے لوگ مجہکو نہایت کثیف اور موٹا کہانیکو دیتے تہے
اور سونے کو ننگی زمین پر پڑ رہتا تہا ہرچند مینے اونکی التجا کی کہ میرا خط نواب باندہ
یا راجہ چکاری تک پہنچا دو مگر کوئی اس امر کو قبول نہین کرتا تہا لاچار دو ہفتہ تک
مینے اس تکلیف مین جبراً اور قہراً بسر کی بعد ازان اتفاقاً چند ادمی چکاری والے
راجہ کے باندہ سے واپس آتے ہوئے اودہر کو گذرے مین اونکے ہمراہ ہولیا اور
جبکہ چکاری مین پہنچا تو فی الفور میری خبر راجہ صاحب کو کی گئی راجہ صاحب نے میری بڑی

خاطرداری کی اور رونما یا آہستہ کارنی صاحب ڈپٹی کلکٹر ہو بانگے شامل اقامت گزیر ہوا فنکے ہمراہ خدا کا شکر ہے کہ مین اب تک بڑے امن اور ارام مین ہون اگر اب مجھکو اپنے عزیز وا قارب کی کچھ خبر ملے تو باوجود ان نقصان اور تکالیف کے مجھکو از بس خوشی حاصل ہو —

نوگانو کی سرکشی اور کپتان اسکاٹ صاحب کی رپورٹ

عرض رسا ہون کہ فوج نوگانو ضلع بندیلکھنڈ نے دسوین تاریخ ماہ گذشتہ کو سرکشی کی اور انکو جو اونکے ساتھ تہے نکالدیا — وہ جگہہ چھوڑنی پڑی — میجر ہنری کرک صاحب متعلقہ پلٹن نمبر ۱۲ حاکم اعلی اُس جگہہ کے تہے اور چونکہ ۱۹ ماہ حال کو اونہون نے وفات پائی تو اونکے بعد مجھکو رتبہ ملا ہے اسواسطے مجھپر فرض ہے کہ رپورٹ سرکشی مذکور کی حضور مین گذرانون — مجھے خوف ہے کہ جو جو رپورٹین میجر کرک صاحب نے کی ہین وے سب کانپور تک بہی نہ پہنچی ہون اور راستہ مین تلف ہوگئی ہون لہذا نوگانو کی وہ سرگذشت بہی جو اون رپورٹون مین مندرج تہی لکہون — کارتوس کی بابت نوگانو مین تصفیہ ہوگیا تہا فوج پیادہ نوگانو اور رسالہ سبہی بہت پشیمان ہوئی تہی جلانا خالی بنگلونکا بہی بند ہوگیا تہا ایک ۲۵ تاریخ مئی کو ایک سپاہی بارہوین پلٹن کا جو میجر کرک صاحب کی اردلی مین تہا دوڑا ہوا آیا اور کہا کہ بیس یا بائیس پوربیہ اور بندیلے مجھسے اسکوٹ کا مکان پوچھتے ہوئے آئے ہین مینے اونکو بتلا دینا قبول کیا ہے اور بہوک کے بہانہ سے دوڑا آیا ہون اور جلد واپس جاونگا

اونسے اقرار کیا ہے۔ میجر کرک صاحب مع اپنے ایجوٹنٹ صاحب اور صاحبزادہ کے موقع پر
تشریف لیگئے اور ایک یا دو مسلح سپاہی اپنے ہمراہ لئے اور رسالہ دار حاکم دہنے بازو وہ اون مین
رسالہ کو حکم دیا کہ اوسجگہہ کو گہیر لے اور کسی آدمی کو نکلنے نہ دے سوارون اور پیادون نے
چہاونی مین ہرچند تلاش کی مگر کسیکا پتا نہ ملا شک ہوا کہ سپاہی مذکور نے غلط خبر اوڑائی ہے
چنانچہ دو دوسرے رسالہ دار نے بہی مجہسے سپاہی مذکور کی بابت اپنا شک بیان کیا مگر میجر کرک
صاحب کو سپاہی کی بات پر یقین تہا کہ اوسنے سازش کی اطلاع دی ہے اگرچہ مفصل
احوال ظاہر نہین کیا۔ توپخانہ کی لین مین جو سنتری کہڑا تہا اوسنے بہی جہوٹ بیان کیا
کہ کوئی آدمی یہانسے ہو کر نہین نکلا بعد ازان جبکہ چار آدمی کمپنی توپخانہ مین گفتگو بغاوت کرتے
ہوئے گنہگار ٹہیرائے گئے تو اونمین یہہ سنتری بہی تہا دو گہنٹہ بعد تلاش جماعت مذکور کے
مینے اوسجگہہ جہان آگ لگانیکے واسطے بائین ایک لکڑی بہی وہان ملی جسکا ایک سرا جلا ہوا تہا
ان باتون سے ثابت ہوا کہ کچہہ شرارت برپا ہونے والی ہے گو یہہ حکایت جو سپاہی نے میجر صاحب سے
بیان کی سچ ہو یا جہوٹ اتنا تحقیق ہو گیا تہا کہ تلنگے آمادہ ہین کہ فرنگیون کو قتل کرین اور
بارہوین پلٹن کے سپاہی اونکے اس ارادہ سے خوش تہے اپریل مہینہ مین جو خالی بنگلون مین
آگ لگی تہی اوسکا لگانے والا بارہوین پلٹن مین سے کوئی شخص معلوم ہوتا تہا چنانچہ پلٹن
مذکور سے کہدیا گیا تہا کہ اس امر مین کوئی شک نہین ہے کہ تم مین سے کسیکا یہہ کام ہے

مگر یہہ تحقیق ہے کہ سب آدمی اس امر سے آگاہ نہیں ہین صرف ایک یا دو آدمی مجرم کو
جانتے ہونگے اس موقع پر ایک بڑے گروہ پلٹن نے بڑا افسوس کیا اس بات سے اونکی
وفاداری پائی معلوم ہوئی اور مابین ولایتی افسرون اور سپاہیون کے محبت زیادہ ہوئی
پلٹن کے ادمیون کو بھی یقین تہا کہ کسی شخص نے پلٹن مین سے یہہ کام کیا ہے چنانچہ جبکہ
مین اون چیزونکے پاس جو بنگلے جلانیکے واسطے جمع کی گئی تہین آیا تو دو سپاہیون نے ایک
کپڑے کو اوٹہا کر خوب غور سے دیکہا اور کہنے لگے کہ اس کپڑے مین یہہ دہوتی کا نشان پہاڑ
ڈالا ہے دوسرے روز اور سپاہیون نے جو اوس کپڑے کو دیکہا تو یہی بیان کیا۔
دوسری رات کو میجر کرک صاحب نے دو توپین زیر حکم ایک سارجنٹ توپخانہ کے اوس چوکی
سڑک پر لگائین جو چہاونی کی سڑک کو تقاطع کرتی ہے اور ایک مضبوط پہرہ توپونکی
متعین کیا۔ مجھکو بھی میجر کرک صاحب نے وہان مقرر فرمایا اور ایک افسر میرے نیچے دیا۔
دو توپین پریڈ کے میدان مین بارہوین پلٹن کی لین کے باصین طرف قایم کین جو سڑک کے
چہاونی سے جاتی ہے اوسکی شست مین یہہ توپین لگائی گئی تہین اور باقی دو توپین توپخانہ
مین مابین چہاونی پیادہ اور سوارون کے قایم رکہین لفٹنٹ ٹون سنڈ صاحب حاکم
توپخانہ ان دو توپونپر مقرر ہوئے علاوہ انکے ایک مضبوط پہرہ سپاہیونکا زیر حکم ایک ولایتی
افسر کے توپون مذکور پر مامور کیا گیا اور چارونطرف چہاونی کے ناکون پر سوارونکا پکٹ

قایم کیے۔ اس تدبیر سے آدمی فوج کے متفرق کر دیے گئے اور اگرچہ ایک جگہہ سب جمع
نہ رکھے رسالہ دار اور اوسکے سوارون کی جانب سے شک تھا ۲۳ تاریخ مئی کو رسالدار نے
میجر کرک صاحب سے انکے عرض کی کہ رسالہ مین چھٹیان دہلی سے اس مضمون کی آئین ہین کہ
سرکش فوج نے تمام ولایتی افسرونکو دہلی مین قتل کیا۔ اوسنے اوسوقت بہت تعجب کیا
کہ آپ صاحبونکو دہلی کا کچھہ حال معلوم نہین ہے چند گھنٹہ بعد اس گفتگو کے رسالدار نے
احکامات کی تعمیل مین پہلو تہی کی اس سے اوسپہ اور بھی شک ہوا سپاہیون کے اطوار
اس روز سے بہت بدلگئے بلکہ بیمار لوگ بھی ہسپتال مین ڈاکٹر صاحبون سے بہ گستاخی
پیش آنے لگے مگر ان اطوارونکو فوج نے چند روز پیشتر سرکشی کے بدلہ ڈالا اور اسقدر
مطیع ہوگئے تھے کہ اونپر گمان بغاوت جاتا رہا تھا یہہ تدبیر اونکی شاید ہمارے شک رفع
کرنیکے واسطے تھی۔ ۳۰ تاریخ مئی سے عید کے تھوڑے دن رہ گئے تھے دینداروں کے
دلونمین جوش اٹھنے لگا اور سرکشی کو تیار اور ریختہ معلوم ہوئے یہی دیکھہ کر میجر کرک صاحب نے
توپون وغیرہ کا انتظام کیا جیسا کہ اوپر بیان ہوا سوارون کی طرف سے شبہہ قوی معلوم
ہوتا تھا پیادہ اور توپخانہ کے ادمی وفادار معلوم ہوتے تھے چنانچہ توپین اس ترکیب سے
لگائی گئی تہین کہ مبادا سوار لوگ بغاوت کرین تو سب توپین چند منٹ مین اونکی لین پر لگادی
جا دین اور سنگ جہانسی پر بھی شست توپون کی بخوبی تہی گمان یہہ تہا کہ بغاوت کرکے جہانسی

باب جاوینگے جہان کہ باہان باز و رسالہ مذکور کا مقیم تہا مگر اس تجویز سے فوج کو مطلق
خبر نہ تہی وے یہہ جانتے تہے کہ یہہ سب تدبیرین باہر کے دشمن کے واسطے کیجاتی ہین میجر کرک
صاحب کو کپتان گورڈن صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جہانسی نے ایک چہٹی اس مضمون کی لکہی تہی
چارسو مبدّیلکہنڈی ۱۲ وین پلٹن پیادگان ہندوستانی سے موقوف کر دیے گئے ہین خوف
یہہ ہے کہ جب وے لوگ واپس اوینگے تو شاید خزانہ کے صندوقون پر حملہ کرین - سوارون نے
اگرچہ احکامات کی حسب دستور تعمیل کی مگر اونکے چہرون سے کشیدگی صاف ثابت ہوتی تہی
تاہم افسرون انگریزی نے کوئی ایسی بات نہ کی جس سے بدگمانی معلوم ہو موافق دستور پیشتر کے
جاتے تہے اور رون کو اونکی لین مین اونسے گفتگو کرتے رہتے تہے مگر وے لوگ اپنے افسرون سے
بہت سرد مہری کے ساتہہ پیش آنے لگے - جو جو تدابیر ہمنے کین اونکو خصوص پیادہ اور
سوارنے پسند کیا اور ہمارے اس اعتبار سے کہ سب افسر اونکی لین مین سونے لگے
خوش اور رضامند ہوئے ان تدبیرون کو میجر جنرل سرہیو ویلر صاحب نے جو اس
ضلع کے حاکم اعلی تہے بہت پسند فرمایا اور اپنی رضامندی میجر کرک صاحب کو لکہی -
غرض تیسوین تاریخ مئی تک خیریت رہی مگر اس روز پلے حوالدار توپخانہ کا لفٹنٹ
ٹرن سنڈ صاحب کے پاس پانچ بجے شام کو آیا اور اطلاع دی کہ دشمن مین آج جب
سوتے سے جاگا تو کمپنی کے آدمیونکو بغاوت کی تدبیر کرتے ہوئے سنا اوسوقت اس

امر کی رپورٹ میجر کرک صاحب کو کی گئی صبحکو سوارون سے معلوم ہوا کہ پرسون کے روز
توپخانہ کی لین مین سرکشی کی تجویز برملا ہو چکی ہے مگر سرکشی ابہی تک صرف اسواسطے نہین
ہوئی کہ بارہوین پلٹن کے ادمیون نے بغاوت مین شامل ہونیسے انکار کیا ہے صبحکو حوالدار
ننکو نے سازش کا احوال مفصل بیان کیا اور صوبہ دار برج ناتہہ نے اس امر کی تصدیق کی
صوبہ دار برج ناتہہ ایک اچہا پیر سال آدمی تہا جو کہ پچاس برس کی خدمت کے بعد ابہی
معذور الخدمت کیا گیا تہا میجر کرک صاحب نے سب معذور الخدمت افرون ہندوستانی کو
کہہ چہوڑا تہا اور اونسے کام لیتے تہے اور واقع مین یہہ لوگ باستثنا صوبہ دار
درگا سنگہ اور جمعدار لال محمد کے بہت کامی اور مفید مطلب تہے معلوم ہوا کہ نئی بہرتی کے
جوانون نے سرکشی کی تجویز کی ہے مگر پرانے ادمی اس امر کے خلاف ہین بڈہے صوبہ دار کو
لوگ ہزارون گالیان دینے لگے اور حوالدار سے سرکش طینت لوگون نے کہا کہ ہم تمہارے
گولی مارینگے اسواسطیکہ تم سرکار انگریزی کے جانبدار ہو — صوبہ دار موصوف نے
خبر دی کہ چار ادمی بڑے سرغنہ سرکشی ہین چنانچہ اون لوگون کو چپ چاپ اعتباری
ادمیون کی حراست مین بلوا منگوایا اونکی تنخواہ دام دام ادا کر دی گئی اور ایک
پہرہ کی حراست مین جیتر پور روانہ کیا اور حکم ہوا کہ انکو تا صدور حکم ثانی وہان رکہا جاے
اور اونکے پاس کوئی اور شخص نہ جانے پاوے حوالدارون نے جنکی حراست مین یہہ لوگ

بہیجے گئے بیان کیا کہ ہمکو سوارون کی جانب سے بڑا دغدغہ تہا کہ مبادا یہہ لوگ انکے چہوڑانے مین
کوشش کرین ادمیونکو یہہ گمان نہ تہا کہ ہمکو بہی سوارون پر اعتبار نہین ہے - جبکہ ہمنے اون
ادمیونسے جو بعد سرکشی بہی ہمارے ہمراہ رہے اور جنہین جوالدار مذکورہ بالا بہی تہا یہہ کہا
کہ توپین اسطور پر لگائی گئی تہین کہ اگر سوار سرکشی کرین تو اونپر اونکی مار بخوبی پہنچے اونہون نے
یہہ سنکر بہت تعجب کیا میجر صاحب نے خیال کیا کہ چار ادمیون خطاوار مذکورہ بالا کی
نسبت کورٹ مارشل کرنے مین بہت دیر ہوگی چاہئے کہ دفعتہً سزا دی جاوے تاکہ بدی کی
جڑ ٹوٹے ایک شخص ہندو بارہوین پلٹن کا بہی ملزم ٹہیرایا گیا تہا مگر یہہ شخص بظاہر نیک
طینت اور غریب معلوم ہوتا تہا اور اوسنے خود اپنی بریت کی بابت نہایت التجا کی تہی
اسواسطے اوس آدمی کو چہوڑ دیا اور سزا ندی - اوسرات کو میجر صاحب نے سب توپین بارہوین
پلٹن کے کوارٹر گارڈ کے سامنے لگا دین دو روز بعد سزا دینے چار ادمیون کے بڈہے
صوبہ دار نے تپنچہ باندہنا چہوڑ دیا مینے خیال کیا کہ اب شاید صوبہ دار کو باقی ادمیون پر اعتبار ہے
بعد اس وقوعہ کے سب باتین حسب دستور ہونے لگین سوارونکے بہی اطوار اچہے بلکہ بہتر ہوتے
معلوم ہوئے بارہوین پلٹن نے بہی مثل پلٹن ۷۰ کے عرض کی کہ ہم باغیون کے خلاف لڑنے کو
تیار ہین پانچ کمپنیون مین سے چار نے یہہ التجا پیش کی تہی کہ اتنے مین گیارہ بجے ایک چٹہی
میجر کرک صاحب کے پاس کپتان ڈون لاپ صاحب کی آئی جو اوس حصہ بارہوین پلٹن کے

حاکم تہے جو جہانسی مین مقیم تہی یہہ چٹھی مذکور کو معلوم نہوتا تہا کہ نہایت جلد مین لکہا ہے مضمون اوسکا یہہ تہا

بنام افسر اعلی نوگانو — از مقام جہانسی ۴ جون

وقت چار بجے شام

صاحب توپخانہ والے اور پیادون نے سرکشی کی ہے اور ہم قلعہ ستار مین داخل ہوگئے ہین ہم مین سے کسی پر کچھہ آسیب ابہی تک نہین پہنچا ہے۔ شبخون سے خبردار رہو اور اونکے نگران حال رہو —

یہہ چٹھی پڑہتے ہی میجر کرک صاحب نے بارہوین پلٹن کے ہندوستانی افسرونکو طلب کیا اور کہا کہ سب کمپنیون پلٹن سے عرضی بدرخواست اور التجا اس امر کے آئی ہے کہ ہم سب بدل چاہتے ہین کہ سرکار ہمکو باغیون کے مقابلہ پر بہیجے ہم جان نثاری کو تیار ہین میجر صاحب نے بیان کیا کہ مین اس بات کو سنکر نہایت خوش ہوا ہون اور وفاداری بازو پلٹن مذکور کی رپورٹ نواب گورنر جنرل کی خدمت مین بہیجونگا بعد ازان جو کچھہ کہ ہندوستانی افسرون نے اپنی وفاداری کی بابت کہا سب میجر صاحب نے سنا بعد اسکے اونہون نے اونکو اطلاع دی کہ خاص تمہاری پلٹن کے بازو نے جو جہانسی مین مقیم تہا برملا سرکشی کی یہہ سنتے ہی سب سردار پلٹن کے بہت متعجب اور غمگین ہوئے اور اوسوقت اونہون نے اپنے بہائیونکو چٹھی اسمضمون کی لکہی کہ ہم باغیون سے لڑنیکو تیار ہین اور تمنے بغاوت کی بہت برا کیا تمکو چاہئے کہ فی الفور اپنے کئے پر پشیمان ہو " یہہ چٹھی اوسوقت جہانسی روانہ کی گئی"

اسموقع پر رسالہ دار افسر رسالہ بہی حاضر تہا وہ میجر گرک صاحب پاس یہہ عرض کرنے آیا تہا
کہ مینے ایک چہٹی مورخہ ۳ جون اپنے حاکم لفٹنٹ کیمبل صاحب سے جو جہانسی مین ہین اسمضمون کی
پائی ہے کہ نام اون سوارونکا جو سرکشی کی باتین کرتے تہے لکہکر بہیجدو ـ عمل حقیقت یہہ تہی
کہ ایک طنبورچی عیسائی کے بیان سے واضح ہوا کہ اوس سے بہت سے سوارون نے صدر بازار
مین کہا کہ ہم تیرا گوشت کوون کو کہلا وینگے رسالہ دار کو اس امر کی اطلاع تہی بلکہ اوسنے
میجر گرک صاحب سے عرض کیا تہا کہ شاید نئی بہرتی کے سوار کچہہ واہیات کہین انداز سبب
یہہ ہے کہ خاص گنتہ کے بعد اونکو بازار جانیکی اجازت نہو لفٹنٹ کیمبل صاحب نے بہی اسی
امر کو سن لیا تہا اور اسی بابت اونہون نے چہٹی مذکورہ بالا اپنے رسالدار کو لکہی تہی
اوسوقت میجر گرک صاحب پاس رسالدار کے انیکا مطلب یہہ تہا کہ وہ میجر صاحب سے بیان
کرے کہ مینے کبہی اپنے کسی آدمی کی شکایت بابت کلام کرنے بغاوت کے نہین کی ہے
اس بات مین رسالدار بہت خفا معلوم ہوتا تہا جبکہ رسالدار نے جہانسی کی بغاوت کی
خبر سنی اور معلوم کیا کہ ایک بازو خاص اوسکے رسالہ نے وہان سرکشی کی جب تو
بہت پریشان خاطر ہوا اوسوقت پریڈ کا حکم ہوا اور ہندوستانی افسرونکو
فہمایش کی کہ اپنے سپاہیون اور سوارون سے بغاوت جہانسی کی بابت کچہہ کہین
بعد پریڈ ہوا اونکو اس امر کی اطلاع دیجاوے گی چنانچہ پریڈ پر جبکہ وہ اپنے بازو

بارہوین پلٹن سے پوچہا گیا کہ تم وفادار رہوگے یا نہین تو سب آدمی اپنے جہنڈونکی
طرف دوڑے اور اپنی وفاداری بڑی زور وشور سے ظاہر کی اور توپخانہ کی
کمپنی اپنی توپون سے لپٹ گئی اور بڑی جان نثار معلوم ہوئی اور چودہوین رسالہ کے
سوارون نے بہی اظہار کیا کہ ہم ثابت قدم رہینگے صاحبان افسر اپنی فوج کے اس
جواب کو سنکر بہت خوش ہوئے اور اس امر کی اطلاع جہانسی کو روانہ کی
اوس روز یعنی پانچوین تاریخ جون کو دو جماعتین چالیس چالیس سوارون
چودہوین رسالہ مین سے جہانسی اور للت پور کو روانہ کین سپرنٹنڈنٹ
جہانسی نے اس بات کے واسطے لفٹننٹ گورنر آگرہ سے اجازت منگوائی تہی جو جماعت
جہانسی کو جاتی تہی اوسکے ہندوستانی افسر نے کہلا بہیجا کہ مین یہہ سنکر کہ جہانسی
مین سب صاحب لوگ قتل ہوئے مہارانی پور مین مقیم ہون مہارانی پور نوگانو سے
تیئیس میل کے فاصلہ پر ہے وہی سوار تحصیلدار مہارانی پور کی بہی عرضی اسی مضمونکی
لایا اوسمین یہہ بہی لکہا تہا کہ چار سپاہی اور ایک نایک دہنے بازو بارہوین
پلٹن کے یہان مقیم ہین کچہہ سامان میگزین اونکی حراست مین ہے تیئسوین مئی کو
یہہ لوگ سامان مذکور جوالہ اباد سے ایا تہا اپنے ہمراہ لیکر نوگانو سے جہانسی کو
روانہ ہوئے تہے مگر جبکہ صرف دس میل جہانسی سے تہے اوسوقت اونہون نے

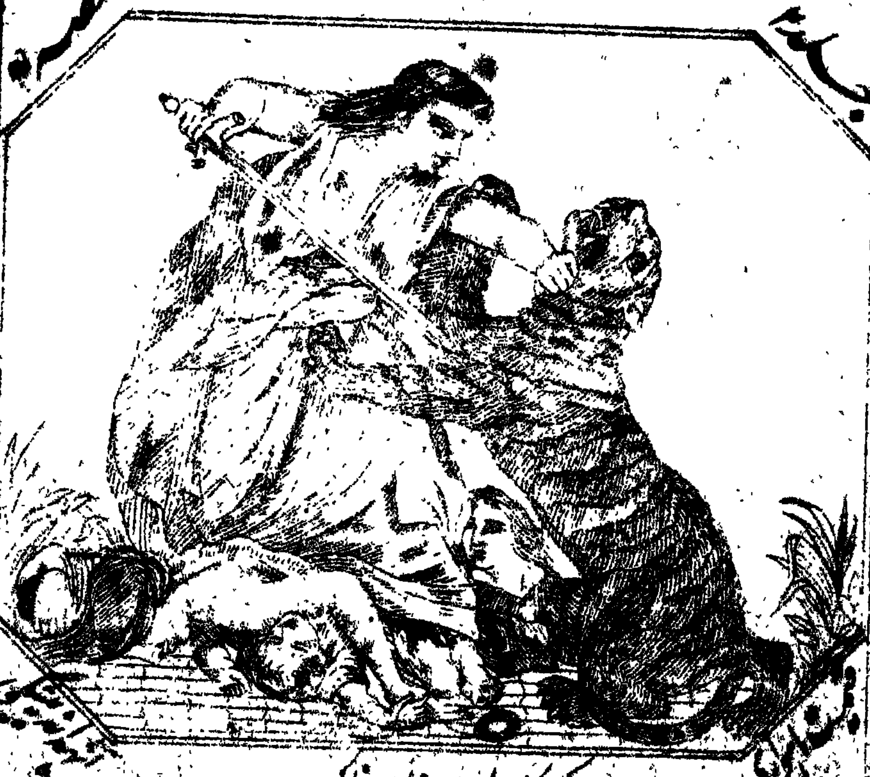
وہان خبر بغاوت سنی اور اولٹے لوٹ آئے میجر گرک صاحب نے ہندوستانی افسر
سوار ونکے نام حکم بہیجا کہ اگر جہانسی مین سوارون نے سرکشی کی ہے تو تم واپس چلے آو
والا جہانسی کو روانہ ہو جاوہ رسالدار خبر بغاوت جہانسی سنکر بہت دلمین رنجیدہ ہوا
اور جبکہ اوس سے کہا گیا کہ رسالہ کے باغی ہونیکی کوئی خبر نہین آئی ہے تو اوسنے جواب دیا
کہ رسالہ کے آدمیون نے بہی مجہے خوف ہے کہ ضرور سرکشی کی ہوگی کیونکہ وہان ہندوستانی
یا ولایتی افسر بہت کم ہیں اور آدمی نئی بہرتی کے ہین نوین تاریخ کی سہپہر کو گنڈریا
مسکوٹ کا جہانسی سے ایا اور بیان کیا کہ کپتان ڈنلاپ صاحب اور انس ٹیلیر
صاحب پریڈ کے میدان مین پانچوین تاریخ جون کو قتل ہوئے بارہوین پلٹن کے آدمیون نے
اونکو مارا اِسی پلٹن کے آدمی نوگانو مین اس خبر کو سنکر نہایت پریشان خاطر ہوئے
اور توپخانہ والون نے التجا کی کہ ہمکو مقابلہ باغیون کے بہیجے اوسوقت تک سب فوج کے
آدمی بہت وفادار معلوم ہوتے تہے مگر بازار کے لوگ سب اپنے بچون اور عورتون کو
بازار سے بہیجنا چاہتے تہے مگر میجر کرک صاحب نے سب آدمیون کو اس امر سے باز رکہا
دسوین تاریخ جون ایک انگریزی چٹہی تحصیلدار مہارانی پور کی اسمضمون کی آئی کہ
مینے سنا ہے کہ سب عیسائی جہانسی مین قتل ہوئے اور وہانسے میرے پاس پروانہ
ایا ہے کہ رانی جہانسی مسندنشین ہوئی مجہے لازم ہے کہ بدستور کام تحصیلداری کرتا رہوں

اوسنے اپنی چٹہی مین یہہ بھی بیان کیا کہ مین اس جگہہ کو چہوڑکر جلد چلا جاؤنگا پانچوین
تاریخ اور اوسکے بعد کی ڈاک جو نوگانو سے روانہ ہوئی تہی واپس آئی قاصد لوگ
جانبر نہ ہوئے۔ دسوین تاریخ بوقت غروب آفتاب نوگانو مین بہی سرکشی ہوگئی
حالانکہ اوسوقت تک بارہوین پلٹن کے آدمی بہت محبت اور ادب کے ساتہہ اپنے افسرونسے
پیش آئے مین خود پلٹن مذکور مین دس برس تک رہا اور جسقدر کہ پلٹن کے لوگ
۲۲ تاریخ مئی ۱۸۵۷ سے اپنے افسرون کے ساتہہ محبت رکہنے لگے ایسا مینے کبہی
پیشتر نہین دیکہا تہا اکثرون کے دلونمین اوسوقت تک تعجب ہے کہ وفاداری اور
محبت سرکار کی جانب ہوگی مگر مقتضا وقت سمجہکر اونہون نے سرکشی کی اونکے دل
مین یقین ہوگیا تہا کہ سرکشی کا ہونا ایک امر تقدیری ہے اور بنارس کے برہمنون کے
کہنے کے بموجب انگریزی راج اولٹ جائیگا توپخانہ ہانکنے والی کمپنی نے مئی مہینہ مین
چندروز تک حکم عدولی کی تہی اور اونکو یہہ گمان تہا کہ پیادہ پلٹن کے آدمی کارتوس
نہ کاٹینگے مگر جبکہ اونہون نے کارتوس کاٹے تو کمپنی مذکور بہی حسب دستور مطیع اور
فرمانبردار ہوگئی تہی نوگانو مین سرکشی اسطور پر ہوئی۔ دسوین تاریخ جون کو مغرب کے
وقت جبکہ پہرہ والون کی پریڈ ہوئی تو سب آدمی اپنی بندوقین بہرنے لگے اور بیسکے
قطار سے آگے بڑہے ایک نے اونمین سے کہا تہا تمام سپاہی کمپنی اول نے یہان سنگ

تاریخ
بغاوت ہند

بابت ماہ ستمبر سنہ ۱۸۶۰ء

حصہ



یہ کیفر کا بدلہ ہے سزا یہ جفا کی ہے

مولفہ اسسٹنٹ سرجن مکند لعل

تاریخ بغاوت ہند

حصہ ششم

جلد دوم

بقیہ رپورٹ کپتان اسکاٹ صاحب درباب سرکشی نوگانو از صفحہ ۲۵۲

گیارہوین تاریخ جون کو دو یا تین بجے سہ پہر کو نوگانو کی جانب سے آواز توپ کی
آتی ہوی سنی گئی سرکشون نے قبل چلنے کے ایک سلامی سر کی رات کو چند سپاہی نوگانو سے ہمارے
پاس آے اور ہمکو اطلاع دی کہ سرکش سپاہی چلے آتے ہین ایک بڑی فوج اونکے مقابلہ کے واسطے
بھیجی گئی مین سوتا تہا اور اس امر کو صبح کے وقت سنا رانی صاحبہ کا اسوقت ارادہ مصمم ہماری
حمایت کا معلوم ہوتا تہا بارہوین جون کی شب کو ہمارے ساتھہ چار نو عہدہ دار تھے جنمین سے
تین برہمن اور ایک مسلمان اور پانچ حوالدار ساتھہ تھے اور ۲۰ سپاہی تھے جنمین سے
صرف ایک شخص مسلمان تہا عیسائی باجہ نواز اور اونکی بی بیان بھی ہمارے ساتھہ آن ملی تھین دو
سپاہی مصدبا مین پندرہوین تاریخ کو ہمارے ساتھہ آن ملے کوی سوار ہمارے ساتھہ
آکر نہ ملا بارہوین تاریخ جون کو صبح کرکرک صاحب نے مجھکو نوگانو بھیجا لفٹنٹ ٹونسنڈ صاحب

بھی اپنی مرضی سے میرے ہمراہ ہوئے تو مجھے رات کو ہم مئو با مین بہت شخصون سے ملے جو کہ چھاونی
کے بنگلونسے اسباب لوٹ کر لئے جاتے تھے نوگانو مین پہنچکر ہمنے دیکھا کہ تمام یورپینس کے بنگلے جلگئے
تھین صرف مین پختہ کوٹھیان سلامت ہین دو جنمین سے بہت چھوٹی تھین ــ اور بارھوین
پلٹن کا میگزین بھی باغیون نے اوڑا دیا تھا بارھوین پلٹن کے آدمیون نے اپنی لین مین
بھی آگ دیدی تھی مگر تھوڑے سے جھونپڑے جلگئے تھے ایک بڑا حصہ صدر بازار کا بھی جلگیا تھا
ایک گھر اوسوقت تک جل رہا تھا مگر مین اوسوقت آگ بجھانیکی کچھہ تدبیر نہین کرسکتا تھا
ایک پہرہ چپراسیون کا حفاظت کے واسطے بھیجدیا تھا جو کہ تاج کی خبرداری کر رہے تھے مگر باقی لوٹ کھسوٹ کے
وے مانع نہوئے بنگلون اورکوٹھیون سے بڑے بڑے شہتیر وغیرہ لوٹ کر لے گئے اور لے جاتے تھے
پہرہ والے اگر چاہتے تو اونکو آسانی سے روک سکتے تھے چنانچہ جب ہم پہنچے تو مینے
اور لفٹننٹ ٹون سنڈ صاحب نے چند آوازین تنبیہ کی اسطور پر کرین کہ جس سے کسیکو
نقصان نہوا اوسوقت سب لٹیرے متفرق ہوگئے پھر مینے پہرہ کے عہدہ دار کو حکم دیا
کہ گنوارون کو لوٹنے سے باز رکھے اور منع کرنے سے نہ مانین تو گولی سے مار دو ہماری
حکومت تو وہان سے جاتی رہی تھی اور رانی صاحبہ کے قبضہ مین وہ جگہہ تھی مگر پھر بھی اون
لوگون نے میری بات سن لی گو اوسپر تعمیل نہ کی ــ وہان مینے ایک برہمن سپاہی کو
ہسپتال مین اخیر حالت بیماری مین پڑے ہوئے دیکھا باغی لوگ اوسکو وہین چھوڑ گئے تھے

اور پچیس سالہ عورت بھی جو کہ ایک معذور القدرت نایک کی بیوی تھی اور ایک سپاہی پانچواں
دادی وہان پڑی تھی مینے ان دونونکو معافیدار چھاونی کے حوالہ کیا جو بلا برس میں
قریب رہتا تھا اور معافیدار کے نوکرون کو اون دونونکے خوراک کے واسطے روپئے دیئے
معافیدار رام گوپال و وجیہت اور اوسکا کارندہ لالا ڈوماو ونو خیر خواہ سرکار انگریزی کے
اور ہمیشہ سرکشون کے قول اور فعل کی خبر دیتے رہے عین سرکشی کے روز اونہون نے
مجکو اطلاع دی تھی کہ چالیس سوار جو مہارانی پور سے نوگانونکو واپس آئے تھے
اونہونے علی پور مین مشہور کیا تھا کہ ہم فرنگیون کی قتل کو جاتے ہین علی پور ایک بڑی جگہہ ہے اور
نوگانو سے دس میل ہے بارہوین پلٹن کے منشی نے جو مجسے چھتر پور مین آن ملا —
مجسے بیان کیا کہ ہندوستانی عہدہ دار سوارون نے جو مہارانی پور سے واپس آئے اور
نیتھوڈ اکثر بارہوین پلٹن نے رسالدار کے گھر مین جو کچھہ اونسے بن سکا سرکشی کرنیکے واسطے کہا
اور بیان کیا کہ علی پور کے راجہ نے دعوت تیار کی جبکہ فوج سرکشی کرکے جھانسی کو جاویگی
تو راجہ ممدوح دعوت دیگا مجھے اوس ہندوستانی افسر کا نام یاد نہین ہے مگر یقین ہے
کہ مجکو کسی روز معلوم ہو جائیگا میجر کرک صاحب اول کو پنج کے روز جماعت کو چھوڑکر
لگاسی چلے گئے جھان کہ مین اونسے ۱۳ وین تاریخ کی شب کو جا ملا وہان کے راجہ ہاریکا نے
بڑی مہمانداری اور تواضع کی دوسرے روز صبح کو نیاگانو کی رانی نے ہمارے ساتھہ

حفاظت کے واسطے اپنے آدمی گئے ۱۵ وین تاریخ صبح کو چکاری مین پہنچے راجہ بخوف
باغیان ہمکو اپنے ہان لانے دینا نہین چاہتا تھا اون مین اوسنے سنا کہ انگریزی ڈاک
اگرہ سے مہوبا آئی ہے یہہ سنکر وہ شام کے وقت ہمسے اچھی طرحسے پیش آیا ڈپٹی کلکٹر
۲ مسٹر کارنی صاحب وہین تھے اور اونکے علاقہ مین اسقدر بد انتظامی تھی کہ اونہون نے
راجہ چکاری سے اوسکے انتظام کے واسطے کہا تھا ۱۶ وین تاریخ کو خبر پہنچی کہ باندہ اور
ہمیرپور مین سرکشی ہوگئی چنانچہ ہم مین سے دو تفرقہ ہوئین ایک فرقہ نے بجاے الہ اباد
جانیکے کانپور کی جانب کوچ کیا مگر ہمارا رہنما ہماری جماعت کو راہ سے علیحدہ ایک گانو
جنیر دہو کو کہ ضلع جالون مین واقع ہے لیگیا وہان ایک راہ دو پہاڑیون کے درمیان
تھی جسمین ہوکر اوسنے کہا کہ ہمین جانا چاہتے کچھہ مسلح آدمی اوس راہ مین اور
پہاڑ پر تھے اور گانو کے آدمی بھی سب مسلح تھے ہمنے خیال کیا کہ یہہ لوگ ہمسے خوف زدہ
ہین اور ہمنے اونکی دلجمعی کی کہ ہمین تمہارے ساتھہ کچھہ ارادہ فاسد نہین ہے چونکہ صرف
نند وچھی گانون کے جسمین ہوکر ہم آئے حفاظت کر رہے تھے اور سب لوگ خوف زدہ تھے
اس سے معلوم ہوا کہ ان لوگون کے جو پہاڑ پر ہین ہمین کچھہ خطرہ نہین بلکہ یہ لوگ صرف اپنے بچاؤ کے
واسطے پہاڑ پر چڑہ گئے ہین جب دن چڑہا تو ہماری جماعت آرام کے واسطے اوس
راہ تھوڑے سے فاصلہ پر آرام کے واسطے فرودکش ہوئی دوپہر کے وقت اون لوگون نے جو پہاڑ پر تھے

صاحب پاس ایک پیغام بہیجا اور کچھہ روپیہ کی درخواست کی اسپر حکم ہوا کہ جا بسجے شام ہماری فوج انپر حملہ کرکے نکل چلے اور اس حکم سے ہمارے ادمی بہت خوش ہوے مگر قریب ایک گہنٹہ کے عرصہ مین دو ہندوستانی سودا آے اور کہا کہ روپیہ دینا چاہیے چنانچہ بعد غور اور تامل کے یہہ امر قرار پایا کہ ہندوستانی افسرون اور سپاہ کا کہا کرنا چاہیے اور اس معاملہ مین انہین کی مرضی رکھنے چاہیے - وے بہت مطیع فرمان تھے ہمین ہر طرح راضی اور خوش رکھا اور ہمین یہہ بہی خیال تہا کہ بغیر اونکی مدد کے ان عورتون اور بچون کی جو ہمارے ساتہہ تھے حفاظت نہین کرسکتے -

مسٹر کارنی صاحب ڈپٹی کلکٹر ہمارے ساتہہ تھے اور راجہ چکاری نے اونہین پناہ دینے سے انکار کیا اونکی یہہ رای ہوی کہ ان لوگون کو حسب الدرخواست کے روپیہ دینا چاہیے چنانچہ مبلغ ہزار روپیہ ہیران سنگہ کو جو اوس جماعت کا سرگروہ تہا دے گئے اوسنے چارسو روپیہ طلب کی تھے کہ اسقدر روپیہ یکار فوج کو نکل جانے دینگے اور یہہ مشہور کردیا کہ کل روپیہ ہیران سنگہ کو دیدیا دوسری صبحکو جسوقت بغیر ہیران سنگہ کے کہ وہ نہ ایا ہم چلنے کو طیار ہوے تو ایک درخت کے قریب کہ ہمارے قیام گاہ او رگدر کے درمیان واقع تھا ایک جماعت نے گولیان چلائین چنانچہ سپاہیون نے بھی الاو بالای طور پر گولیان سر کین اور چند لمحہ بعد کے سب سواے دس بارہ ادمیون کے جو جونیر حکم لفٹننٹ اوارٹ صاحب ڈون صاحب

اور ہیرے تھے چلےگئے میجر کرک صاحب بہادر اور افسر بہاگے ہوے سپاہیون کے
پیچہے گئے کہ اونکو پہر لاوین اور انتظام کرین مگر کچہہ موا اثر نہ ہوا وسے لوگ قدم اوٹہا
چلےگئے۔ قریب پاؤ گہنٹہ کے عرصہ مین لفٹننٹ ٹون سنڈ کے دل پر گولی لگی اور فوراً جان بحق
تسلیم کی سپے صاحب ایک بڑے بہادر افسر تھے اور تین برس سے بہی کم سرکار کی ملازمی مین
ہوے تہے ان صاحب کو قریب ایک برس سے کل اختیار اپنے توپ خانہ کا حاصل تہا
اور یقین ہے کہ اگر میجر کرک صاحب اب زندہ ہوتے تو اونکے توپخانہ کے حسن انتظام کی بڑی
داد دیتے اوسوقت کل جماعت عورات اور بچون کی کمپو سے بہت دور تہی چنانچہ مین
اونکے پیچہے چلا ان مفسدون کا گولی چلانا قریب قریب بند ہوگیا اور بڑا حصہ اونکا چلا گیا
ہم آہستہ آہستہ آگے بڑہے اور تعاقب کنان باغیون پر جب نزدیک لتے تو حملہ کرکے
اپنے سے دور رکہتے جب ہم علاقہ چھترپور مین پہنچے ہمارا تعاقب بند ہوا لیکن ایک گانونے ہماری
جماعت کے بیچ کے لوگون پر گولیان چلائین اور ریلی کے موافق ہمارے پیچہے پیچہے آئے
اور عورتین اور بچے جو پا پیادہ ہمارے ساتہہ تہے نہ آرام پا سکتے اور نہ ہمارے ساتہہ
چل سکتے تہے مین معہ دو حوالدار اور چار یا پانچ سپاہیون کے پیچہے رہا اور بڑی مشکل سے
عورتون اور بچون کو لے چلا اور دشمنونکو اونسے دور رکہا کوئی صورت نہ تہی کہ مین
اونکی مدد کرون اپنے دو ولو گہوڑے اونکو دیے تہے اور باوجود ان کوششون کے

گئی ایک نظر سے غایب ہو گئے مین بہت افسوس سے کہتا ہون کہ دو بجے سے پہلے میجر کرک
اور میم اسمیلی صاحبہ اور راجہ والے کی بیوی شدت لو سے مر گئین اور میجر کرک صاحب
بیچ کی جماعت کے ساتہہ تھے اور جب مر گئے تو صرف اونہین کی لاش دفن ہوئی سپاہیون نے
اپنی سنگینون سے قبر کہودی اور یہہ قبر قصبہ کاری پہاڑی کے پاس جو مہوبا اور کبرائی کے
بیچ مین ہے واقع ہے میجر کرک صاحب کی غدر سے پہلے طبیعت علیل تہی اور اس غدر کے
فکر اور تکالیف نے اونکی قواے دلی کو بہت بگاڑ دیا تہا چنانچہ ۱۲ وین تاریخ
جون کو مقام مہوبا پر اونہون نے مجہسے فرمایا کہ میرا سب کام کیا کرو مین صرف دستخط
کر دیا کرونگا چنانچہ مینے ایسا ہی کیا اگر کچہہ بڑی بات ہوے تو اوسکی اطلاع کر دی
مینے سنا ہے کہ میجر صاحب کی موت کے بعد یہہ ہماری جماعت ایک کوئین کے پاس
جا کے تہیری اور وہان مین اونسے جا ملا ہم تین بجے کبرائی پہنچے ہماری جماعت نے وہان
مشہور کیا کہ وسے لوگ باغی ہین اور بموجب حکم شاہ دہلی کے ہمین قتل کرنے کے واسطے
نواب باندہ کے پاس لیے جاتے ہین کیونکہ اوس طرح پر اونہین ہمارے ساتہہ رہنے سے
خوف تہا وہان کے باشندے یہہ سنکر تیار ہوے اور سپاہیون کے حکم بموجب ہمین
اور ہمارے گہوڑون کو سامان رسد موجود کیا گروہ کے گروہ ہمکو دیکھنے لگے مگر ہماری
کسی طرح سے ہتک نہ کی ایک شخص نانا صاحب نامی کبرائی کا حاکم تہا اور یہہ شخص جو اسلئے

مشہور تھا شاید نانا تھور والے کا کارکن ہو جب اندیشہ ہوا بسبب کہ لوگ پتہ لگے ہمارے
سپاہیوں نے کہا کہ ہمارا حال کھل گیا اور وہ منشی اونکا ایک مسلمان ہندوستانی افسر سب
عیسائی باجہ والوں کو شہر میں لیگیا اور وہ سپاہی جو ہمنے مہوبا میں قید کیے تھے یہاں
موجود ہیں اور اونہوں نے ہمارا سب حال کہدیا اب اور زیادہ ہم اونکی حفاظت نہیں کر سکتے
ہو اب اپنی آپ جانے یہہ کلام اونہوں نے بہت ادب اور افسوس کے ساتھ کہا مقام
کبرائی پر لیے جان مسن صاحب ایک کرانی اور میم ٹھبرنی صاحبہ اور اونکے دو بچوں کو اونہوں نے
وہان رہنا قبول کیا اور جنکو امید تھی کہ مقام کبرائی پر اونہیں کچھ اذیت نہ پہنچیگی وہان چھوڑ دیے
اور توپخانہ کا جن جو دن میں بہت شراب پیگیا تھا وہان رہا جب ہم مہوبا سے چلے تو وہ لوٹ گیا
اور ایک پولیس کی خالی چوکی میں جاکے سو رہا ہمنے سنا کہ وہ ہمارے کوچ کرنے کے تھوڑی
سی دیر بعد وہان آیا مگر سبنے اوسے پھر کبھی نہیں دیکھا اور نہ وسنے ہمسے شامل ہو جانیکا
ارادہ کیا مسٹر کارنی صاحب مقام مہوبا سے ہمسے علیحدہ ہوکر چکاری کو گئے راجہ صاحب نے
اونہیں آنے دیا اور ۲۹ وین تاریخ جون کی لکھی ہوی چٹھی اونکے ہاتھ کی مین نے دیکھی ہے
اس ہماری جماعت میں لفٹنٹ اوارٹ صاحب باربر صاحب جیکسن صاحب و بیننگٹن
صاحب اور فرنیکس صاحب و ڈاکٹر مائی صاحب بارہوین ہندوستانی پلٹن کے اونکی
میم اور بیچہ سارجنٹ کریوف صاحب اور اونکی میم یہہ صاحب مقام جیت پور قریب ناوگانو کے

وفتہ تمہ مین ملازم تھے اور مقام مہوبا پر ہمسے آملے [illegible] صرف ۹ گہوڑے تھے
ہم باندہ کے رستہ پر ہوکر گنوارون مین ہوتے ہوئے جو حملہ کیواسطے تیار تھے گئے دوسری
صبح ۲۰ وین تاریخ جون کو گنوارون نے جنکی تعداد ہر لحظہ بڑہتی جاتی تہی ہمپر حملہ کیا اونکے ساتھہ
دو مسلح سوار اور بعض پیادہ آدمی رستہ سے آملے اور معلوم ہوا کہ یہہ سختی سے ہمارا مقابلہ
کرینگے کہ جونس صاحب کی میم گہوڑے سے گر پڑی اور ہم سب مقابلہ کو تیار ہوئے جسوقت
مین مقابلہ کر رہا تہا میرے گہوڑے کے ایک برچہی کا زخم لگا اور فوراً بے تحاشہ بہاگ
اوتہا صرف ایک باگ لگی ہوئی تہی اور جسوقت مین نے ماو صاحب کی لڑکے کو لپٹتے اور
اسی صاحب کی میم کو پیچہے دیکہا باگ ہاتہہ سے گر پڑی اور مین اپنے گہوڑے کو جب تک
کہ وہ ایک نالہ کے پاس آیا اور جسکو وہ پہلانگ نہ سکتا تہا نہ روک سکا لفٹنٹ فرینکس صاحب
میرے ہمراہ تھے ایک چہوٹے ہوئے گہوڑے نے اونکو اور اونکی گہوری کو آگہیرا
اور بہتیرے چکر دئے مگر نہ باز آیا لاچار وہ سیدہے چلے گئے
لفٹنٹ بینگٹن صاحب میرے ساتھہ آئے اور کوئی شخص جماعت مین سے جسکو ہم
پیچہے چہوڑ آئے تھے نظر نہ آتا تہا ہمین خوف ہوا کہ سب سوائے ایک دو کے جو سوار تھے گنوارون
مارے گئے اور جسقدر جلد میرا لنگڑا گہوڑا چل سکا چلے گئے دوسری صبح ۲۱ تاریخ کو جب ہم
ایک آنبہ کے درخت کے نیچے آرام کرتے تھے گہر گئے اور لوگ ہمین نواب باندہ کے پاس لیگئے

نواب نے موضع ۱۲ روز تک ہماری بہت خاطر کی اور ہمین میجر ایلیٹ صاحب پولیٹکل ایجنٹ بندیلکھنڈ کے پاس بھیجے
ناگود کو بہیجدیا دو روز تک ہم اجیگڈہ مین رہے اور وہانکی رانی نے ہماری بہت خاطر کی اور
۲۲ تاریخ کو ناگود مین داخل ہوئے مینے سنا کہ وے گنوار جنہون نے ۱۰ تاریخ کو ہم پر حملہ کیا تھا
جب لفٹنٹ جیکس صاحب نے اوس ادمی کو جسنے میرے گھوڑے کے برچھی ماری تھی قتل کیا
لوٹنے گئے ہر چوف صاحب کی میم کا گھوڑا بھاگ گیا اور وے لفٹنٹ جیکس صاحب کے
پیچھے ہو بیٹھے اور اس طرح چوبیسوین تاریخ کو اجیگڈہ مین پہنچے یہہ جماعت اگے کو چلی گئی اور
باندہ کے قریب دریا کین کے پار اوترے تھوڑی دیر تک وہ ایک نالہ کے پاس ٹھہرے
لیکن گنواروں کے خوف سے آگے کو چلدیے ڈاکٹر ماو صاحب اور اونکی میم یہان گھوڑے
پر سے گر پڑے اور چونکہ ڈاکٹر صاحب ایک عرصہ سے علیل تھے قریباً دو گھنٹہ مین
مرگئے مرنے سے پہلے اونکو گنواروں نے لوٹ لیا اور چلے گئے قریب ایک یا دو گھنٹہ کے
بعد اور گنوار آئے اور لوٹ لیو اسطے میم صاحبہ کی تلاشی لی اور قریب ڈیڑہ کوس تک
موضع مکوپور کو اونہین ننگے پانو لیگئے اور دوسری صبح ۲۲ تاریخ کو ایک ڈولی مین سوار
کرا کے اونہین باندہ کو روانہ کیا رستہ مین اونہین ایک پالکی جسکو نواب باندہ نے یہہ حال
سنکر اونکے لانے کو ایک سیمے بھیجی تھی ملی نواب صاحب نے گرد کے گانو ین حکم بھیجدیا تھا
کہ اگر کہین اونکو تکلیف نہ پہنچا وین یہہ میم صاحبہ قریب ایک یا دو گھنٹہ مین باندہ پہنچین مگر یہہ بیب

اور تکان کے سبب سے نہایت علیل تھی میں افسوس سے کہتا ہون کہ لفٹنٹ جی ایچ
باربر صاحب قریب ایک یا دو گھنٹہ بعد ۳۰ وین تاریخ کو جبکہ ڈاکٹر صاحب اور اونکی میم صاحبہ
اونہین پیچھے چھوڑ آئے مر گئے وہ اپنے گھوڑے سے اسطرح جیسے کوئی گولی کھا کر گرتا ہے
گر پڑے لفٹنٹ اورٹ صاحب بائیسوین تاریخ کو لو سے مر گئے مستر ہاروی کرک صاحب
ایک گانو مین اونکے واسطے پانی لینے گئے اونکے پیچھے گنوارون کی فوج جنون کی طرح چلاتی
ہوئی پیچھے آئی اور وہ لاچار آگے کو بڑھے تھوڑی دیر بعد ایک گانو پر اونہون نے پانی پیا
اور دیکھا کہ وہان ایک گنوار نے کچھ اشارہ کیا سارجنٹ کرچوف صاحب نے سوار ہونے
مین دیر کی اور راؤ پھر وار ہونے لگے چنانچہ ہم وہان اونہین مردہ سمجھکر چھوڑ آئے لفٹنٹ
جنکنس صاحب مستر ہاروی کرک صاحب اور میم کرچوف صاحب نکل آئے اور
جسوقت علاقہ اجیگڈہ مین داخل ہوئے تو ہماری بڑی خاطر و تواضع ہوئی اور چند
روز وہان رہکر ناگوڈ کو روانہ کر دیے گئے اور ۲۹ وین جون کو وہان داخل ہوئے
مین خوشی سے لکھتا ہون کہ جسوقت سارجنٹ کرچوف صاحب گنوار مردہ سمجھکر چھوڑ گئے
وہ اوٹھے اور ایک گانو علاقہ اجیگڈہ مین پہنچے وہان اونکے ساتھ اچھا سلوک ہوا اور
ناگوڈ کو روانہ کیے گئے جہان وہ ۹ وین یا ۱۰ وین تاریخ جون کو پہنچ گئے چنانچہ یہ صاحب
اور اونکی میم ڈاکٹر ما و صاحب کی میم اونکا لڑکا مرزاپور کو چلے گئے لفٹنٹ جنکنس صاحب

ریوان مین سے اور فی فوج جو وہان تعینات ہوئی ہے اوسپر دو سرے دن نجیب کے حاکم
ہین لفٹنٹ پٹی ریننگٹن صاحب اور انسائن فرینکس صاحب اور مین یہان میجر ہمپشن صاحب کے
پاس ہون مسٹر اسپیلی صاحب بارہوین پلٹن ہندوستانی کے باجہ والے یہان ہین اونکا
لڑکا راستہ مین مرگیا انگریزی عملداری کے گنوارون کو ہمنے اپنا دشمن پایا ایک ادمی نے مجھے
اور ہماری جماعت کو پناہ دی اور کہانے پینے کی خبرلی چنانچہ اوسکے چلن کی رپورٹ صاحب
کلکٹر باندہ کو کری ہے ایک سپاہی ۵۰ وین ہندوستانی پلٹن کا رام بخش نامی لفٹنٹ جنکنس صاحب کے
پیچھے بہت دور تک دوڑا گیا اور کہتا رہا کہ ہمارے گانو مین ایک مضبوط جماعت ہے اور ہمارے
گانو مین جب تک چاہئے رہیے ہم اپکی حفاظت کرینگے ہمارے باندہ چھوڑنے سے پہلے چودہ
باجے والے ۱۲ وین ہندوستانی پلٹن کے اور ہمارے توپخانہ کے بگل والے معہ اپنے خاندان کے
کل ۴۱ آدمی باندہ مین پہنچے اور نواب صاحب نے سخت حکم دیا تہا کہ اگر کوئی شخص اونسے زیادتی
کریگا توپ سے اوڑا یا جائیگا اونہون نے باجے والونکو کچھ روپیہ بہی دیا تہا مین نے اونکو
لکہا ہے کہ اونکو کچھ روپیہ دیدیجئے اور مین اوسکا ذمہ دار ہون کیونکہ موسم برسات ہے
اور اونکے پاس ڈیرے نہین ہین میری دانست مین یہہ مناسب ہے کہ نواب صاحب کی حفاظت
مین رہے چار باجے والونکا پتہ نہین ہے اور ایک نارن گنج مین رہگیا مین نے اوسکو تیسری
تاریخ کو وہان دیکہا تہا اور مین نے اوسسے کہا کہ ہمارے آدمیون کے ساتھ مہوبا کو چل لیکن

اوسنے میرا کہنا نہ مانا ایک باجے والیکی بیوہ جو عورت ہوی مرگیا تہا اور اوسکے تین
بچے تہے اوسکا کچہ حال نہ سنا شاید باغیونکے ساتہہ جہانسی کو چلے گئے وہ ہندوستانی
نسل سے تہی مگر مذہب عیسای رکہتے تہے سنا ہے کہ مسٹر لنگ ڈیل صاحب کی میم
راستہ مین لو سے مرگئی اور مجہے اندیشہ ہے کہ ایک اور ضعیف عورت ۱۹ وین جون کو
مرگئی ہوگی اونکو رستہ چلنا بہت مشکل تہا ایک بہت موٹی تہی اور دوسری پیر سال اور
ضرور مرگئی ہونگی باندہ کے میجر صاحب نے مقام باندہ مین مجہسے کہا کہ سارجنٹ ریٹی صاحب توپخانہ
والہ کو مسٹر لینگ ڈیل صاحب اور ریڈ جیکسن صاحب انگریزی نویسون اور میم ٹیرنی صاحبہ
اور اونکے دو بچونکو مقام مٹوندہ پر کہ ایک بڑا قصبہ کیرائی اور باندہ کے بیچ مین واقع ہے چہوڑ
آیا ہون زمیندار اونپر بڑا مہربان تہا مین نے نواب باندہ کو لکہا ہے کہ اگر وے باندہ مین
ہون تو اونہین بلوا لیجیے اور کچہہ روپیہ سے مدد کیجیے اب مین نے عیسائیونکا جو فساد کیوقت
ناوگنج پر تہے حساب کیا اور سنا کہ ایک عیسائی باجہ والا ایک سوار کے ہاتہہ سے ناوگنج کے قریب
مارا گیا ایک اور ہے کہ اوسکو مین نے فساد کیوقت سے نہین دیکہا اور اوسکو مردون
مین شمار کرتا ہون اوسکا نام جارج ڈک ملک افریقہ کا باشندہ ہے مگر مجہے خدمتگار کی
زبانی معلوم ہوا کہ اوسنے ایک افریقہ والے کو باندہ مین دیکہا ہے اور امید ہے کہ وہ
شخص بچ گیا مین نے اوسے پتا نہ لگنے والونکی فرد مین لکہہ دیا ہے خدا کا شکر ہے

کہ کوئی سپاہی باغیون کے ہاتھہ سے مارا نہ گیا مجھے معلوم ہے کہ تین شخص اون چار
سپاہی باجے والون مین سے جو کم ہونے والون کے فرد مین لکھے ہین بھیجے ہین مجھے
بلکہ ہونیسوین تاریخ کو ہمسے علیحدہ ہوگئے اور اپنے بچاو کا راستہ آپ ڈہونڈا
باغیون کے ہاتہہ سے مقام نادگنج پر صرف ایک باغی مارا گیا حوالدار میجر ہیرا سنگہ
چوتہی کمپنی کا اور صوبہ دار دولار سنگہ تو اٹہارہوین ہندوستانی پلٹن کے
اونیسوین جون کو پیٹ مین گولی لگنے سے زخمی ہوئے اور سنا ہے کہ مقام
مہوبا مین ایک یا دو روز بعد اوس زخم کے سبب مر گئے دو سپاہی بھی
ہندوستانیون نے اونیسوین جون کو زخمی کئے ایک اونمین سے سکہ کان سنگہ
نامی تہا اور دوسرا سالگرام سنگہ گرانڈیل کمپنی کا راٹہور ک صاحب ایک توپخانہ کا
بگلچی اوسی موقع پر زخمی ہوا سپاہی لوگ ہمین مقام کبرائی پر چہوڑ کر باندہ کو چلے گئے
اور وہان سے معلوم نہین کہ کہان گئے مین نے اکیسوین جون کو جب باندہ
مین آیا جمعدار امام بخش کو وہان دیکہا تہا خزانہ سرکاری جو مقام نادگنج مین تہا
باغیونکے ہاتہہ لگا میرے حد باونتک ایک لاکہہ اکیس ہزار چار سو چورانوے روپیہ کا
ہندوستانی پلٹن کا نشان ہمین لیا گیا مجھے نہین معلوم کہ توپخانہ کے میگزین مین
مین کیا سامان تہا وہ بالکل خالی ہوگیا تہا مین خیال کرتا ہون کہ میگزین سالبا گئے

استعمال کیواسطے الہ اباد سے آیا تہا بارہوین پلٹن کے ہاتہہ ناوگنج کے میگزین
اور جہانسی سے ایک ہزار دو سو بچین پونڈ یعنی قریب سولہ من باروت بندوقونکی
اور کئی پیپے توپ کی باروت کے میگزین جہانسی سے تین لاکہہ ساٹھہ ہزار بندوقونکی
ٹوپیان ایک لاکہہ بیس ہزار گولی کے کارتوس اور بیس ہزار خالی کارتوس
اور قریب دس ہزار قرابین کے کارتوس ہاتہہ لگے اسکے سواے توپخانہ کیمپل کے
ناوگنج سے لیگئے

وقایع لفٹننٹ جیکس صاحب بارہوین ہندوستانی پلٹن کے نسبت بچ جانے جماعت ناوگنج بعد روانگی چہترپور کے

بارہوین تاریخ کو ہم چہترپور سے روانہ ہوئے اور پندرہوین تاریخ کی جہکو
مہوبا مین خیر عافیت سے پہنچے دوسرے روز کپتان اسکاٹ صاحب بارہوین
ہندوستانی پلٹن کے اور لفٹننٹ ٹون سند توپخانہ کے ہمسے آملے ان صاحبونکو
میجر کرک صاحب کے ناوگنج کو بہیجا تہا کہ نسبت چلے جانے باغیونکی اوس مقام سے
رپورٹ کرین اور میجر کرک صاحب خود راجہ چوبائی اور جکاری کی ملاقات
کو گئے تہے اسوقت ہمارا ارادہ تہا کہ ہم باندہ کو جاوین اور وہان سے
الہ اباد کو اور جیسا موقع ہو خواہ کسی اور بڑے شہر کو جاوین لیکن مہوبا پہر

مسٹر کارنی صاحب کلکٹر نے کہا کہ باندہ مین فوج نے بغاوت کی اسپر ہم نے
ارادہ کیا کہ کالنجر چلین اور وہان سے مرزاپور کو اسوقت سب افسر
جو اپنے باندہ و بارہوین ہندوستانی رجمنٹ کے وقت غدر موجود تھے
ہمارے ہمراہ تھے لفٹننٹ ٹونسنڈ صاحب سارجنٹ میجر جیکوس صاحب
بارہوین ہندوستانی رجمنٹ کے اور ایک توپخانہ کا سارجن جسکا مین نام
نہین جانتا ہون سب عیسائی باجے والے اور بگل والے سوائے جان ہمرد کے
جو اپنی خوشی سے ہمسے علیحدہ ہوگیا معہ اپنے بال بچونکے ہمارے ہمراہ تھے
علاوہ انکے ایک عیسائی بگل والا ورڈرک نامی معہ اپنے خاندان اور ایک
اردلی مسمی لینگ ڈیل ہمارے ہان کا انگریزی نویس پوسٹر ک جانسن
دولہ صوبہ دار دولا قواعدی اور رسالہ مصر جمعدار امام بخش اور رام دت قواعدی
قریب اٹھہ یا دس اور افسر اور بیائتی سپاہی اس جماعت مین تھے اور چونکہ
یہہ مین نے صرف اپنی یاد سے لکھے ہین شاید کچھہ تہوڑی کمی بیشی ہو ——
۱۰ تاریخ جون ۱۸۵۷ء کو ہم مقام مہوبا سے چلے اور اوسی عرصہ مین سارجنٹ
کرچوف صاحب نہر کے دفتر کے معہ اپنی میم صاحبہ کے ہمسے آملے اوس جماعت مین
جنکی فہرست اوپر لکھی ہے یہہ لوگ اور تھے ماؤ صاحب کی میم اور اونکا بچہ تمہر ...

صاحب اور اونکی میم مہو باسے چلکر جانا ارادہ ہوا کہ سیدن پور پر چلکر ٹھیرین لیکن بہ سبب خراب ہونے راستہ کے اور اونکی باربرداری یعنی صرف دس یا بارہ چھکڑے جنھین اکثر باجے والے اونکے ادمی بیٹھے تھے ہم اٹھارہوین تاریخ کو طلوع افتاب کے وقت موضع جورا پر پہنچے اور وہان اونکے آرام کیواسطے ٹھیرے ہمارے پہنچنے سے تھوڑی دیر بعد مستر کارنی صاحب کلکٹر مہوبا کے معہ ایک ہزار روپیہ کے جو راجہ چیکاری نے ہمین قرض دیئے تھے آن پہنچے اور بابت ماہ مئی ہندوستانی سپاہی اور افسرونکی تنخواہ تقسیم کر دی شام کیوقت ہمنے سنا کہ چند ہندو فتحی زیر حکم پیران سنگہ کے جاری سدراہ ہوا چاہتے ہین اور ہمپر حملہ کا ارادہ ہے اور جہان ہم ٹھیرے تھے اوسکے سامنے کی پہاڑی پر کچھ مسلح آدمی موجود تھے ہندوستانی افسر ہمارے پاس آئے اور ہمسے صاف صاف کہا کہ نہ ہم اور نہ ہمارے آدمی تمہارے واسطے جان دیا چاہتے ہین اور کوئی ایسی تدبیر کرنی چاہئے کہ دشمنونکا گروہ صرف ہمسے مزاحمت ہی نکرے بلکہ امن سے کالنجر تک پہنچا دے اسوقت ہم ہندوستانی افسر اور سپاہی ہونکے ہاتھہ مین تھے اور اگرچہ وے لوگ بغاوت مین شریک نہین ہوئے مگر گستاخ تھے اور کسی طرحکا حکم نہین مانتے تھے قصہ مختصر ہندوستانی افسرون اور ایک شخص پیران سنگہ نامی مین انتظام مرقومہ بالا کا دارومدار ہوگیا ایک قسم کا

اقرار نامہ لکھا گیا اور قسم لی گی اور یہہ ٹہہرا کہ سات سو روپہ اپ دیو او تین سو
کا نجہہ بہیجکر عرض کرو دوسری صبحکو انیسوین تاریخ جون کو جب ہم چلنے کی تیاریان کر
رہے تہے ہمارے اوپر پہاڑی اور اور مقام کمین گاہ سے گولیان آنی شروع
ہوئین اور ہمارے سپاہیونکا بالکل انتظام باوجود افسرونکی کوشش کے بگڑ گیا
اور سوا بارہ چودہ آدمیونکے جو ثابت قدم رہے اور لوگ نے بے ترتیبی سے لوٹ گے
افسرون نے ہرچند چاہا کہ سب جمع رہین مگر کچہہ موثر نہ ہوا لفٹننٹ ٹون سنڈ صاحب
توپخانہ کے اور ایک سپاہی گولی سے مارا گیا مہادیو صوبہ دار اور دو تا نواڑی کے
پیٹ مین گولی لگی اور مر گئے دو یا تین سپاہی اور زخمی ہوے اخر کار سپاہی بہاگ
اٹہے اور گولیان ہوا مین چلائین بعض اپنا اپنا اسباب پہینک کر جنگل مین چلے گئے
اور باقی کے مہوبا مین چلے گئے اور ہم سب افسرونکو سواے اونکے ساتہہ جانے کے
کچہہ اور علاج نہ تہا جب مہوبا قریب ایک میل رہگیا لفٹننٹ اوارٹ صاحب جو دریافت
حال کرنے اگے گئے تہے لوٹ کر آئے اور کہا کہ تہوڑے سے ہندوستانی فوج وہان
جمع ہے اور اونہون نے مجہپر گولیان چلائین مستر کارنی صاحب تہوڑی دیر
ہمسے علیحدہ ہو گئے اور ہم نے سنا کہ راجہ چکاری کے ہان پناہ لی یہہ خبر جب ہماری
جماعت نے لفٹننٹ اوارٹ صاحب سے سنی تو کرائی کیطرف چلے ہمنے ہرچند چاہا کہ

ان سپاہیونکو ترتیب مین رکہین مگر اونہون نے جواب دیا کہ ہم کسی کے حکم مین نہین ہین
اور ایک دو نے باواز بلند کہا کہ وے ہمارے ساتہہ رہنے مین مارے جائینگے۔
خیر وے ہمارے ساتہہ خواہ ہم اونکے ساتہہ مقام کبرائی تک رہے اور وہان ہم
پانچ بجے شام کے داخل ہوئے اون سپاہیون نے وہانکے باشندون سے کہا
کہ وے ہمین بطور قیدی کے نواب باندہ کے پاس لئے جاتے ہین افسوس ہے جون کو
میجر کرک صاحب اور سارجنٹ میجر لیوکس صاحب اسمیلی صاحب کی میم اور ایک
باجہ والے صاحب کی میم میم رووڈرک صاحب لو سے مرگئین جسوقت اندہیرا ہو گیا
دو تین آدمی میری پاس آئے اور ہمسے کہا کہ سب سپاہی ہمارے ساتہہ رہنے سے
خوف کہاتے ہین اور ہمین مناسب ہے کہ ہم چلے جائین یہہ خبر تہوڑی دیر بعد سچ ہوئی
اور ہماری جماعت کے آدمی ایک ایک دو دو کرکے چلے گئے باجہ والے وغیرہ بہی
چلے گئے اور سنا گیا کہ اونہون نے اپنی جان بچانے کی خاطر کسی شخص کی مقام کبرائی
مین جسکا ہم نام نہین جانتے نوکری کرلی تب ہم نے باندہ چلنے کا ارادہ کیا کہ کسی ڈوب سے
کسی بڑے شہر مین پہنچ جائین قریب اٹہہ یا نو بجے ۱۹ جون کی کبرائی سے روانہ ہوئے
اور اوسوقت ہماری جماعت مین یہہ لوگ تہے کپتان پی جی اسکوٹ صاحب لفٹنٹ
اوارٹ صاحب لفٹنٹ بارکر صاحب لفٹنٹ جنکسن صاحب اجٹین لفٹنٹ ہیگنس

انساین فرینکس صاحب ڈاکٹر ماو صاحب اونکی میم اور بچہ مسٹر اسمیلی صاحب اور
اونکا بچہ سارجنٹ کرہوف صاحب نہر کے دفتر کے اور اونکی میم ہمارے ہمراہ صرف
نو گہوڑے تہے اور اوس سبب بعض ایک ایک گہوڑے پر دو دو سوار ہوئے
جس سبب سے ہم جلدی نہ چل سکے جسوقت ہم قریب اٹہہ یا سات میل باندہ سے رہگئے
اندہیرے مین ہم راہ بہول گئے اور ایک درخت کے نیچے صبح تک رہے اور اوسوقت
دریا کین اوترکر باندہ جانیکا ارادہ کیا تہوڑی دور چلے ہونگے کہ ہمنے ایک ادمی سے اوس
ندی کا راستہ پوچہا اوسنے فوراً غل کیا جس پر چہہ یا سات ادمی اور شامل ہو گئے
اور لاٹہیون سے ہم پر حملہ کیا ہم مین اکثر مسلح تہے مگر ہمارا یہہ ارادہ تہا کہ کسی کو نہ ماریں اور
یہہ خوف تہا کہ ہمارے ایسا کرنے سے شاید گانو والے ہم پر حملہ کرین اس سے ہمارے مخالف
اور بہی دلیر ہو گئے اور کپتان اسکوٹ صاحب کے گہوڑے کے برچہی ماری جس سے گہوڑا بہاگ
اوٹہا اور کپتان اسکوٹ صاحب جنکی گود مین ماو صاحب کی میم کا بچہ تہا اور باجہ ولٹ
صاحب اونکے پیچہے تہے اپنے گہوڑے کو نہ روک سکے اونکے پیچہے لفٹنٹ پیکنگتن صاحب
اور انساین فرینکس صاحب چلے گئے اور سنا ہے کہ یہہ جماعت نواب باندہ کے پاس ہے
اور نواب صاحب نے اونکو پناہ دی ہے اور بڑی عنایت سے پیش آتے ہین کرہوف صاحب کی
میم گہوڑے سے گر پڑی اور دو مین لٹیرا اونکے لگے اور ایک بدمعاش نے چاہا کہ اونکے برچہی مارے

کہ راستے مین اونکے خاوند نے برچھی چبھی کہ [illegible] اور وہ گھوڑے سے گر پڑا
مسٹر کرک صاحب نے ایک اور شخص کے سر مین گولی ماری اس سے وہ رک گئے اور
ہمنے میم کرچوف صاحب کو اپنے گھوڑے کے پیچھے بیٹھلا لیا اور جسقدر جلد ہو سکا
ندی کیطرف چلے اب ہماری جماعت مین اسمیلی صاحب کے بچے کے صرف نو آدمی تھے
ہر طرف سے ہمارے پیچھے گنوار تھے شدت پیاس سے ہمنے بڑی تکلیف پائی اور
پانی کیواسطے ندی کیطرف جانیکو تھے کہ چند مسلح آدمی ہمارے اوپر آ پہنچے جہان
تک جلد ہو سکا آگے کو ٹھیرے اور تھوڑی دور چلے ہونگے کہ راستے مین وہ گھوڑا
جسپر ڈاکٹر ماو صاحب اور اونکی میم سوار تھے خالی ہماری طرف آیا اور ہمنے سنا ہے
کہ ڈاکٹر ماو صاحب لو سے مر گئے اور اونکی میم کپتان اسکوٹ صاحب کی جماعت کے
ساتھ باندہ مین ہے اوسی روز لفٹنٹ فارکر صاحب لو سے مر گئے بیسوین تاریخ
کی شام کو غروب آفتاب کیوقت ایک گانو چوالا باد سے باندہ کے راستہ پر تھا ہم
پہنچے یہ گانو باندہ سے قریب نو میل تھا اور یہی صرف گانو ہمنے دیکھا جہان کی
رعیت ہمارے خلاف نہین ہوئی اب ہم کیا دیکھتے ہین کہ وہان کی رعایا ہمارے
ساتھ تواضع اور عنایت سے پیش آئی اکیسوین تاریخ کی صبح کو ہم آگے چلے اور راہ
راستہ دیکھا [illegible] ہمارے ساتھ کرینگے کہ [illegible] سے گانو کو چلے جائین

تھوڑی دور چلکر [illegible] ایک گنوار چلے آئے اور صاحبزادے کو جو

صاحب پر حملہ کیا اور ہمنے خیال کیا کہ وہ مارا گیا مگر اب سنا ہے کہ وہ شہر مین آ گئے

کہ اوس روز ہمنگی اور پیاس سے بڑا صدمہ اوٹھایا جب ہم گئے وہان ہمارے بیچہ چھوٹی عمر کے تھے اور قریب دو بجے کے لفٹنٹ اجارڈ

صاحب لو سے مر گئے ہمنے ہر چند کوشش کی کہ اونکے واسطے پانی لاوین مگر گنوار ہمارے پیچھے

پڑے تھے تھوڑی دیر بعد اسمیلی صاحب کا لڑکا مر گیا اب ہمارے ساتھ مسٹر کرک صاحب

اور کرچوف صاحب کی میم جو میرے تین بچے سوا تھے سورج غروب ہونے سے تھوڑی

دیر بعد ہم قریب آٹھ یا نو گنواروں کے پاس آئے جنہون نے آپسمین اتفاق کر لیا

کہ ہم سرکار کے خیر خواہ رہین اگر ہم حسن اتفاق سے ان گنواروں کے ساتھ نہ آ جاتے

تو اب زیادہ امن مین رہنا دشوار تھا کیونکہ اب میرے گہوڑے مین زیادہ چلنیکی طاقت

نہتھی اوس روز پینتالیس میل چلا اور بہت دور تک بہاگتا ہوا یہان ہماری بڑی تواضع

ہوئی دوسرے روز بائیسوین تاریخ کو ایک بڑے اور محفوظ گانو مین گئے وہان سے ہمنے

رانی اجیگڈھ کو چٹھی لکھی کہ آپ ہماری حفاظت کیجیے چنانچہ وہ درخواست منظور ہوئی

اور مقام اجیگڈھ مین کہ وہان سے دس یا بارہ میل ہوگا تیئسوین تاریخ کو بندوقچی جمعیت معہ حفاظت

سے پہنچ گئے اجیگڈھ مین ہم اٹھائیسوین جون تک ٹھہرے مسٹر کرچوف صاحب علالت

کے سبب اوٹھ نہین سکتے تھے اور مجھے اور میرے گہوڑے کو بھی ازحد تکلیف تھا

[illegible] ویسوین جون ۱۸۵۷ء [illegible] صاحب رانی چلے کو ناگود کو صبح اٹھائیسوین
کو ہم وہان داخل ہوئے اور یہ بہی ذکر مناسب ہے کہ تمام زمیندار جن سے مینے
گفتگو کی الزام اس بدانتظامی اوس علاقہ کی نواب باندہ کے ذمہ رکہتے ہین اور قتل کا
سبب جو باندہ مین ہوا اوسیکو بتلاتے تہے اور اوسکی فوج سے یہ جرم سرزد ہوا
اوسکی فوج تمام علاقہ مین پہیل رہی ہے اور منادی کی ہے کہ کمپنی کی عملداری اوٹھ
گئی اور اسنے تہانہ جابجا بیٹہادے ہین

وقایع جی لینگدل صاحب کا دوسری جماعت مقام نوگانو کی نسبت

۱۰ وین جون ۱۸۵۷ء کو قریب ۸ بجے شام کے مین ہوا کہانے کی خاطر گہر سے چلا اور
پاو گہنٹہ گہر سے پہلے نہ ہوا تہا کہ مین نے بندوقون کی آواز سنی اور اوسکے ساتہ ہی تار مین [illegible]
ہندوستانی پلٹن اور ہم اوپینون نے آئین کے بگل کی صدا طیار ہونیکی سنی اور چونکہ
اور اور جگہ کی بغاوت کا حال معلوم تہا مین ایک نالہ کیطرف کہ وہانسے دور تہا چلا
اور ایک گہنٹہ تک وہان رہا پہر اوس نالہ کو چہوڑکر ایک جنگل مین ہوکر چلا اور دو بجے
رات کے ایک چہوٹے سے گانو مین پہنچا جہان مجہے امید تہی کہ پناہ ملیگی مگر جب کوئی
صورت امن کی نہ دیکہی تو آرام کی خاطر اور آگے بڑہا مگر جب منہ اوٹہائے آگے کو
جاتا تہا ایک اور نالہ کے قریب پہنچا اور ناچار ایک جہاڑی مین لیٹکر

کچھ ارام کرون لیکن [illegible] مین نے اوس سے لوگاسی کا راستہ پوچھا
مگر اوس نے جواب دیا کہ بہت دور ہے اور راہ مین امن نہین ہے چونکہ اوس شخص کے
طور اور صورت اچھی نہ معلوم ہوئی مین وہان سے آگے بڑہا اور نالہ سے آگے نکلگیا
اور ایک اور جہاڑی دیکھکر وہان ارام کیا یہان پہر اوس گڈریہ نے جسکو چھوڑا تہا
مجھے تکلیف دی اب اوسکے ساتھ ایک اور تہا اور دونون کے ہاتہون مین کولیان تہی
تہی اور ہر دو جانب نالہ کے جہاڑی کو دیکھتے آتے تہے مین فوراً اوٹہا اور لوٹتا ہوا
دو میل تک میرا تعاقب کیا اور چلاتے رہے کہ ٹہرو ٹہرو مگر حسن اتفاق سے
مین لوگاسی کے جنگل مین جا پہنچا اور وہان مین اونکی نظر سے غایب ہوگیا۔
اسوقت ماندگی اور کسل راہ کی مجہپر غالب ہوگئی اور مین نے ایک جہاڑی کے نیچے
ارام کرنا چاہا مگر حرارت افتاب کی سختی سے کچھ ارام بلکہ مطلق نہ ملا اور شدت
پیاس سے حلق خشک ہوا جاتا تہا تہوڑا سا ارام کر کے شام کے وقت روانہ ہوا
وہ راستہ ایسا معلوم ہوتا تہا کہ کہین کو نہ پہنچ جاونگا اور خدا کا شکر ہے کہ پیاس
رفع ہوئی اور اوسی راہ سے مین لوگاسی مین پہنچا۔ اب کس زبان سے اوس
پاک خدا کا شکر ادا ہوسکے کہ اس جنگل لق و دق سے رہنمائی فرما کر اوس مقام
مین [illegible] جہان سب مرف اسایش ممکن ہے پہنچایا۔ پہلے اپنی تشنگی رفع کیگئی

لڑکی اور وہ اس شدت کی تہی کہ ایک پانی کا لہر آکر بہگیا ... وہ اشخاص جو اوس
دوٹین کے پاس کہڑے تہے اس کثرت سے پانی کا بہنا دیکہکر حیران ہوئے اور
جب مین اوٹہکر گانو کیطرف چلا تو کہنے لگے کہ وہان جانے مین خطرہ ہے چند باغی
وہان انگریزون کی تلاش کر رہے تہے اور مجہے صلاح دی کہ جنگل کو لوٹ جاؤ مگر
چونکہ مین پہرتے پہرتے تنگ آگیا تہا مجہے یہ امر نہایت سخت معلوم ہوا تہوڑی دیر
تک سوچتا رہا اور آخر کار جو اونہون نے کہا اوسپر عمل کیا کہ اور کوئی صورت امن
کی نہ دیکہی اور تقدیر مقدم سمجہکر چلا ہی تہا کہ ایک آدمی بصورت قاصد راجہ کا میری
پاس آیا اور میرے بلانے کا پیغام لایا اس خوش قسمتی کی مجہے کب امید تہی اور
فوراً اوسکے ساتہ چلا۔ راجہ لوگاسی نے میرے ساتہ کمال سلوک کیا اور صدہا سوالات
بغاوت نوگانو کی بابت کیئے اور افسران کی امن کے واسطے نہایت متفکر معلوم ہوتا تہا
یہ بہی دریافت کیا کہ اونمین سے کوئی مارے تو نہین گئے۔ مگر مین بسبب اس
وجہ کے کہ جسطور سے بچکر بہاگا کسی امر متعلقہ بغاوت کا جواب نہ دیسکا۔ تب جہندا
صاحب نے میرے واسطے کہانے کا حکم دیا اور اپنے ملازمان سے کہا کہ گانو
مین رہنے کے واسطے ایک مکان دو اور خبردار کسی طرح کی اسکو تکلیف نہو دوسرے
روز مجکو مجہے بلایا اور کہا کہ مہجر کرک صاحب مقام چہترپور کو ایک خط لکہا چاہتا ہوں

اور ارادہ ہے کہ ایک سپاہی نوگانوہ کو بہیجون اور وہ دریافت کرلا وے کہ
باغی وہانسے چلے گئے یا نہین دوسرے روز میجر کرک صاحب وہان داخل ہوئے
اور اول مرتبہ اونسے معلوم ہوا کہ ہماری میم صاحبہ معہ اور افسران اور چند وفادار
سپاہی مقام چہتر پور مین ہین اون سے یہ بہی معلوم ہوا کہ کپتان اسکاٹ صاحب
بارہوین ہندوستانی پلٹن کے اور لفٹننٹ ٹون سنیڈ صاحب توپخانہ کے چہتر پور سے
نوگانوہ کو گئے ہین یہ سنکر میرا ارادہ ہوا کہ چہاونی کو لوٹ جاون اور کچہ روپیہ جو پوشیدہ
کر آیا تہا لے آون یہ صرف اٹہارہ روپیہ تہے لیکن اوسوقت روپیہ کی بڑی قدر تہی
اور اس نظر سے مین نے راجہ صاحب سے کہا کہ ایک پہرہ مجہے عنایت ہو
کہ اوس مقام تک امن سے پہنچا دیوی وہ روپیہ سب مجہے وہان ملگیا اور مین نوگانوہ کو
معہ کپتان اسکاٹ صاحب اور لفٹننٹ ٹون سنیڈ صاحب جنہون نے بہی کچہ
اسباب مسکوٹ کا تلاش کیا واپس آیا تمام نوگانوہ کی چہاونی ویران اور غارت
ہوئی پڑی تہی اور یہ بہی معلوم ہوا کہ اونمین سے تمام قدیم باشندہ او ساکنان
صدر بازار فرار ہوگئے تہے اور اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ سب لوگ لوٹ
مین شریک تہے اور جسوقت ہم نوگانو سے روانہ ہوئے تو فوج رانی چہتر پور کا
وہان قبضہ تہا وہانسے واپس آنے کے دوسرے روز مین اوس جماعت سے

جسکے سیانہ تہا علیحدہ ہوا اور ارادہ کیا کہ اپنی ہمراہی [illegible] اور سپاہی جو موضع
سری نگر علاقہ بندیلکھنڈ مین تہے جا شامل ہون - دوسری صبحکو ہم مہوبا کو روانہ ہوے
اور دوسرے روز وہان پہنچے اور تین روز تک وہان رہے تیسرے روز کی شام
کو ہم مہوبا سے چلے اور کلنجر کو روانہ ہوئے پہلی منزل موضع چوری مین ہوئی یہان
ہمکو مسٹر کارن صاحب بہادر اسسٹنٹ مجسٹریٹ ہمیرپور سے ملاقات ہوئی وہ
ہمارے واسطے ایکہزار روپیہ لاے اور یہہ روپیہ راجہ چرکاری نے قرض دیا تہا ہم اس
مقام چوری مین بعض درختون کے نیچے جو ایک پہاڑون کی قطار سے ملحق ہے کچھ
دیر رہے کہ یکایک ایک شخص کو جو ہماری جماعت مین تہا نظر پڑا کہ ایک گروہ مسلح
آدمیونکا برچھی اور تلوار لئے ہوئے رفتہ رفتہ ہماری جانب آتا ہے ایک آدمی
کو بہیجکر اونکی جماعت کا حال دریافت کرایا اور جواب مین یہ معلوم ہوا کہ دہ ہزار روپیہ
چاہتے ہین جب یہانسے جانے دینگے۔ پہلے اس طرف سے انکار ہوا مگر اوسکے بعد
یہ قرار پایا کہ اگر ہمین کلنجر تک امن سے پہنچا دو تو روپیہ دیدین اونہون نے یہ شرائط
منظور کی اور ۲ سو روپیہ نقد دیدیے گئے اور باقی کے واسطے اوسوقت دیا
جانا ٹھہرا کہ جسوقت اوس مقام پر پہنچ جاوین حلف سے عہدنامہ پر دستخط کئی اور
روانہ ہوے سخت تعجب کا مقام ہے کہ دوسرے روز صبحکو جب ہم چلنے کے واسطے

طیار ہو رہے تھے کہ اون ہندوستانیون نے ایکبارگی پہاڑی سے ہم پر گولیان برسانی شروع کین لفٹنٹ ٹون سینڈ صاحب بہادر توپخانہ کے گولی لگتے ہی مر گئے اور بعض سپاہی زخمی ہوئے ایک صوبہ دار زخم کے سبب کچھ عرصہ بعد مر گیا چنانچہ جو کچھ ہمارے پاس تہا وہ بہی چہوڑکر ہم چلے اور جب مہوبا مین پہنچے تو اور خوف زیادہ ہوا وہان کل گانو کو اپنے خلاف پایا اور دہمکاتے تہے کہ جو کوی اندر جانے کا قصد کریگا ہم مار ڈالینگے بس لاچار ہم کبرائی کو روانہ ہوئے اور وہان جاتے ہوئے میری میم صاحبہ شدت لو سے رحلت کر گئین وہ ایک عذاب کی شدت دہوپ مین تہین اور ماندگی نہایت درجہ کی تہی جب مین اپنی میم صاحبہ کو چہوڑکر آگے بڑہا تو دیکہا کہ مسٹر سمیلی صاحب ۱۲ وین ہندوستانی پلٹن کے باجہ والہ صاحب ایک پہاڑی کے نیچے بیٹہے ہین اور اونکی میم صاحبہ مر دہ اونکے گود مین پڑی ہوئین ہین - کپتان اسکاٹ صاحب نے مسٹر اسمیلی صاحب کے بچے کو اوٹہا لیا اور اپنے گہوڑے پر بٹہا کر لیگئے مگر تہوڑی دور چلکر اوسنے جان بحق تسلیم کی اور مسٹر اسمیلی صاحب اوسی سر راہ چہوڑکر چلے گئے پہر ہم بدستور مقام کبرائی کیطرف روانہ ہوئے تین میل چلے ہونگے کہ سارجنٹ میجر صاحب بارہوین پلٹن کے صدمہ لو سے گر پڑے اور فوراً دم نکلگیا جب ہم سب سے اگلے کی جماعت کے قریب ایک چاہ پر پہنچے وہان ہمنے حال مخافت

میجر کرک صاحب افسر بارہوین پلٹن کا لاشہ کا افسرون نے انکو دفن کر دیا
اور سپاہیون نے اپنی سنگین سے قبر کہودی تہی ۱۰ جون کو شام کے وقت
دیر کر کے مقام کبرائی مین داخل ہوئے اس روز کی منزل قریب ۱۵ کوس کے
ہوئی تہی اور یہہ بہی بیان کرنا ضرور ہے کہ جسوقت صبح روانہ ہوئے تہے گولیان کی
بوچہا ہمارے اوپر تہی جب کبرائی کے دہقانون نے ہمین درختونکے سایہ مین ایک
خشک تالاب کے کنارہ پر دیکہا تو سیکڑون جمع ہو گئے اور جب ہمین دیکہکر
اونکے تعجبات دور ہو گئے تو شام ہوتے ہی اپنے گانو کو لوٹ گئے افسران کو یہ
امر معلوم ہوا کہ ان گانون والونکا ارادہ ہمپر حملہ کرنے کا ہے جب جماعت گانو کی
طرف لوٹ گئے افسران نے باندہ کی جانب چلنے کا ارادہ کیا مگر سپاہیون نے
انکار کیا کہ اب ہم کہین آگے نجاوینگے تب افسر ۱۰ بجے رات کے اپنے گہوڑون پر
سوار ہوکر روانہ ہو گئے اور ہماری جماعت مین مستر جونس صاحب پنشندار سارجنٹ
رسے نٹ صاحب توپخانہ کے اور ایک میم معہ دو بچون کے مقام کبرائی مین رہے
اور ایک قدم آگے بڑہنے کی تاب وطاقت نہ تہی ہمارے پانوئین ابلہ کثرت سے
تہی اور خصوص میرے پانوئین تو نہایت چہالے تہے کیونکہ میرے پاس جوتے
نہ تہے میم صاحبہ کو مرنے سے پہلے دیدے تہے وہ خبر کہ کبرائی والے ہمپر حملہ

کرین گے صرف اس غرض سے اوڑادی تھی کہ ہم وہان سے بہاگ جاوین مگر یہ
نہین معلوم کس نے یہ مشہور کی شاید سپاہیون نے کہ اب ہمارے ساتہ سے ہٹنے
عاجز ہوگئے تہے یہ جوڑ چوڑ ہو قصہ کوتاہ سپاہیون نے افسرون سے کہا کہ
اب چلے جاوین اسمین کچہ بات ضرور مخفی تہی کیونکہ بعد ازان وہ خبر بالکل لغو نکلی اوس
گانو مین ہم بارہ تیرہ روز رہے اور وہان کے باشندے ہمین کہانا مہیا کرتے رہتے
مگر چونکہ سامان بہت کم تہا اسلئے بہٹیارون سرا سے ہم کہانا پکوالیا کرتے تہے
زمیندارون کبرائی نے ہمسے پوچہا کہ کسقدر نقد ہمارے پاس ہے اور اوس جماعت
بہر مین صرف میرے پاس اٹہارہ روپیہ سے تہے مگر اس نظر سے کہ شاید روپیہ کا حال
سنکر انکو طمع دامنگیر ہو دو روپیہ ایک رومال مین بندہے دکہلا دے کہ ساری
جماعت کے پاس اسقدر پونجی ہے ہمین وہان رہتے ہوئے دس بارہ دن ہوئے
کہ راجہ جالون کے کچہ سپاہی اور ایک توپ وہان آئے یہ نہین معلوم کہ اونکے وہان
آنے سے کیا کام تہا مگر چونکہ وہ گانو راجہ صاحب مذکور کا تہا شاید اونکی حفاظت کو آئے
ہون کبرائی سے چلکر ہم مٹون کی جانب کہ باندہ کے راستہ مین واقع ہے چلے اوس
گانو مین ۴ بجے شام کے داخل ہوئے اور وہانکے رہنے والون نے ہمسے
نہایت رحم کے ساتہ سلوک کیا گانو کی سرحد پر ہمارے پاس آئے اور گانو کے

لیگئے معمولی دستور کے موافق ہمارا حال پوچھا اور طعام اور چپاتیان ہمارے واسطے
موجود کین ہمنے زمینداروں سے کہا کہ ہمین چار روز یہان رہنے کی اجازت دیجئے
چنانچہ اونہون نے جواب دیا کہ آپ کا گھر ہے جب تک چاہئے تشریف رکہیے اور یہانتک
عنایت کی کہ ایک ایک جوڑہ کپڑے کا بنوا دیا اور ایک ایک کمل ہم سب کو دیا اور
اونہیون نے جو ضرب المثل کنٹنگ مشہور ہین اپنی باری سے ہمین غلہ دیا بعض نے
ہمین عنایت کرکے تماکو بہی دیا ہماری جماعت مین کسی کی مرضی باندہ جانے کی
نہ تہی جب سے حال قتل انگریزان اوس مقام کا سنا تہا ہمنے میجر الس صاحب پولٹکل
اجنٹ بندیلکہنڈ کو لکہا کہ اگر کچہ مدد دیجیے تو ناگود کو روانہ ہون زمینداروں نے
اس چٹھی کے پہنچانے کے واسطے ایک آدمی کو ایک روپیہ دیا اور وہ دس روز بعد
لوٹا اور ایک چٹہی کپتان اسکاٹ صاحب کی میرے نام اور ایک خط میجر الس
صاحب کا زمینداروں کے نام لایا جسمین لکہا تہا کہ اس حفاظت انگریزان کے
بدلے تمہین اچہا انعام سرکار سے عطا ہوگا ایک مہینے رہکر ہم مئون سے ۱۲
تاریخ اگست کو ہمراہی ایک گارد قریب ۵۰ ادمیون کے ناگود روانہ ہوئے
جب ہم مقام گورہجر مین کہ ۱۵ میل کے فاصلہ پر ہوگا پہنچے تو وہان راجہ جاگیردار
اوس مقام نے ہمین وہان ٹہہرنے کو بہت کہا اور اونکی اس نیک طبعی کے باعث

ہم انکا نکر ہنگے اور ۲۰ روز وہان سے اس عرصہ مین اوسنے باندہ سے درزی
بلانے اور کپڑہ منگوایا کہ ہمین کپڑہ طیار کرائی علاوہ اسکے پیالہ رکابی پانی پینے کے گلاس
یہ سب سامان ہمارے واسطے منگایا مگر آدمی جو گیا بسبب ایک تنازعہ کے جو
باندہ اور دیوان صاحب کا مدار رانی اجیگڈہ مین واقع ہوا ناکامیاب والیس آیا
صرف چیز جو وہ لایا جوتے کے جوڑے تہے اور وہ ہمارے پانوںمین بہت بڑے
تھے راجہ صاحب نے نوکرون کو حکم دی دیا تہا کہ جو سامان یا جو کوئی شے ہمین
درکار ہو بلا دریافت یا استمزاج ہمارے دیدیا کرین چنانچہ اگست کی ۱۸ تاریخ ۱۸۵۷ء
کو بعد ادای نہایت شکرگذاری راجہ موصوف کے ہم آگے روانہ ہوئے ہمارے
ساتہ جو عورات تہین اونکے واسطے پالکی اور ہمارے سواری کے واسطے ہاتی عنایت
کیا ہماری روانگی سے ایک روز پہلے شام کو وہ اخیر ملاقات کرنے کو آئے اور
۵۰ روپیہ نقد راہ خرچ کو اور ایک کٹورہ نقرہ وزنی ۲۶ تولہ اور ایک ظرف نقرہ
وزنی ۱۴ تولہ جو ہمارے استعمال مین تہا پیشکش کیا اور ایک شخص ہماری جماعت
والے کو ایک رئیفل دیا پہلی ستمبر کو ہم ناگود مین داخل ہوئے اور ۳ روز وہان رہے
اور ۴ تاریخ کو مین صرف الہ اباد کو ریوان ہوکر روانہ ہوا اس ہماری جماعت مین
صرف مین ہی آگے بڑہا ۵ تاریخ کو ریوان داخل ہوا اور اس خبر کے سننے سے کہ جماعت

باغی کنور سنگہ کی اوس جانب سے [illegible] تاریخ کو ایک پلہ مین سوار
ہو کر ریوان سے چلا اور ۳ تاریخ کو مرزاپور مین داخل ہوا یہان ایک شخص نے میرا سرا
مین وارد ہونا سنا اور آکر مجہے اپنے گہر لیگیا ہر طرح کی خاطر تواضع اور کچہ ضرورت
پارچہ وغیرہ کی تہی سب مہیا کر دی پہر ایک دن ہو نے کشتی مین سوار ہو کر الہ آباد
کو آیا اور وہان امید تہی کہ کپتان اسکاٹ صاحب اپنے پہلے اقامت سے نکلا اونہونے
مجہسے وعدہ کیا تہا کہ درصورت نے روزگاری کے میری مدد کرینگے اور اگر
الہ آباد مین پہنچ جاون تو مجہے والنٹیر رسالہ مین بہرتی فرماوینگے میرا سب اسباب
سواے ایک سند و کچہ زیورات کے جو میری میم کا تہا اور جسکو کسی حکمت سے لوگان
نے لے آئین تہین اور جسمین میرے والد اور میری لڑائی کے تمغہ اور گہڑی تہی سب لوٹ گیا

وقایع سرکشی مینپوری رپورٹ صاحب مجسٹریٹ بہادر

۲۲ تاریخ کی شب کو منصور علی تحصیلدار بہوگاؤن میرے پاس آئے اور کہا کہ ہیڈ کوارٹر
نوین ہندوستانی پلٹن نے مقام علیگڈہ مین بغاوت کی اور آپ روپیہ ان کمپنیون سے
جو اسمقام پر متعین ہین ہوشیار رہئے مین فوراً مسٹر کاکس صاحب بہادر کے بنگلہ پر
صلاح کے واسطے گیا اور پہلے یہ تجویز ہوے کہ ہم صاحبون کو جو وہان تہے میم شکرم
مین جو تحصیلدار بہوگاؤن کے ساتہ ہی روانہ کر دینا چاہیے اونکی روانگی سے

واسطے انتظام ہوا اور [illegible] صاحبان اور سارجنٹ صاحب اور
کرانیون کی میمون اور بچون کے ہمراہی مسٹر جے این پاور صاحب اسسٹنٹ
مجسٹریٹ بہادر اگرہ روانہ ہوئین یہ صاحب ایک منزل تک اونکے ساتھ آئے اور
وہان سے شیخ امین الدین ایک معتمد میرا سوار شکوہ آباد تک آیا اور وہان سے بحفاظت
تمام اگرہ مین داخل ہوئین مسٹر کاکس صاحب بہادر اور مین لفٹنٹ کروفرڈ صاحب
بہادر کے مکان پر جو اوس مقام کے افسر فوج تہے گیا اور یہ صاحب اس پر راضی ہوئے
کہ اوس حصہ فوج کو مقام سے باہر ہو گانون کیطرف لے چلین چند سپاہی پہرے
اور حفاظت خزانہ کے واسطے چہوڑ کر لفٹنٹ کروفرڈ صاحب مین پوری سے روانہ
ہوئے اور مین لوٹ کر اپنی کوٹہی پر آیا وہان دیکھا کہ ڈاکٹر واٹسن صاحب اور پادری
کیلنر صاحب اور مسٹر کاکس صاحب جمع ہین اب صبح کے چار یا پانچ بجے ہونگے اور
مین نے دس منٹ بہی ارام نہ کیا ہوگا کہ لفٹنٹ کروفرڈ صاحب گہوڑا مارے ہوئے
میرے پاس آئے اور کہا کہ ہمارے سپاہیون نے کہلا کہلی بغاوت اختیار کی
ہمارا حکم نہ مانا اور ہماری طرف گولیان چلائین پس اوس وقت مین نے اونپر حکمرانی
کرنا بیفایدہ جانا اور یہ ہی مناسب سمجہا کہ لوٹ چلون اور شہر مین اسکی اطلاع کرون
اور مجہے یقین ہے کہ لفٹنٹ ڈی کنٹ رو صاحب مارے گئے مسٹر کاکس صاحب

اور پادری کیلنر صاحب نے فوجا [illegible] کہا [illegible] سے چلنا چاہئے اور [illegible] کالر صاحب
نے مجھسے بہی چلنے کے واسطے کہا مگر مینے اون سے کہا کہ میری خواہش نہین ہے کہ
مین اپنی جگہ کو چہوڑون اور وہ معہ پادری صاحب روانہ ہوئے تب مین اپنے
بنگلہ سے جسکی حفاظت کے واسطے کوئی تدبیر میرے اختیار مین نہ تہی اور سنا تہا کہ سپاہی
اسپر حملہ کیا چاہتے ہین چہوڑکر بڑے پل الیس کیطرف کہ شاہراہ عام پر واقع ہے
چلا میرے بہائی نے میرے ساتھ چلنا چاہا اور کہا کہ جو آپکا حال ہوگا وہ ہمارا ہوگا
اور مین اونکی استقلال اور پختگی اور نہایت مدد اور تسلی جو اوس سخت وقت پر مجھے
دیتے تہے اگر تعریف کرون تو جانبداری نہ تصور کرنا چاہئے جب پل پر پہنچا تو
ڈاکٹر واٹسن صاحب مجھسے آملے اور کچھ عرصہ بعد راو بہوانی سنگہ بہتیجے راجہ
بلبھ گڈہ
مین پوری کے ہمراہی چند سوار پیادہ ہمسے آشامل ہوئے سارجنٹ مجل صاحب اسکو
صاحب اور منٹگمری صاحب سڑک اور نہر کے سررشتہ کے اور مسٹر میگلون صاحب کرانی
محکمہ مجسٹریٹی سے پل پر مجھسے آملے اس وقت لفٹنٹ ڈی کنٹز ہو صاحب کیطرف سے
بڑا شک تہا کیونکہ لفٹنٹ کرو فرڈ صاحب کی راسے پر کہ وہ مارے گئے مجھے یقین
نہین تہا لفٹنٹ کرو فرڈ صاحب نے اونہین گرتے ہوئے نہین دیکہا اور اس سبب سے
ہرچند اونہون نے کہا اوس اپنے موقع پر سے جانا مناسب نہ سمجہا اس عرصہ مین پلی

شہر کی طرف لوٹ گئے اور لفٹنٹ ڈیکنٹرو صاحب کو اپنے ساتہ لائے
وے ڈاک بنگلہ کے قریب ہوکر گذرے اور سارجنٹ منٹگمری صاحب کے بنگلہ
جو قریب تہا گولیان چلائین مگر صاحب تو تہے ہی نہین اونہون نے روپیہ کی
خاطر تمام گہر کی تلاشی کی پہر اونہون نے ڈاکٹر واٹسن صاحب کے گہر پر گولیان چلائین
اور جیسے ذکر کرچکا ہون یہ صاحب بہی میرے ساتہ تہے پہر وے میرے تعقب میں
میگزین کیطرف گئے اور اوسے توڑ کر بالکل لوٹ لیا لفٹنٹ ڈی کنٹرو صاحب
معلوم ہوا کہ اونہون نے سب میگزین لے لیا اور جب ہم سب اون سے نہ چل سکا
تو دو سرکاری اونٹ لین سے لے گئے ایک ایک آدمی کے پاس تین تین سو سے کم
کارتوس نہ ہونگے اور سوائے اسکے اور بہت سا سرکاری اسباب تہا لفٹنٹ
صاحب ممدوح بیان کرتے تہے کہ اوس وقت میری زندگی نہایت خطرہ مین تہی اکثر
بے مہابہ گولیان چلائین اور میری طرف بندوقین چہتیائین مگر بعض نیک بختون نے
اونہین باز رکہا شاید ان لوگون کو اسحالت دلوانے مین بہی عنایت اور مہربانی
اونکی اس بہادر افسر کی یاد رہی لفٹنٹ ڈیکنٹرو صاحب اپنی سپاہ مین
گہرے رہے اور نہایت حلم اور استقلال کے ساتہ اونسے کہا کہ اس نالائق
حرکت پر غور کرو اور ان سپاہیون کو اصلاح پر لانیکو اپنی زندگی تک کا کچہ خیال نہ کیا سپاہی

سیگزین سے چلکر کچہری کو آئے اور لفٹنٹ صاحب ممدوح کو اپنے ساتھ بھیجنے لائے
خزانہ پر جیلخانہ کے سپاہیون کا پہرہ تہا وہ اونسے مقابلہ کو تیار ہوئے اور اونکی
طرف گولیان چلائین مگر لفٹنٹ ڈیکنسن صاحب نے باز رکہا اور اس سبب سے بہت
جانون کا نقصان بچا یہان ایک نہایت خوفناک واقع ہوا سپاہیون نے
چاہا کہ خزانہ کے لوہے کے دروازونکو توڑین مگر جیلخانہ کے سپاہی اور افسرون نے
اونکا مقابلہ کیا اور لفٹنٹ ڈیکنسن صاحب کے گرد ہو گئے اور اپنے حتی المقدور اونکی
مدد کرنی چاہی اگرچہ وہ اچھی طرح سے پیش آئے مگر مختصر سے پچیس تیس ۳۰ تھے اور سامان
جنگ بمقابلہ اون پرجوش سپاہیون کے جو اچھی طرح ساز اور سامان سے تیار تھے
کم تہا کچہ نکرسکے کامل تین گہنٹہ تک اس نہایت خطرہ مین لفٹنٹ ڈیکنسن صاحب کھڑے
رہے اس امر کو بہت عرصہ نگذرا تہا کہ مینے اونکے خزانہ پر ہونیکی خبر سنی اور مجھے
نہایت آرزو تھی کہ کسیطرح صاحب ممدوح کی مدد کرون مگر راو بہوانی سنگہ کی ہرگز
صلاح نہ ہوی کہ اس تہوڑی سی فوج سے جو اونکے پاس تہی اون سپاہیون سے
عہدہ براری ہوسکے گی اور اوسوقت ایک چٹھی مختصر سے ایک قاصد کے ہاتھہ
لفٹنٹ ڈیکنسن صاحب نے بھیجی کہ اپکا آنا وہان ضرور نہین سپاہی لوگ کچھہ
راہ پر آچلے ہین اور آپکے آنے سے معاملہ اولٹا خراب ہوجاویگا کیونکہ یہ وحشی لوگ

میری جان سے [illegible] مین اس وقت بین راو بہوانی سنگہ نے کام کیا یعنے خود تنہا باغیون مین چلے گئے کہ اونکو سمجہا کر راہ پر لاوین چنانچہ اس ارادہ مین راو صاحب کامیاب ہوے اور وہ اونسے سپاہیون کو لین تک لوٹا لے گئے وہان تہوڑی دیر ٹہر کر اونہون نے پہر بغاوت اختیار کی اور سلح خانہ لوٹ لیا اور قریب ۶ ہزار روپیہ اور جو ہتیار اپنے کام کا دیکہا لیکر چلدیے مین معہ اور صاحبان انگریز دقت واپس آتے راو بہوانی سنگہ کے راجہ مین پوری کے قلعہ کو چلے آئے اور کچہ دیر بعد سپاہی ہی خزانہ سے چلے گئے لفٹنٹ ڈیکنشن و صاحب ہی مجہسے آملے اور ہم ہین نے کچہری پر قبضہ کر لیا اور دیکہا تو تمام مالخانہ لٹ گیا اور تلوارین فولادیان جو ایک عرصہ سے جمع ہوتی رہین تہین سب غارت ہوگین خزانہ کے دروازون کے صرف زنگلہ ٹوٹ گئے تہے اور دروازے بدستور تہے پل پر میرے جانے اور کہڑے رہنے سے یہ مطلب تہا کہ اول تو شاہراہ صاف رہے اور دوسرے سپاہی شہر مین نہ جا سکین اور وہانکے بدمعاش اونسے نہ آملین یہ مصحح اگر اسے فتح کہا جاوے تو کوتلے حقیقت سی ہے مگر انجام کار اس سے کمال فایدہ برآمد ہوا ایک تو شہر اور ضلع مین امن رہا اور امید ہے کہ ایسے وقت مین تین لاکہ روپیہ کا محفوظ رہنا مغتنمات سے ہے تب ہے میرے حیطہ امکان سے باہر ہے اگر لفٹنٹ ڈیکنشن و صاحب کے

کار نمایان کی صفت اور ثنا کریں مگر اس سبب سے کہ [illegible] بہادر
اونکی خدمات سے خوشنود اور رضامند ہوں گے چنانچہ ایک چٹھی جناب ممبر کمیٹی نواب
گورنر جنرل بہادر مورخہ ۔ جون جو لفٹننٹ صاحب بہادر ممدوح کے نام آئی اوسکا
مضمون یہ ہے کہ اپکی کارکردگی کا حال جو بارہ کال تعریف اور عزت کے ساتھ ہمنے
ملاحظہ کیا جسکا بیان بخوبی تمام ادا نہیں ہو سکتا اس عالم کم سعتی میں اور اس معرکہ
میں اسنے اپنی ہم سپہ سپاہ کے واسطے ایک اعلی نظیر بہادری استقلال
تمیز نیک اور نیک مزاجی کے جس سے اور مستفیض ہوں وی ہے آپ اس امر کا یقین
رکھیں کہ میں اسے کبھی نہ بھولونگا اور فوراً یہ اس تحریر ہوتا ہے کہ اپکو اطلاع دیجائے
کہ ایکا چلن نظر انداز نہیں ہوا صیغہ فوجی کے ذریعہ اپکو ضابطہ کی اطلاع ہوگی
کہ سرکار اپکے اس نمایان خدمات سے بہت خوش ہوئی
راو بہوانی سنگہ کا چلن نہایت قابل تحسین ہے ہمارے نزدیک اونہوں نے
اپنے استقلال سے علاقہ کو اور ہماری جانیں بچائیں اور روایت قدیم خیرخواہی
سرکار کو خوب استقلال دیا اس فساد سپاہیوں کے وقت ومبسنگہ رسالدار
دوسرے بی امین کا کہ ایک نیک بخت پرانا راجپوت تھا اور جس نے ہمارے ساتھ
اچھی خدمات کیں ہاور بہیلاد سنگہ دفعدار و وین بلی امین کا ہمارے ساتھ شامل تھا

[illegible] سپاہیون نے [illegible] تو اونہون نے حفاظت کی اور انکی

خوش چلنی کی اطلاع جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کو کی اور انہین افسرون

نے میرے واسطے ایک رسالہ بہت عمدہ بہرتی کر دیا اسمین خاصکر لی آئین کے

رسالہ والے تہے اور مین نے اس رسالہ کو رسالدار کی افسری مین سپرد کر دیا چلن

اس حصہ ۹ وین رجمنٹ کا میری راے مین اور سب پلٹنو نسے زیادہ خراب رہا رویہ نہایت

گستاخانہ تہا کسی کے پابند یا زیر حکومت نہ تہے اور چار مختلف حصونمین گروہ باندھے

تہے بعض سپاہی اس جماعت کے خیرخواہ رہے بغاوت اختیار کرنے سے پہلے

کئی حرکات حکم عدولی کی جنکا حال صرف اسوقت معلوم ہوا اونسے وقوع

مین آئین ایک سپاہی راجی ناتہہ نامی ۲۰ وین پلٹن کا جو صریح باغی میرٹہہ سے

بہاگا ہوا آیا اپنے گانو چہونتی مین آکر ٹہہرا چنانچہ چند پولیس کے سپاہی اور ایک

نایک کو اوسکی گرفتاری کے واسطے بہیجا اور چند سپاہی اوس پلٹن کے اونکی مدد

کے واسطے تعینات کئے ان سپاہیون نے خوشی سے اوس سپاہی کو بچا دیا

اور کہا کہ ہمارے پہنچنے سے پہلے وہ اوس گانو سے بہاگ گیا ادہم سنگہ نامی

ایک سپاہی نے اپنی بندوق گولی سے بہری ہوئی جسوقت کچہری مین پہرہ پر تہا

سر کر دی چنانچہ وہ علیگڈہ بحراست ایک گارد کے روانہ ہوا راہ مین اون

سپاہیون نے اوسکی بہتری ... جناب نواب
لفٹنٹ گورنر بہادر کے کپتان نوکری چلے گئے ایک پہرہ نوین تمبٹ کا اونکے
مکان پر مقرر کیا گیا اور حفاظت مستورات کے واسطے میری بہائی بہی وہین ہونے
کو راضی ہوئے اور جسوقت میم صاحبان کی روانگی کے واسطے مین اور مسٹر نکلس
صاحب تجویز کر رہے تہے اور میری بہائی سے کہا کہ تم اونکے ساتہ جاؤ ایک سپاہی
نے ارادہ کیا کہ میرے بہائی کے گولی مارے مگر ایک اور سپاہی نے اوسے اس حرکت
سے باز رکہا اس خیال سے کہ یہ صاحب تو چہوٹے صاحب ہین مناسب یہ ہے
کہ بڑے صاحب یعنے مجہے مارین ڈاکٹر واٹسن صاحب بہادر کا ہمارے ساتہ
موجود رہنا بڑے کام اور فایدہ کا ہوا اور وے ہر صورت مین ہمارے مددگار
اور سارجنٹ منٹگمری صاحب اور مچل صاحب اور اسکوٹ صاحب اور مسٹر نکلسن
صاحب کی کوشش اور محنت کی تعریف امکان سے باہر ہین اونہون نے کچہری کے محصور کرنے
مین نہایت مدد دی

وقایع بابو بلاس رای اول مدرس مدرسہ پادریان ملک امریکا بابت فساد مینپوری

میرٹہ کی بغاوت کی خبر آئے ہوئے ہفتہ گذرا تہا کہ ۲۲ مئی شنبہ کو قریب نصف

[illegible] مین پوری کے پاس آکر
کہا کہ مجھے یقین خبر معلوم ہوئی کہ [illegible] ہندوستانی پلٹن نے مقام علیگڈھ مین
بغاوت اختیار کی ہے اور اس حصہ اوس پلٹن کی جو حفاظت اس ضلع کے واسطے مقرر تھے
خوب نگرانی کرنی چاہیئے اور مجھے یقین ہے کہ ایک دو روز مین یہ بھی اونکے
نشان مین جاکر شامل ہونگے یہ سنکر وہان کے سب افسر ایک مقام پر جمع ہوئے
اور یہ قرار پایا کہ میم صاحبان اور بچے فوراً آگرہ کو روانہ کردیئے جاوین اور وہ حصہ
فوج کا اس بہانہ سے کہ مقام بہونگانون مین بعض ڈاکوان کی سزادہی کیواسطے
اونکا جانا وہان ضرور ہے مقام سے باہر بہیجا جاوے چنانچہ عورات اور بچے فوراً
ہمراہی مستر ڈبلیو پاور صاحب اور چند نظامت کے سوارون کے آگرہ کو روانہ
ہوئے اور اوسکے بعد سب سپاہیون کو حکم باہر چلنے کا ہوا اور وے پورب
کیطرف زیر حکم کپتان کرافرڈ صاحب اور لفٹنٹ ڈگنشر صاحب روانہ ہوئے
ایک حصہ سپاہیونکا متعلقہ جیلخانہ خزانہ کی حفاظت کے واسطے متعین کیا گیا اور سب
صاحب لوگ ضلع کے مستر پاور صاحب کے بنگلہ پر جمع ہوئے اونکے چلنے سے
تھوڑی دیر بعد کپتان کرافرڈ صاحب گھوڑا مارتے ہوئے آئے اور کہا کہ ہماری
سپاہ نے کہولا کہولی بغاوت اختیار کی اور لفٹنٹ صاحب کو مار ڈالا اوسوقت مستر

کاکس صاحب اور پادری کیلنر صاحب اگرہ [illegible] جلد
شہر کیطرف لوٹے اور مسٹر ڈیکنٹز صاحب کے لیے [illegible] سنکر [illegible] اور
صاحب اپنے بنگلہ سے روانہ ہوئے اور معہ اور صاحب لوگون کے پل الیین
ندی پر کہ اگرہ کے راستہ پر واقع ہے جمع ہوئے سپاہیون نے ڈاک بنگلہ
مین اگ لگادی اور میگزین کو توڑا اور جو کچھ اوسمین تھا لیگئے اور پھر خزانہ اور جیلخانہ
پر حملہ کیا موجودگی راجہ صاحب حال اور راو بہوانی سنگہ اور بہادری اور شیرین
زبانی لفٹننٹ ڈیکنٹز صاحب کی اور جوانمردی گارد جیلخانہ کے سبب یہ باغی لوگ
شہر سے باہر چلے گئے اور لفٹننٹ صاحب کو کسیطرح کا نقصان نہ پہنچا جب پادری
کیلنر صاحب اگرہ کو آتے تھے مقام مدرسہ پر ٹھہر کر [illegible] پایا اور یہ
سب خوفناک ماجرا بیان کیا یہ سنکر مین پادری ایمن صاحب کے پاس گیا
اور اونہون نے مجکو صلاح دی کہ اپنے گہر کے لوگون کو احاطہ سے باہر
لیجاؤ اور کسی گانو مین چہپاؤ اور پادری کیلنر صاحب معہ کاکس صاحب کے سادہ سوار
ہوکر معہ گہر بار کے روانہ ہوئے چند روز بعد مینے سنا کہ وہ اگرہ مین حفاظت
سے پہنچ گئے مین اور چہہ ہندوستانی عیسائی و میر سنگہ اور زبردست اپنے بچون
متعلقون کو لیکر نزدیک کے گانون دیوپورہ مین لیگئے جو کچھ اوس حالت مین نظر آیا

اور پہر ... عیسائیون ... وقت ہم وہان رہے

اور مہندر سنگہ ذات کا ٹہاکر اوسوقت ... ہمارے ساتہ بڑی عنایت اور مہربانی

اور حفاظت سے پیش آیا صبح کے وقت مین راجہ خارج شدہ کے قلعہ مین گیا اور

کنور گنگا سنگہ اونکے نایب سے کہا کہ اپنی گڑہی مین ہمین پناہ دیجے اور کچہ

سواری عنایت ہو کہ ہم اپنے قبائلون کو لے آوین یہ ہماری درخواست فوراً

قبول ہوئی اور مین اپنے قبایل اور راون و عیسائیونکے قبایلون کو معہ اپنے

اسباب اور پادری المس صاحب کے اسباب کے قلعہ مین لے آیا اب تک مجکو معلوم

تہا کہ باغی کسطرف گئے سوا اوسکے جو پادری کیلنر صاحب نے رات کو مجہسے

کہا تہا ہندوستانی خبرین سنو طرح کی تہین اور مین نہین تمیز کرسکتا تہا کہ چہاونی

مین جو صرف کوس بہر جانب شمال قلعہ سے واقع ہے کیا ہو رہا ہے قلعہ مین

جانے سے تہوڑے عرصہ بعد مستر ... صاحب اور کسی ایک صاحب ضلع کے

قلعہ مین آنے اور گہنٹہ بہر سے ہی کم عرصہ مین ہم یہ خبر سنکر خوش ہوے کہ

باغی شہر سے چلے گئے اور دہلی کیطرف گئے صاحبان انگریز فوراً قلعہ سے باہر

آئے اور کچہری پر قبضہ کر لیا اور ضلع مین انتظام ہوا اور جن جن بدمعاشونکے

... خود مختیاری سلطنت کا موقع پاکر سر اوٹہایا تہا گرفتار کرکے سزا دی اور

حفاظت ضلع کے واسطے سوار پیادہ بہلی کی حفاظت قلعہ مین بچون کی حفاظت مین
رکہا گیا قصہ مختصر پہر ایک صورت امن کی سی ہوگئی میم اور بیبی صاحبہ اونکے تمام
مدرسہ پادریان مین آرہے اور ۲۹ جون تک وہان رہے مگر ہروقت خطرہ تہا
کیونکہ ضلع مین صورت روز بروز ابتری کی تہی اور اسی عرصہ مین کئی وقوعات سنگین
گردنواح مین سرزد ہوئین راجہ سابق کے پہاڑ سے مراجعت کرنیکے وقت قوم چوہان
مین ایک بڑی ہلچل مچی تہی اور اونکا ارادہ ہوا کہ جیلخانہ کو توڑکر بعض اپنے رشتہ دار
اور ذات بہائیون کو جو وہان قید تہے نکال لیجاوین مگر بسبب آجانے فوج رسالہ
علی آئین گوالیار سے زیر حکم میجر ریکس صاحب اور انتظام قرار واقعی حکام ضلع کے بسبب
وہ اس ارادہ مین کامیاب نہ ہوسکے اخبار فساد مقام روہیلکہنڈ آودہ اور کانپور وغیرہ
اور اس خیال سے کہ گورہ کی فوج ہندوستان مین بہت کم ہے اور باغی سپاہیون
کا مقام بہونگانون پر ہوکر گذرنا کہ وہان سے صرف ۸ میل پر تہا کمبخت نے ایک جماعت نادان
اور ناعاقبت اندیشون کو دیوانہ بنا رکہا تہا چنانچہ سب طرح کی اطاعت چہوڑکر
ایک دوسرے پر ہتیار لیکر چڑہ گئے اور قتل اور لوٹ جابجا کرنے لگے ایک دفعہ
ایک لڑائی مقام بہونگانون پر ایک جماعت سواران اور لفٹنٹ ڈکینسن صاحب کے
سپاہیون سے ہوئی ایک دوسری جماعت سواران کے جب اوس جا مین

رجان ... اور ... اپنے افسر ونکو ... ۱۱
... دلی مین ہوتی ہے صرف ۱۲ میں
۹ تاریخ جون سے چند روز پہلے باغی رجمنٹ سیتاپور واقع آود
حملہ کیا پانچ کمپنیاں سپاہیون کی جو اوسوقت وہان تہین او
کوئی آثار ظاہری ناراضگی کے ظاہر نہین کئے یہ موقع پاکر باغی
روانہ ہوئین فرخ آباد مین فساد ہونا اندیشہ ہی بہتیری مین پوری کر
سب طرف سے خط وکتابت سوائے آگرہ کے بند ہوگیا چار
ہو گئے کہ یہ خوفناک خبر پہنچی یعنے باغی برگیڈ جہانسی کا معہ تین تو
ضلع اٹاوہ سے ہوتا ہوا اب مین پوری کو آتا ہے اس فتنی بہرتی
اور گوالیار کے سوارون نے کہا کہ ہماری تعداد کم ہے ہم مقا
ضلع سے اکثر قریب پچیس کے ہونگے یہ تجویز کی کہ اب یہان سے
۲۹ جون کی صبح کو خزانہ راجہ خارج شدہ اور راجہ حال مین پو
ہمراہی فوج میجر ریکس صاحب بہادر آگرہ کو روانہ ہوئے
اب مجھے نہین معلوم کہ کہان جاؤن اور کیا کرون اور سبب
جماعت لوگ ہین اور آگرہ ... گئے ... ہم آگرہ